پیغمبر محمد

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی اور شخصیت

گروپ کیپٹن (ر) عبدالوحید خان

Marfat.com

Marfat.com

MFN
287714

پیغمبرِ محمدؐ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی اور شخصیت

گروپ کیپٹن (ر) عبدالوحید خان

Marfat.com

پہلا ایڈیشن	2017	2000
دوسرا ایڈیشن	2017	2000
تیسرا ایڈیشن	2017	2000
چوتھا ایڈیشن	2017	2000

اس کتاب کے کوئی جملہ حقوق نہیں ہیں

نوٹ: اللہ کے ایک نیک بندے محمد عابد خان نے اس کتاب کو اسپانسر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِ خیر کی جزا دے۔ آمین

Marfat.com

اے میرے رب !

میری اس کوشش کو قبول فرمالیجیے

آمین

گروپ کیپٹن (ر) عبدالوحید خان

(P.A.F 48-73) (6TH G.D. (P))

36/A ساؤتھ سینٹرل ایونیو

فیز II۔ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی

کراچی۔75500، پاکستان

فون:(021)3589-4886

website: www.islam-christianity.com

Email: awkhan139@gmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: سورہ الاحزاب 33:56 ’’بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔‘‘

Marfat.com

فہرست

پہلا حصہ

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	تاثرات	۱۵
۲	گزارش	۱۷
۳	تمہید	۲۴

پہلا حصہ

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴	آپ ﷺ کے آنے کی پیشین گوئیاں	۲۷
	(a) تورات یعنی ٹیسٹامنٹ اوّل میں	۲۷
	(b) انجیل ۔ ٹیسٹامنٹ دوم میں	۲۸
	(c) ہندو مذہب کے ویدوں میں	۲۹
	(d) بدھ مذہب کی کتابوں میں	۲۹
	(e) پارسی مذہب کی کتابوں میں	۳۰
	(f) محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے آنے کا قرآن میں ذکر	۳۰

دوسرا حصہ

آپ ﷺ کی مکی زندگی

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵	آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہاتھی والا سال	۳۳
۶	آپ ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاوّل 571 A.D.	۳۵
۷	آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یتیم بچے کی حیثیت سے	۳۷

Marfat.com

۸	آپ ﷺ ایک لڑکے کی حیثیت سے	۳۸
۹	آپ ﷺ کی پادری بحیرا سے ملاقات	۳۸
۱۰	زمانہ جاہلیت	۳۹
۱۱	جنگ فُجار	۴۱
۱۲	آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے	۴۱
۱۳	حضرت زید۔ حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے	۴۲
۱۴	آپ ﷺ نے حجر اسود کی خانہ کعبہ کی دیوار میں نصب کیا	۴۲
۱۵	آپ ﷺ کو پیغمبری عطا ہوئی	۴۳
۱۶	قرآن میں یہ 26 پیغمبروں کا ذکر ہے	۴۶
۱۷	سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے	۴۶
۱۸	صفا پہاڑی پر	۴۸
۱۹	ابتدائی نماز	۴۹
۲۰	آپ ﷺ سے مکہ والوں کی دشمنی	۴۹
۲۱	حضرت بلالؓ پر ظلم	۵۱
۲۲	اسلام کی پہلی خاتون شہید ہوئیں	۵۲
۲۳	آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام	۵۲
۲۴	حضرت عمر رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام	۵۲
۲۵	کچھ نئے مسلمان قریش کے ظلم وستم سے تنگ آگئے تو ابی سینیا چلے گئے	۵۳
۲۶	آپ ﷺ کو تین سال تک وادی شعب میں قید رکھا گیا	۵۵
۲۷	غم کا سال	۵۶

Marfat.com

۲۸	آپ ﷺ کی شہر طائف کو روانگی	۵۷
۲۹	حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی	۵۸
۳۰	حضرت عائشہؓ سے نکاح	۵۹
۳۱	واقعہ معراج	۵۹
۳۲	آپ ﷺ کی مدینے والوں سے پہلی ملاقات مقام عقبہ میں	۶۱
۳۳	آپ ﷺ کی دوسری ملاقات مقام عقبہ میں	۶۲
۳۴	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت	۶۴

تیسرا حصہ

آپ کی مدنی زندگی

۳۵	میثاقِ مدینہ	۶۷
۳۶	حضرت عائشہؓ کی رخصتی	۷۲
۳۷	جنگ کرنے کی اجازت	۷۳
۳۸	قبلہ کے رخ کی تبدیلی	۷۳
۳۹	جنگ بدر	۷۴
۴۰	قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے مارنے کا منصوبہ بنایا	۷۷
۴۱	جنگ احد	۷۷
۴۲	شراب پر پابندی	۸۰
۴۳	جنگ خندق	۸۱
۴۴	یہودیوں کی غداری، چال بازیاں	۸۳

Marfat.com

۴۵	مدینہ میں یہ تین یہودی فرقے تھے	۸۴
۴۶	حضرت عائشہؓ پر بہتان	۸۵
۴۷	صلح حدیبیہ	۸۶
۴۸	اس معاہدے پر مسلمانوں کی مایوسی	۸۸
۴۹	آپ ﷺ نے قریبی حکومتوں کو اسلام کی دعوت دی	۹۰
۵۰	جنگ خیبر	۹۰
۵۱	آپ ﷺ نے عمرہ قضا کیا	۹۱
۵۲	فتح مکہ	۹۱
۵۳	معرکہ موتہ	۹۳
۵۴	غزوہ حنین	۹۳
۵۵	غزوہ طائف	۹۴
۵۶	غزوہ تبوک	۹۴
۵۷	مسجدِ ضرار	۹۵
۵۸	حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حج اور حضرت علیؓ کا اعلان	۹۵
۵۹	10 ہجری میں حضور ﷺ کا حج	۹۶
۶۰	خطبہ حجتہ الوداع	۹۷
۶۱	میدان عرفات میں خطبہ کے بعد سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی	۱۰۵
۶۲	اللہ کے دین میں لوگوں کا جوق در جوق داخل ہونا	۱۰۶
۶۳	وفود کی آمد	۱۰۷
۶۴	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری	۱۰۷

Marfat.com

۶۵ آپ ﷺ کی بیماری کا آغاز ۱۰۸

۶۶ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات ۱۰۹

۶۷ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات پر حضرت عمرؓ کا موقف ۱۱۱

۶۸ حضرت ابوبکرؓ کا اعلان ۱۱۱

۶۹ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اِتّفاق ۱۱۱

۷۰ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کو غسل دیا گیا اور دفن کر دیا گیا ۱۱۲

۷۱ موت کے متعلق قرآن کریم کیا کہتا ہے ۱۱۲

۷۲ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک ۱۱۳

چوتھا حصہ

آپ ﷺ کی روحانی زندگی

۷۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی روحانی زندگی ۱۱۹

۷۴ آپ ﷺ کی زندگی قرآن کی آئینہ دار تھی ۱۲۱

۷۵ قرآن مجید میں آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک ۱۲۲

پانچواں حصہ

آپ ﷺ کی شخصیت

۷۶ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم انسانوں کی رہنمائی کرنے کیلئے تشریف لائے ۱۴۵

۷۷ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم اسلام کا درس دینے لے لئے تشریف لائے ۱۴۷

Marfat.com

۷۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ذہن اور عقل کے ذریعے تبلیغ کی ۱۵۰

۷۹ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم بیواؤں۔ یتیموں۔ کمزروں کا سہارا تھے ۱۵۲

۸۰ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے مکمل وفادار اور تابع تھے ۱۵۳

۸۱ آپ ﷺ نے لوگوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کر دیں ۱۵۵

۸۲ دین اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے ۱۵۶

۸۳ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عبادات ۱۵۸

۸۴ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی دعائیں ۱۶۱

۸۵ آپ ﷺ کا طرزِ زندگی بحیثیت سربراہ ریاست اسلام ۱۶۲

۸۶ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی روزانہ کی مصروفیات ۱۶۴

۸۷ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ مصروفِ عمل رہتے تھے ۱۶۴

۸۸ حضور ﷺ ایک باعمل انسان تھے ۱۶۵

۸۹ آپ ﷺ ایک منصف مزاج جج تھے ۱۶۵

۹۰ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کا اخلاق مثالی تھا ۱۶۷

۹۱ آپ ﷺ کی غیر مسلموں سے رواداری اور حسنِ سلوک ۱۷۳

۹۲ آپ ﷺ کامل ترین انسان تھے ۱۷۵

۹۳ آپ ﷺ نے کیا کچھ حاصل کیا؟ ۱۷۸

۹۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سیرت ۱۸۳

Marfat.com

چھٹا حصہ

آپ کی تعلیمات اور کامیابیاں

۹۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور کامیابیاں	۱۸۷
۹۶	قرآن نے متوازن زندگی گزارنے کا طریقہ دیا	۱۹۵
۹۷	اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا	۱۹۶
۹۸	اسلام اور جہاد	۱۹۷
۹۹	رسول اللہ کے غزوات	۲۰۲
۱۰۰	آپ ﷺ کی سیرت کے کچھ نکات	۲۰۳
۱۰۱	آپ ﷺ کے آباؤ اجداد	۲۰۹
۱۰۲	آپ ﷺ کے چچا	۲۱۰
۱۰۳	آپ ﷺ کے بیٹے	۲۱۰
۱۰۴	آپ ﷺ کی بیٹیاں حضرت خدیجہ سے	۲۱۰
۱۰۵	حضور ﷺ کے داماد	۲۱۱
۱۰۶	حضور ﷺ کے نواسے	۲۱۱
۱۰۷	حضور ﷺ کی نواسیاں	۲۱۱
۱۰۸	آپ ﷺ کی شادیوں کی اہمیت	۲۱۱
۱۰۹	شادی کرنے کی اہمیت	۲۱۴
۱۱۰	آپ ﷺ کی شادیوں کی تفصیل	۲۱۴
۱۱۱	حضور کی بیویاں اور نکاح کی مدّت	۲۱۹

Marfat.com

۱۱۲ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی ایک نظر میں ۲۲۱
۱۱۳ آپ ﷺ کے اضافی ناموں کی فہرست ۲۳۶
۱۱۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث ۲۴۱
۱۱۵ خانہ کعبہ ۲۶۱
۱۱۶ مسجد نبوی ۲۶۴
۱۱۷ مقام قبا میں آپ ﷺ نے اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنائی ۲۶۷

ساتواں حصہ

۱۱۸ دنیا کے غیر مسلم محققین قرآن، اسلام اور محمد ﷺ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ ۲۶۹
۱۱۹ دنیا میں اسلام کیوں کامیاب ہے ۲۸۴
۱۲۰ اسلام دنیا کا واحد سچا دین ہے ۲۸۶
۱۲۱ اسلام ہر زمانے کے لئے ہے ۲۸۷
۱۲۲ لیکن زمانہ حال کا مرض یہ ہے ۲۸۹
۱۲۳ جب انسان کا ضمیر پکارتا ہے ۲۹۱

Marfat.com

میرے والدین کے نام

Marfat.com

Books Consulted

1. The Life of Muhammad by Ibne Ishaq. English Translation by A. GUILLAUME
2. Life of Muhammad by Martin Lings (=Abu Bakr Siraj Ad - Din)
3. Al Raheeq ul Makhtoom by Moulana Safi-ur-Rahman Mubarak Puri.
4. Noor-e-Mubeen By Dr. Hamed Hasan Bilgrami
5. The Prophet of Islam - By Qutubuddin Aziz.
6. First Thing First - By Khalid Baig.
7. Muhammad - By Deepak Chopra.
8. A. short History of Islam by Karen Armstrong.
9. Muamalaate Rasool by Qayyum Nizami
10. Muhsane Insaaniat by Naeem Siddiqui
11. Living with the Prophet by Badr Hashmi
12. Al-Hadees By Maulana Fazlul Karim
13. Website information from Computer

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ تاثرات

یہ کتاب جناب گروپ کیپٹن (ر) عبدالوحید خان صاحب نے بے حد محبت اور عقیدت سے لکھی ہے۔

مصنّف نے حضو صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو جمع کیا ہے اور ان کو اس طور پر پیش کیا ہے کہ پڑھنے والوں پر مجموعی تاثر نہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور شخصیت سے گہری محبت اور عقیدت کا پڑتا ہے بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت پر عمل کرنے کی خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔

اس کتاب کی معلومات قائل کرنے والی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو ایک نئے انداز سے پیش کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر شعبے کے لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔

اس میں دی گئی معلومات اتنی بھرپور ہیں کے ایک نوجوان کے لیے کافی ہیں۔

میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کو ساری دنیا کے مسلم اور غیر مسلم خصوصاً باشعور نوجوان ضرور پڑھیں۔

حافظ قاری ڈاکٹر
بریگیڈیئر فیوض الرحمٰن

رجب 1438
مارچ 2017

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ۵

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰٓی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ۵

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: **سورہ الاحزاب** 33:56 ”بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۲۔ گزارش

موجودہ دور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق لغو، جھوٹ اور شرارت آمیز خیالات مغربی دنیا میں چند بیمار ذہنوں اور گندے دماغوں نے شدت سے پھیلا رکھے ہیں۔ ان لکھنے والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان شخصیت کو عام انسانوں کی نظروں میں مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس دشمنی اور اس بھرپور پروپیگنڈہ کی وجہ سے مغربی لامذہبی دنیا میں نہ صرف قرآن مجید بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے آج کل بدگمانی اور دشمنی عروج پر ہے۔

ان تحریروں کی وجہ سے مغربی دنیا کا ایک عام پڑھا لکھا انسان اسلام کی تعلیمات سے بے بہرہ اور گمراہ رہتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی عظمت اور سچائی سے ناآشنا رہتا ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ نہ صرف اسلام بلکہ عالمِ انسانیت کی اس قدر عظیم اُلشّان شخصیت پر اس قدر جھوٹ اور بہتان سے بھرپور شرانگیز باتیں لکھی جائیں۔ اُن کی تحریریں اُن کی اخلاقی قدروں پر ایک بڑا دھبہ ہے۔

Marfat.com

میری یہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے بارے میں بھی ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر محیط ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور شخصیت کے حقائق تو اُن مغربی دنیا کے سب جھوٹے الزامات کو جھٹلاتے ہیں جو ان کی بدنیتی پر مبنی ہیں۔ ضرورت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان بیمار ذہنوں کی تمام غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ اس لئے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش سچائیوں کو جمع کیا ہے تاکہ دنیا بھر کے لوگوں کو یہ سچائی پہنچائی جاسکیں۔ بے شک آخری فتح سچائی ہی کی ہوگی۔

قرآن مجید میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے شروع میں ہی سورۂ بقرہ آیت 2:2 میں فرمادیا ہے کہ ''یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔'' مسلمانوں کو تو یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی ہے لیکن اوسط مغربی انسان، اپنی لادینیت کی وجہ سے یا کسی اور مذہب کی پیروی کرنے کی وجہ سے اس اعلان کو قبول کرنے میں مشکل محسوس کرتا ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز کو سائنس کی نظر سے دیکھنا چاہتا ہے۔

ایسے لوگوں سے مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ قرآن کی 6,236 آیات وقت کی کسوٹی پر پوری اتر چکی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کو دنیا بھر کے سائنس دانوں نے تجربے کرنے کے بعد درست اور مستند پایا ہے۔ اور وہ اب قرآن کی سچائی پر یقین کرنے لگے ہیں۔ قرآن میں جو بات 1438 سال پہلے کہی گئی ہے وہ

Marfat.com

اب (2017 میں) سائنس کی روشنی میں درست ثابت ہو رہی ہے اور انہیں مکمل طور پر سمجھا جا رہا ہے۔ قرآن مجید کے تمام بیانات سائنس کے موجودہ تجربات اور حقائق سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کوئی عدم مطابقت نہیں ہے، اور کوئی تضاد نہیں ہے۔ تمام حقائق دوبارہ اور سہ بارہ پرکھے اور جانچے جا چکے ہیں۔ دنیا کے سب سائنسدانوں نے انہیں صحیح پایا ہے۔

قرآن میں کوئی بیان ایسا نہیں ہے جس پر سائنس کی طرف سے کوئی اعتراض ہو سکے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ حقائق دنیا کے دوسرے مذہب کے لوگوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ اپنے مذہب کے عقائد کی عمارت کو خود ہی مسمار کرنا شروع نہ کر دیں۔ اب وقت آ گیا ہے کے دنیا کے سب لوگوں کو قرآن کی سچائی پر یقین کر لینا چاہیئے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورہ انبیاء 21:107 میں فرمایا ہے کہ "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے" حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے تمام انسانیت کے لئے اُستاد اور رہنما ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ الاَحزاَب 33:21 میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "تمہارے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی پیروی کرنے کے لئے بہترین نمونہ ہے۔" اور اس کے بعد اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورہ احزاب 33:40 میں مزید فرمایا ہے کہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبروں پر مُہر ہیں۔"

Marfat.com

چونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ سب احکامات نازل فرما دیئے ہیں اس لئے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو قرآن مجید کے احکامات پر ان کی روح کے مطابق صحیح عمل کر سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دراصل ایک آئینہ ہے جس میں قرآن کی تعلیمات کی مکمل جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے احکامات کو اپنے عمل میں تبدیل کر کے دکھایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت میں قرآن مجید کی تعلیمات کی پوری طرح عکاسی ہوتی ہے۔

اگر ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا مطالعہ کریں تو دراصل ہم قرآن مجید کا ہی مطالعہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور مزاج کیسا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات واطوار کیسے تھے، آپ ﷺ کا طرز عمل کیسا تھا، آپ ﷺ کس طرح کے انسان تھے، اگر ہم یہ سب جان لیں تو ہم نہ صرف آپ ﷺ کے متعلق ایک سچی اور ایماندارانہ رائے قائم کر سکیں گے بلکہ ہم قرآن کی تعلیمات کو بھی صحیح پس منظر میں سمجھ سکیں گے۔

میری کوشش نہ صرف یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری پیغمبر ہیں ان کی شخصیت پر روشنی ڈالوں، بلکہ یہ بھی ہے کہ میں جھوٹ اور لغویات کے اس انبار کو ڈھادوں جو متعصّب لکھنے والوں نے گھڑ رکھا ہے۔ یہ کتاب اسی جذبے اور تڑپ کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات اور آپ ﷺ کی شخصیت کا خلاصہ ہے۔

آج کا دور اسلام کا دوبارہ نشاۃ ثانیہ اور ابھرنے کا دور ہے، اسلام کی

Marfat.com

عام بیداری اور بول بالا کا دور ہے، اب دنیا میں اسلام کو سمجھنا دوبارہ سے شروع ہوگیا ہے۔اب دنیا کے لوگ اسلام کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جو خاتم النبیعین ہیں اور جو قرآنی تعلیمات کے آئینہ دار ہیں اُن کا سچا مطالعہ ضروری ہے۔اس مطالعہ سے قرآن اور اسلام کے عقیدہ اور میعار کو جو تاریخ کے ایک لمبے عرصہ تک دنیا میں حاوی رہا ہے، اسے سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ساتویں صدی عیسوی سے سترھویں صدی عیسوی تک اسلام کا سورج اپنی پوری آب وتاب سے چمکتا رہا ہے۔اب تاریخ نے دوبارہ رُخ موڑا ہے۔مسلمانوں کے پاس ذرائع ہیں، معاشی افرادی قوت ہے، اور سب سے بڑھ کر اسلامی عقیدہ اور ایمانی قوت ہے، قرآن مجید اللہ کا دیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔کمی صرف اس پر اعتقاد، ایمان اور اس پر تقلید کی ہے۔ اگر اس پر ایمان، اعتقاد اور اس پر پورا عمل کر لیا جائے۔تو دنیا کی تقدیر ہی بدل جائیگی۔ یہ یقیناً ایک نئی دنیا کا نقشہ ہوگا۔

حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور سیرتِ طیبہ اتنی دل کش اور اتنی سبق آموز ہے کے وہ دلوں پر اثر کر جاتی ہے۔ ہر مسلمان عاشقِ رسول ہوتا ہے۔ چنانچہ میری یہ کتاب انھی جذبائے محبت اور عقیدت کو اُجاگر کرتی ہے۔

حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات سے مسلمانوں میں اخلاقی، معاشی، سیاسی اور گھریلو زندگیوں میں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔آپ نے عبادات اور دنیاوی معمولات میں بھی اسلامی طریقوں پر عمل کرنا سکھایا ہے۔مسلمانوں کی زندگی قرآن مجید اور حضور کی سنّت طیبہ پر عمل کرنے سے بہترین بن سکتی ہے۔

Marfat.com

قرآن مجید اللہ سبحان تعالیٰ کی ہدایات اور رہنمائی کا خزانہ ہے اور رحمت العالمین کی سیرت طیبہ اس خزانے کی کنجی ہے۔ قرآن مجید اور محسنِ انسانیت کی سیرتِ طیبہ پر عمل کر کے ہی دین اور دنیا میں کامیابی ملتی ہے،

میری خواہش ہے کے اس کتاب کو خاص طور پر اسکولوں اور کالجوں کی نئی نسل کے نوجوان پڑھیں۔

اے نوجوانوں! اگر اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کے خیالات میں کوئی تبدیلی آتی ہے اور اس سے آپ کی سوچ کو ایک نئی سمت ملتی ہے اور اگر آپ کے دل میں اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے احترام اور عزّت پیدا ہوتی ہے تو میں سمجھوں گا کہ میری تحریر کا حق ادا ہو گیا۔

اس کتاب کو لکھنے میں جناب برگیڈیر حافظ۔ قاری ڈاکٹر جناب فیوض الرحمان صاحب اور جناب سید رضی الدین صاحب، شاہد علی بیگ صاحب اور محترمہ رحیلا غفنفر صاحبہ نے میری اصلاح، معاونت اور رہنمائی فرمائی ہے۔ میں ان سب کا احسان مند اور شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی اس خدمت کا بہترین صلہ دے۔ آمین۔ میں جناب سید احمد علی جعفری صاحب کا بھی نہایت شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کو بڑی محنت سے بار بار کمپوز کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو بھی قبول فرمائے۔

آخر میں میں اپنی بیوی محترمہ اقبال بیگم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری ایک طویل عرصے تک کی مصروفیت کو سراہا اور ایک بڑے عرصے تک

۱۵۹۵۲۵

Marfat.com

خاموشی سے اکیلے اپنا وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر دے۔ آمین
میں بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے رب کا شکرگزار ہوں کے اس نے مجھ ناچیز کو حوصلہ دیا کہ میں بھی حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کچھ عاجزانہ عرض کرسکوں۔ حضور سے مجھ ناچیز کی درخواست ہے کہ آپ مجھے حوضِ کوثر پر پہچان لینا۔ اے میرے رب آپ مجھ پر رحم فرمائیے۔ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میری اس ناقص اور عاجزانہ خدمت کو قبول فرمالیجئے اور اسے میری نجات کا ذریعہ بنا دیجئے۔ آمین

عبدالوحید خاں گروپ کیپٹن (ر)
(P.A.F. 1948-73)(6th G.D.(P))
36/A ساؤتھ سینٹرل ایونیو
فیز II ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی۔75500
Tel : (021)3589-4886

میری 17 کتابیں اس ویب سائٹ پر ہیں
www.islam-christianity.com
Email:awkhan139@gmail.com

☆☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی اور شخصیت

۳۔ تمہید۔

جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے واقف نہیں ہے وہ یقیناً دنیا کی تاریخ سے بھی واقف نہیں ہے۔ یہ بات تعجب خیز ہے کہ لوگ کس طرح ایک عظیم الشان اور ہمہ گیر انقلاب لانے والی شخصیت سے ناواقف رہ سکتے ہیں جس نے مذہبی' سیاسی' معاشرتی اور معاشی میدان میں مکمل تبدیلی لا دی۔ آپ ﷺ افضل البشر ہیں آپ کی شخصیت اس درجہ عظیم اور ہمہ گیر ہے کہ میرا قلم ان کی شخصیت کا صرف ایک خاکہ ہی پیش کر سکتا ہے اور مضمون پھر بھی تشنہ ہی رہ جائے گا۔ آپ ﷺ کی شخصیت کا مکمل احاطہ کرنا قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ یہ اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ کسی آسمانی ستارے کے متعلق کچھ کہنا۔ بہر حال یہاں میں ایک نہایت عاجزانہ کوشش کر رہا ہوں کہ خاتم النبیین رحمت اللعالمین احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر اس چھوٹی سی کتاب میں کچھ عرض کر سکوں۔

Marfat.com

دنیا کے ہر مسلم اور غیر مسلم کو اس عظیم پیغمبر کی زندگی اور شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیئے جنھوں نے دنیا کا مذہبی اخلاقی ومعاشرتی اور اللہ کی بندگی کے طریقے ہی بدل ڈالے۔ یہ کتاب اِسی معلومات کا خزانہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: سورۃ الاحزاب 33:56 ''بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

پہلا حصہ

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشن گوئیاں

(a) تورات یعنی ٹیسٹامنٹ اوّل: (عہد نامہ اوّل) میں

(الف) تورات کی پانچویں کتاب ڈیوٹیرونومی (Deuteronomy) 18:15 میں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ تمہارا ''خدائے تعالیٰ ایک پیغمبر میری طرح (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح) بعد کے آنے والے زمانے میں اٹھائے گا۔ تم لوگ ان کی بات ماننا''۔

(ب) آگے ڈیوٹرونومی 18:18 میں درج ہے ''اللہ فرماتا ہے کہ میں اُن لوگوں میں تمہاری طرح (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی طرح) ایک پیغمبر بھیجوں گا اور اُس کے منہ سے اپنی (یعنی اللہ کی) بات کرواؤں گا اور وہ بس وہی کہے گا جو میں (اللہ) اسے حکم دے گا۔''

(ت) آگے ٹیسٹامنٹ اوّل کی کتاب ''آئی زِعا (Isaiah 29:2) میں لکھا ہے۔ ''جو پڑھنا نہیں جانتا تم اس سے کہو کہ پڑھو۔ تو وہ کہے گا۔ ''مجھے پڑھنا نہیں آتا۔''

Marfat.com

(ث) آگے بائبل باب'' سانگ آف سانگس'' (Song of Songs3:6) میں مزید لکھا ہے۔'' جو ریگستان سے آ رہا ہے۔ جو خوشبوں سے مہک رہا ہے۔''

آگے بائبل باب'' سانگ آف سانگس'' (5:10 Songs of Song) میں یہ بھی لکھا ہے۔'' اس کا چہرہ دمکتا ہوا ہے۔ اُس کے بال کالے اور لہر دار ہیں۔ وہ دس ہزار میں نمایاں ہوگا۔''

(ج) بائبل۔ باب آئی زِعَا (Isaiah 1:18) کے الفاظ ہیں وہ کہے گا '' آؤ ہم اور تم ملکر اللہ کے بابت دلیل پیش کریں۔''

(ح) بائبل۔ باب آئی زِعَا (Isaiah 9:2-6)'' وہ پیدا ہوگا۔ حکومت کا بوجھ اس کے کندھوں پر ہوگا۔ وہ امن کا شہکار ہوگا۔ اس کا کردار عدل انصاف اور راست باز ہوگا۔''

(b) انجیل۔ ٹیسٹامنٹ دوم: (عہد نامہ دوئم) میں

انجیل کی کتاب جان (John) (جوحنّا) میں عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت چار مرتبہ یہ کہا:

(الف) جان (John 14:16)۔'' اللہ تعالیٰ تم کو ایک اور مددگار (پیغمبر) بھیجے گا جسکی نبوت تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے گی''

(ب) جان (John14:26)۔'' وہ تم کو تمام باتیں سکھائیں گے اور بتائیں گے جو میں نے (عیسیٰ علیہ السلام نے) تمھیں سکھائی اور بتائی ہیں۔''

(ت) جان (John15:26)۔'' وہ (پیغمبر) میری (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق) صحیح گواہی دینگے۔''

Marfat.com

(ث) جان (John16:8)۔ ''جب وہ آئینگے تو تم کو گناہوں سے باز رہنے کو کہینگے۔ نیکی کے کام کرنے کو کہینگے اور قیامت کے دن سے آگاہ کرینگے۔''

(ج) جان (John 16:13) ۔''جب وہ سچائی کی ہستی آجائے گی تو تمہاری رہنمائی، سچائی اور حق کی طرف کریں گے۔ وہ تمہیں اپنی طرف سے کچھ نہ بتائیں گے بلکہ صرف وہ بتائیں گے جو وہ (اللہ) سے سنیں گے۔ وہ میرے (عیسیٰ علیہ السلام) کے متعلق حق کے ساتھ سچی گواہی دینگے۔ اور جو کچھ آئندہ آنے والا ہے (قیامت) اس سے تمہیں آگاہ کریں گے۔''

(c) ہندو مذہب کے ویدوں میں

(الف) ہندو مذہب کے ویدوں میں ایک عظیم شخصیت کی آمد کی پیشین گوئی کی گئی ہے جس کا نام سنسکرت زبان میں ''محادیو'' آیا ہے۔ جو ریگستان کا رہنے والا ہوگا۔ ایک اور لفظ ''مہومت'' بھی آیا ہے جس کے معنی ہیں عظیم مذہب۔ یہ لفظ محمد ﷺ سے مشابہ کرتے ہیں۔

(ب) ویدوں میں آیا ہے۔ پرمیشور ایک ہے۔ دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔

(d) بدھ مذہب کی کتابوں میں

گوتم بدھ نے بھی اپنے ماننے والے ساتھی ''انندا'' سے کہا تھا کہ ''میں نہ تو پہلا بدھ ہوں اور نہ ہی آخری''

Marfat.com

(e) پارسی مذہب کی کتابوں میں

پارسی مذہب کی کتاب دساتیر 14 میں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بالکل کھلی پیشین گوئی ہے کہ۔ وہ عرب کے ریگستان سے تشریف لائیں گے۔ اور ان کے دین کو پارسی لوگ بھی قبول کریں گے اور پھر وہ اپنی بت پرستی اور آتش پرستی سے باز آجائیں گے۔

اس طرح ان سب کتابوں میں واضح طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت موجود ہے۔

قرآن مجید کی سورہ الشُّعَر آء 26:196 میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ ''اس کا تذکرہ پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں بھی ہے۔''

(f) نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے آنے کا قرآن میں ذکر

(الیف) سورہ بقرہ 2:129 : ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ '' اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک رسول اُن ہی میں سے جو پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے اُن کو کتاب وحکمت کی اور پاک کرے ان کے دلوں اور زندگیوں کو......''

(ب) سورہ آل عمران: 7:157۔ ''یہ وہ لوگ ہیں جو اتباع کریں گے اُس رسول کی جو نبی اُمّی ہے۔ جسے پاتے ہیں وہ لکھا ہوا اپنے پاس تورات میں (پانچویں کتاب ڈیوٹرنامی 18:15 میں) اور انجیل میں (گوسپل آف جان 16 میں)۔ جو حکم دیتا ہے انہیں نیکی کا اور منع کرتا ہے اُنہیں بدی سے۔ اور حلال کرتا ہے اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں۔ اور حرام ٹھراتا ہے ان کیلئے ناپاک چیزیں۔ اور اُتارتا ہے اُن پر سے اُن کے بوجھ۔

Marfat.com

اور کھولتا ہے اُن کی بندشیں جو تھیں پہلے اُن پر۔ سو جو ایمان لائیں گے اس پر اور اس کی حمایت اور مدد کرینگے اور اتباع کرینگے اُس نور (قران) کی جو نازل کیا گیا ہے اُس کے ساتھ، یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔''

(ت) سورہ الصّف ۔61:6 ۔اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے۔ اے بنی اسرائیل! یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں۔ تمہاری طرف تصدیق کرنے والا ہوں اس حصّے کا جو مجھ سے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) سے پہلے تورات میں موجود ہے۔ اور (اب) میں بشارت دینے والا ہوں ایک (اور) رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد ہوگا۔ لیکن جب وہ آیا ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر تو وہ کہنے لگے کے یہ تو کھلا جادو ہے۔''

(ث) سورہ الاَحقَاف 46:10۔ ''جب کے گواہی دے چکا ہے ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے'' (یعنی موسیٰ علیہ السلام نے Torah Deuteronomy 18:15 میں) آپ ﷺ کی آمد کا۔

(ج) سورہ اَلْ جُمُعَۃ 62:2۔ ''اللہ ہی ہے جس نے اٹھایا اُمّیوں میں ایک رسول جو انہی میں سے ہے۔ جو پڑھ کر سناتا ہے ان کو اللہ کی آیات اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے ان کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا ہے ان کو دانائی کی باتیں اگرچہ تھے وہ اس سے پہلے پڑے ہوئے کھلی گمراہی میں۔''

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم و کرم فرما: حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

رحم و کرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: **سورہ الاحزاب** 33:56 ''بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دوسرا حصہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی

۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے۔ ہاتھی والا سال۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیدائش سے پہلے مُلک یمن (ابی سینیا/اتھوپیا) کی سلطنت کا حصہ تھا۔ اُس وقت ابی سینیا کا عیسائی بادشاہ نجاشی (NEGUS) تھا۔ مُلک یمن میں اُس کا نگراں گورنر ابراحا تھا۔ ابراحا نے شہر ''صنعاء'' (SANA) میں ایک عالی شان چرچ بنوایا تھا۔ اس کا مقصد تھا کہ عرب کے زائرین مکہ میں خانے کعبہ کی زیارت کو جانے کے بجائے وہ سب اب صنعاء کے عالی شان چرچ کی طرف آئیں۔ اس خبر کو سنتے ہی مکہ کا ایک عرب شخص خفیہ طریقے سے صنعاء گیا اور چرچ کی دیواروں کو پلیت کر دیا۔ اس پر ابراحا کا غصہ بھڑک اٹھا اور وہ ایک فوج اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے روانہ ہوا۔ مکہ پہنچ کر اس نے حضرت عبدلمطلب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا) کے کئی اُونٹ اپنے قبضہ میں لے لئے اور کہا کہ میں

Marfat.com

تم سے جنگ کرنے نہیں آیا ہوں بلکہ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر عبدلمطّلب نے اس سے اپنے اونٹ واپس مانگے۔ ابراحا حیران ہوگیا کہ عبدل مطّلب اپنے اونٹ مانگ رہے ہیں۔ نہ کہ خانہ کعبہ کی حفاظت کی۔ عبد لمطّلب نے جواب دیا میں اپنے اُونٹوں کا مالک ہوں اور اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کا مالک ہے۔ وہ ہی اس کی حفاظت کرے گا۔ عبدلمطّلب نے اپنے ایک تہائی اونٹ ابراحا کو دینے کی بھی پیشکش کی اور کہا کے وہ خانہ کعبہ کو نہ گرائے لیکن ابراحا نے یہ درخواست منظور نہیں کی۔ عبدل مطّلب نے کہا۔ جیسے انسان اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اے اللہ آپ بھی اپنے گھر کی حفاظت کریں۔

ابراحا نے اپنے ساٹھ ہزار سپاہی اور نو ہاتھی کا لشکر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے تیار کیا۔ ایک ہاتھی جس کا نام محمود تھا اور اُس کے محابت کا نام نوفایل تھا۔ وہ ہاتھی منیٰ کی وادی میں زمیں پر ہی بیٹھ گیا اور ٹس سے مس نہیں ہوا۔ اُس نے آگے بڑھنے سے انکار کردیا۔ جب اسکا رخ یمن کی طرف کیا جاتا تو وہ چل پڑتا تھا لیکن خانہ کعبہ کی طرف کیا جاتا تو زمین پر بیٹھ جاتا تھا۔

پھر اسی وقت سارا آسمان پرندوں سے بھر کر سیاہ ہوگیا اور انہوں نے کنکریوں کی بارش ابراحا کی فوج اور ہاتھیوں پر کردی۔ ہر پرندے کی چونچ میں ایک اور دونوں پیروں میں ایک ایک کنکری تھی۔ چیخ و پکار ہونے لگی۔ بھگدڑ مچ گئی۔ سب زخمی ہوکر بھاگ گئے ابراحا کا ارادہ ناکام ہوا۔ اور وہ خالی ہاتھ زخمی ہوکر صنعاء واپس لوٹ گیا۔ اور زخموں کی تاب نا لاکر مرگیا۔ اور عیسائیوں کو کعبے پر تسلّط حاصل نہ ہوسکا۔ اللہ کے گھر کی حفاظت اللہ خود کرتا ہے سورہ اَلُفِیل 105:1۔ اس وقت کعبے کے باشندے مُشرک تھے۔ اس واقعہ کے دومہینوں بعد حضور محمد صلی علیہ وسلم کی ولادت مکہ میں ہوئی۔

Marfat.com

۶۔ آپ ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاوّل کو ہوئی۔

حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم مارچ میں 12 ربیع الاوّل یعنی 20 اپریل 571 A.D. میں بروز پیر کی صبح بنو ہاشم کے باعزّت قبیلے میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے دادا عبد المطّلب نے آپ ﷺ کا نام خانہ کعبہ میں لے جا کر محمد رکھا۔ آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہ تاجر تھے۔ جن کا انتقال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے 6 مہینہ پہلے ہی مکہ سے مدینے کے سفر میں ہو گیا تھا۔

آپ ﷺ کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہؓ نے آپ ﷺ کو مکہ شہر سے دور ریگستان میں رہنے والی ایک خاتون جن کا نام حضرت حلیمہ سعدیہ تھا آپ ﷺ کو پرورش اور دودھ پلانے کے لئے بھیج دیا۔ حضرت حلیمہ کا خود کا ایک دودھ پیتا بیٹا عبداللہ تھا جو آپ ﷺ سے کچھ مہینے بڑا تھا۔ بی بی حلیمہ کے پاس آنے سے ان کے سینے میں اور اُن کی اُونٹنی میں اتنا زیادہ دودھ آنے لگا کہ دونوں بچّے، وہ خود اور انکے شوہر حارس خوب پیٹ بھر کر دودھ پی لیتے تھے۔

آپ ﷺ نے بچپن کے ۵ سال حضرت حلیمہ کے ساتھ مکہ سے باہر ریگستان میں گزارے۔ اس دور میں آپ ﷺ ایک دن اپنے رضاعی بھائی عبداللہ کے ساتھ ریگستان میں بکریاں چرانے گئے تو دو سفید پوش فرشتے آئے اور آپ ﷺ کا سینہ چاک کیا۔ دل کا ایک کالا داغ نکالا پھر زم زم کے پانی سے اسے دھویا اور سینہ بند کر دیا۔ اس طرح آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی پاک صاف کر دیا تھا۔

Marfat.com

5 سال کے بعد جب آپ ﷺ اپنی والدہ کے پاس مکہ واپس لائے گئے تو ایک سال بعد ہی آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہؓ کا بھی انتقال ہوگیا۔ آپ ﷺ اس طرح 6 سال کی عمر میں والدہ سے بھی محروم ہوگئے۔ آپ ﷺ یتیم ہوگئے۔ بعد میں آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا عبدلمطلب نے کی۔ 2 سال بعد جب آپ ﷺ 8 سال کے تھے تو آپ ﷺ کے دادا کا بھی انتقال 82 سال کی عمر میں میں ہوگیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی سرپرستی آپ ﷺ کے چچا ابو طالب (حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے والد) نے کی۔ بچپن میں والدین کی محرومیت نے آپ کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا سکھا دیا۔ آپ ﷺ وہ ہستی تھے جو آنے والے سالوں میں دنیا پر اپنا گہرا اثر چھوڑینگے۔ آپ ﷺ کی زندگی کی کوئی بات بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے اور آپ ﷺ کے قول اور فعل کے بارے میں سیکڑوں حدیثیں موجود ہیں۔ آپ ﷺ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدل مطلب بن ہاشم......

آپ ﷺ پیغمبر نوح علیہ السلام کے 4090 سال بعد۔ پیغمبر ابراہیمؑ کے 3000 سال بعد۔ پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے 2300 سال بعد۔ پیغمبر داؤد کے 1800 سال بعد اور پیغمبر عیسیٰ کے 571 سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل کی نسل سے 40 ویں نمبر پر تھے۔ کیا کسی کو پتا تھا یہ چھوٹا بچہ آگے چل کر ایک عظیم پیغمبر ہوگا جو گری ہوئی انسانیت کو اندھیروں سے اُجالے میں نکالے گا۔

Marfat.com

۷۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یتیم بچے کی حیثیت سے۔

آپ ﷺ نے اپنے والد عبداللہ کو تو دیکھا بھی نہیں تھا جبکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ کی محبت اور سایہ آپ ﷺ پر صرف ایک سال ہی رہی تھی۔آپ ﷺ پر ایک آزمائش کے بعد دوسری آزمائش آتی ہی رہی۔

یتیم ہونے کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی ذرا تنگدستی کی زندگی گزاری۔کم عمری میں آپ ﷺ روزانہ اجرت پر دوسروں کی بکریاں چرانے بستی سے باہر چلے جاتے تھے۔آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے تجارتی قافلوں کے ساتھ دو بار شام یعنی سیریا کا سفر بھی کیا۔آپ ﷺ نے جب کبھی اور جہاں کہیں بھی کام کیا وہاں آپ ﷺ محنتی ، ایماندار اور مخلص کارکن کی حیثیت سے پہچانے گئے۔آپ ﷺ امین اور صادق کے لقب سے نوازے گئے۔آپ ﷺ نے ہمیشہ حلال روزی کمائی اور سچ کر دکھایا کہ محنت کی روزی میں عظمت اور سکون ہے۔اس کم عمری میں آپ ﷺ کی شخصیت دراصل اس زمانے کے ایک مزدور کی سی تھی۔

ایک یتیم لڑکا ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ کو زندگی کی تمام سختیاں جھیلنی پڑیں۔آفتیں، مصیبتیں اور محرومیاں آتی ہی گئیں مگر آپ ﷺ کا شاندار کردار عزت نفس اور آپ ﷺ کی عظیم شخصیت ہمیشہ نمایاں رہیں۔ آپ ﷺ اپنے ہم عمر بچوں میں یکتا تھے اور زیادہ تر خاموش ہی رہتے تھے۔ آپ ﷺ صادق اور امین تھے اور اپنی مثال آپ تھے، آپ ﷺ کی صداقت، دیانت، امانت مثالی تھی، آپ پیدائش کے اعتبار سے باعزّت تھے مگر حُسنِ کردار کے اعتبار سے اور بھی اونچا مقام رکھتے تھے۔

Marfat.com

۸۔ آپ ﷺ ایک لڑکے کی حیثیت سے ۔

آپ ﷺ مکہ میں سچے' ایماندار' قابلِ بھروسہ اور بااعتماد حیثیت سے پہچانے جانے لگے تھے۔ جو ہمیشہ اپنے قول پر قائم رہتے تھے اور جنہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا۔ اپنی ان اعلیٰ خصوصیات کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم مکہ میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھے جانے لگے تھے۔ مکہ کے لوگ آپ کو آپ کی صداقت اور امانت کو دیکھ کر آپ کو امین (قابلِ بھروسہ) اور صادق (جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا) کے ناموں سے پکارنے لگے تھے۔

۹۔ آپ ﷺ کی پادری ''بحیرا'' سے ملاقات۔

جب آپ ﷺ 12-13 سال کے ہوگئے تھے تو آپ ﷺ کے سرپرست چچا ابو طالب آپ ﷺ کو دو تجارتی سفروں پر مکہ سے (شام) سیریا لے گئے۔ ان سفروں میں آپ ﷺ نے لوگوں کے غلط عقیدے اور باطل عمل بھی دیکھے۔ راستے میں شام کے شہر بوسرا (BUSRA) کے مقام پر ٹھہرے جہاں گرجے گھر میں ایک بحیرا نامی (Baheeraa) پادری رہتا تھا۔ اس نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا اور بات چیت کی اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کا نشان دیکھا تو کہا ان کو نبوت ملے گی۔ کیونکہ ایسی نشانی ہماری مذہبی کتابوں میں درج ہیں (بائبل گوسپل آف جان (جوحنا 16)۔ پادری بحیرا نے آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب سے کہا انہیں (شام) سیریا نہ لے جاؤ وہاں یہودیوں سے انھیں خطرہ ہے۔ اس پر آپ ﷺ کو واپس مکہ لے جایا گیا۔

Marfat.com

۱۰۔ زمانۂ جاہلیت۔

جب جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بھرپور جوانی کو پہنچے تو آپ ﷺ نے اردگرد کے ماحول میں لوگوں میں بت پرستی، پھیلے ہوئے کفر، سماجی برائیاں اور لوگوں کا ٹونے ٹوٹکوں میں یقین رکھنا دیکھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ عرب قوم جہالت، گمراہی اور کفر کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔ انسانی روح ذلّت سے پستی میں گر چکی ہے۔ لوگ ایک اللہ کی بندگی کے بجائے 360 بتوں کی۔ پتھروں کی دیوی دیوتاؤں کی اور ستاروں وغیرہ کی پرستش اور پوجا پاٹ میں لگے ہوئے تھے۔ جیسے ان کی عقلوں میں پتھر پڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے کہا میں پتھر کی ان مورتیوں کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا اور نہ ان کافروں کے رسم ورواج میں حصہ لونگا۔ آپ ﷺ کی نس نس میں ان بتوں کے خلاف نفرت اور ناپسندیدگی بھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے غلط راستہ چن رکھا تھا اور اسے اختیار کر رکھا تھا۔ لوگ اعلیٰ انسانی قدریں اور اصولوں کو کھو چکے تھے۔ آپس میں اور ہمسایہ قبیلوں میں ذاتی دشمنی، کھچاؤ تناؤ اور لڑائی جھگڑے عام تھے اور کبھی کبھی یہ جھگڑے تو پشت در پشت چلتے رہتے تھے۔ طاقتور لوگ کمزوروں کو دباتے تھے۔ طاقت ہی کو غلبہ حاصل تھا۔ یتیموں اور بیواؤں کا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ عورتوں کو کمتر سمجھا جاتا تھا اور ان کی کوئی خاص عزّت نہیں تھی۔ بیٹی کی پیدائش کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔ مردوں پر شادیوں کی تعداد پر کوئی

Marfat.com

پابندی نہیں تھی ۔ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کو مردوں کے لحاظ سے کم حیثیت، کمزور، کم عقل اور کمتر سمجھا جاتا تھا۔ نوزائیدہ بچی کو بعض وقت زندہ ہی دفن کر دیا جاتا تھا۔ شراب نوشی، جوا اور دوسری معاشرتی برائیاں روزمرہ کے مشاغل اور معمولات بنے ہوئے تھے۔ ناپ تول میں دھوکا دینا عام تھا۔ انسانی قدروں سے دوری، بے راہ روی اور تکبّر کا دور دورہ تھا۔ رہنمائی کے فقدان کی وجہ سے انسان کی اخلاقی اور روحانی پرواز رک چکی تھی۔ غلامی اپنی بدترین شکل میں عام پھیلی ہوئی تھی۔ انسانوں سے سلوک و عزّت ان کے مال و دولت کی حیثیت کے مطابق کیا جاتا تھا۔ انسان تکبّر، اور اخلاقی پستی کے نشے میں چور تھا۔ انسان ٹونے ٹوٹکے اور بیہودہ رسم و رواج میں پھنسا ہوا تھا۔ انسانیت دراصل اندھیرے میں تھی اور نیچے سے مزید نیچے کی طرف ہی جا رہی تھی۔
انسان قدرت سے اور اللہ کی رہنمائی سے بے خوف بغاوت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے معاشرتی کمزوریوں، فحش روایتوں، معاشرے میں ان گنت بیہودگیوں اور غلاموں سے بدترین سلوک ہوتے دیکھا۔ جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب خرابیوں اور برائیوں کو حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھا یہودی اور عیسائی لوگ بھی اپنی بنیادی تعلیمات کو بھلا چکے تھے۔ کسی نے عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا بنا لیا تھا تو کسی نے ایک خدا کے تین خدا بنا لئے تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت کا زمانہ تھا۔

Marfat.com

۱۱۔ جنگ فُجار۔

جب آپ ﷺ کی عمر 15 برس کی ہوئی تو آپ ﷺ نے اس جنگ میں حصہ لیا تھا۔ یہ جنگ حق اور باطل کے درمیان تھی آپنے حق کا ساتھ دیا تھا۔

۱۲۔ آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے۔

25 سال کی عمر میں آپ ﷺ ایک معزز مالدار اور دو بار بیوہ خاتون حضرت خدیجہؓ بنتِ خویلد جنکی عمر 40 سال تھی اُن کے مال کو مضاربت کے اصول پر ایک حصّہ طے کر کے تجارت کے لئے سیریا لے گئے۔ ''اس تجارت میں حضرت خدیجہ کو پہلے سے کہیں زیادہ منافع ہوا''۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا، ایماندار، دیانتدار اور بھروسے والا انسان پایا۔ یہ صفات دیکھ کر حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شادی کا پیغام اپنی سہلی نفیسہ کے ذریعہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے قبول کرلیا۔ حضرت خدیجہؓ کے چچا نے دو ماہ بعد نکاح پڑھایا اور آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے خطبہ دیا۔ آپ ﷺ نے مہر میں 20 اونٹ دیئے۔ جس کے بعد آپ دونوں نے تقریباً 25 سال خوش و خرم زندگی گذاری۔ اس رشتہ سے دو (2) بیٹے اور چار (4) بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اس دوراں میں آپ ﷺ نے کسی دوسری خاتون سے شادی نہیں کی۔

Marfat.com

۱۳۔ حضرت زید۔ حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے۔

حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو آپ ﷺ کی خدمت میں دے دیا، حضرت زید کے والد حضرت زید کو لینے آئے تو حضرت زید نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ حضور نے حضرت زید کو خانہ کعبہ لے جا کر اپنا منہ بولا بیٹا بنانے کا اعلان کر دیا۔

۱۴۔ آپ ﷺ نے حجرہ اسود کو خانہ کعبہ کی دیوار میں نصب کیا۔

جب حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم 35 برس کے تھے تو قریش کے لوگوں نے خانہ کعبہ کو دوبارہ سے مرمت کرنا شروع کیا کیونکہ اس کی دیواریں کمزور ہو گئی تھیں۔ جب حجرہ اسود کو واپس دیوار میں نصب کرنے کا وقت آیا تو قبیلوں میں شدید اختلاف ہو گیا۔ جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ ہر قبیلہ یہ اعزاز چاہتا تھا کہ وہ حجرہ اسود کو دیوار میں نسب کرے۔ اس انتہائی تنازعے میں چار پانچ دن گذر گئے۔ وہاں جو سب سے ضعیف آدمی ابو اُمیّا تھا اس نے مشورہ دیا کہ جو شخص خانہ کعبہ کے دروازے سے فجر کے وقت سب سے پہلے داخل ہو گا وہی حجرِ اسود کو دیوار میں نصب کرے۔ اس بات پر سب لوگ راضی ہو گئے۔ پھر جو سب سے پہلے شخص دروازے سے داخل ہوئے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ مکہ کے لوگ آپ ﷺ کو پہلے سے ہی امین اور صادق جانتے تھے۔ آپ ﷺ نے مسئلے کو اس طرح سلجھایا کہ چادر زمین پر پھیلائی، اس کے بیچ میں حجرہ اسود کو رکھا، اور سب قبیلوں کو چادر کے چاروں کونوں کو اٹھانے کو کہا۔ جب حجرہ

Marfat.com

اسود مطلوبہ اُونچائی تک اُٹھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اُسے اُس کی صحیح جگہ پر نصب کر دیا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سنگین مسئلہ کو آسانی سے حل کر دیا۔

۱۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری عطا ہوئی۔

جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ انسانوں کا اللہ کے وجود پر یقین یا تو انتہائی کمزور ہے یا پھر سرے سے ہے ہی نہیں اور ان میں آپس میں سچائی، محبت اور امن کی خوبیاں غائب ہو چکی ہیں تو آپ ﷺ کی روح بے چین ہو گئی۔ آپ ﷺ کی طبیعت حساس تھی اس لئے آپ ﷺ کے قلب اطہر میں ایک نفرت کے انقلاب کی لہر دوڑ گئی۔ آپ ﷺ کے اندر ایک ایسا روحانی طوفان بر پا ہوا جو دنیا کے عام موسمی طوفانوں سے کہیں زیادہ طاقتور تھا۔ وہ زمانہ جاہلیت کا تھا۔ آپ ﷺ کے دل میں عام جہالت، بت پرستی، کفر، بے یقینی، کے خلاف سخت نفرت تھی۔ لوگ جس قدر بتوں کی پوجا پاٹ اور بیہودہ رسم ورواج میں لگے ہوئے تھے، آپ کے دل میں اسی قدر ان کے غلط عقیدوں اور بیہودہ روش پر الجھن، نفرت اور حقارت پیدا ہونے لگی۔ آپ کی روحانی پریشانی نے آپ ﷺ کو اور زیادہ سوچنے اور غور وفکر کرنے پر مجبور کر دیا۔ آپ ﷺ ذہنی کشمکش الجھن اور فکر میں ڈوبے رہنے لگے۔ حالات سے شدید نفرت کی بناء پر آپ ﷺ نے خاموشی اور گوشہ نشینی اور تنہائی کو پسند فرمانا شروع کر دیا۔ اس پریشانی نے آپ ﷺ کو اور زیادہ توجہ اور غور وفکر کرنے پر مجبور

Marfat.com

کر دیا۔ آپ ﷺ وحدانیت، سچائی، حق اور قلبی اطمینان کی تلاش میں تھے۔اس دوران بیداری میں آپ ﷺ 6 مہینوں تک اکثر خواب بھی دیکھتے تھے۔قرآن کے الفاظ ہیں۔''وہ بوجھ جو توڑے دے رہا تھا آپ ﷺ کی کمر کو''سورہ اَلَم' نَشرَح'94:3 اس لئے آپ ﷺ نے اکثر مکہ کی بستی سے دور ایک اُونٹ کی پیٹھ جیسی پہاڑی پر''حراء'' نامی غار میں جو کہ مکہ سے 3 کلومیٹر دور ہے وہاں قیام اور مراقبہ کرنا شروع کر دیا۔اسی زمانے میں آپ ﷺ کی عمر 38 سال کی ہوگئی تھی۔اس غار میں آپ ﷺ کئی کئی مرتبہ دو دو تین تین دنوں اور راتوں تک مراقبہ میں مشغول رہتے تھے اور اللہ کی کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے۔یہ سلسلہ قریب 2 سال تک چلتا رہا۔اب آپ ﷺ چالیس سال کے ہو چکے تھے۔اب یہاں اسی غار حراء میں اللہ نے اپنے فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ ﷺ کو ایک رات پیغمبری عطا فرمائی۔ جب اللہ نے اپنا فرشتہ رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر میں بھیجا تو آپ ﷺ ڈر گئے اور پسینے پسینے ہو گئے۔10 اگست 610 A.D. میں فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو سینے سے جکڑ لیا اور آپ ﷺ کو یہ وحی پڑھنے کا حکم دیا کہ''پڑھو۔'' لیکن حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ نہیں سکتے تھے۔ وہ تو اُمّی تھے۔جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پھر جکڑ لیا اور ان کے تین بار کے اصرار پر آپ ﷺ سے یہ پڑھوایا۔''پڑھو اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پیدا کیا انسان کو نطفے سے۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم کے ذریعہ سے۔سکھایا انسان کو وہ علم جو وہ نہیں جانتا تھا۔

Marfat.com

''(سورۃ الْعَلَق 5-96:1)۔ اللہ نے آپ ﷺ کو اس آیت کے پڑھنے پر آپ ﷺ کو پیغمبر ہونے کا اعلان کر دیا۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے اس پہلی ہی آیت میں قلم کا ذکر کر کے انسان کو علمی اور روحانی تربیت حاصل کرنے کا پیغام دے دیا اور سکھایا انسان کو وہ علم جو وہ نہیں جانتا تھا۔ اس پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو 4 بنیادی اصول دے دیئے۔

(الف) کہ انسان کی پیدائش ایک حقیر نطفے سے ہے اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ کے قانون سے روگردانی نہیں کرنی چاہئے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسان کو قلم کے ذریعے ہدایت دی کہ وہ علم حاصل کرے وہ اپنی ذہنی و روحانی استعداد کو استعمال کر کے انسانیت کی خدمت کرے۔

(ت) انسان کو ہمیشہ یاد رہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور عنایت کا ہمیشہ حاجت مند ہے۔

(ث) انسان کو غرور، فخر اور تکبّر سے دور رہ کر انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے۔

فوراً ہی اللہ کے بھیجے ہوئے یہ الفاظ کہ ''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نقش ہو گئے۔ اس طرح آپ ﷺ دنیا کے آخری پیغمبر ہو گئے۔ پہلی وحی آنے کے وقت آپ ﷺ کی عمر 40 سال 6 مہینے اور 12 دن تھی۔ جلد ہی یہ کلمہ دنیا جہان میں ایک نیا انقلاب لانے والا تھا۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے

Marfat.com

اسی بات کو قرآن مجید کی سورہ احزاب 33:39 میں اس طرح بیان فرمایا ہے
"... (محمد) اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ اور اُتار دیا اللہ نے آپ ﷺ پر سے آپ کا بوجھ۔ سورہ اَلَمْ نَشْرَح 94:2۔"
پھر آپ نے اسلام کی تبلیغ خفیہ طور پر شروع کر دی۔

۱۶۔ قرآن میں یہ 26 پیغمبروں کا ذکر ہے۔

(۱) حضرت آدمؑ (۲) حضرت ادریسؑ (۳) حضرت نوحؑ
(۴) حضرت ہودؑ (۵) حضرت صالحؑ (۶) حضرت ابراہیمؑ
(۷) حضرت اسماعیلؑ (۸) حضرت اسحاقؑ (۹) حضرت لوطؑ
(۱۰) حضرت یعقوبؑ (۱۱) حضرت یوسفؑ (۱۲) حضرت شعیبؑ
(۱۳) حضرت ایوبؑ (۱۴) حضرت موسیٰؑ (۱۵) حضرت ہارونؑ
(۱۶) حضرت ذوالکفلؑ (۱۷) حضرت داؤدؑ (۱۸) حضرت سلیمانؑ
(۱۹) حضرت الیاسؑ (۲۰) حضرت ال یساؑ (۲۱) حضرت یونسؑ
(۲۲) حضرت ذکریاؑ (۲۳) حضرت یحییٰؑ (۲۴) حضرت عزیزؑ
(۲۵) حضرت عیسیٰؑ (۲۶) حضرت محمد ﷺ

۱۷۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے۔

پہلے دن اسلام قبول کرنے والے یہ چار حضرات تھے۔ حضرت خدیجہؓ (۵۵ سال)، حضرت علی رضی اللہ عنہ (۱۰ سال) منہ بولے بیٹے زید (۱۲ سال) اور آپ ﷺ کے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۳۸ سال)۔ ان کے بعد چار اور حضرات بھی تھے۔ جو مسلمان ہو گئے تھے یہ 8 حضرات سب

Marfat.com

سابقین اوّلین کہلاتے ہیں۔حضرت بلال حبشی بھی مسلمان ہو گئے تھے۔حضرت جبریلؑ نے دوسری سورہ ''القلم 68'' آپ ﷺ پر نازل کی جس میں قلم، علم اور عقل کے استعمال کی اہمیت ہے۔اس کے بعد کچھ عرصے تک آپ ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی اس وقفے کو فطرا کہتے ہیں۔پھر وحی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا، سورہ الضّحیٰ 93:3 نازل ہوئی تو آپ ﷺ کو صبر آ گیا۔''نہیں چھوڑا تم کو (اے محمد) تمہارے رب نے اور وہ نہ ناراض ہوا''۔کچھ عرصے بعد میں آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہوئی ''اے چادر اُوڑھ کر لیٹنے والے اُٹھو اور خبردار کرو۔اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو'' (سورہ المُدَّثِّر 74:1-7)۔اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔آپ کو اسلام کی دعوت کا زبردست بوجھ اُٹھانے کو کہا جا رہا تھا۔پھر آپ ﷺ ساری زندگی اُٹھے ہی رہے۔آپ ﷺ پر ساری انسانیت کا بوجھ آ گیا۔اللہ جس سے اپنا کام لینا چاہتا ہے اسے چن لیتا ہے۔اس کی تدبیر وہ ہی جانتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو قرآن مجید کی شکل میں اپنا آخری پیغام پہنچایا ہے۔اللہ کی وحی جیسے ہی آپ ﷺ پر نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ پر بڑا بھاری وقت گزرتا تھا۔آپ ﷺ پسینے پسینے ہو جاتے تھے۔وحی کو فوراً ہی لکھنے والے کاتب قلم بند کر لیتے تھے اور ساتھ ہی آپ ﷺ کے ساتھی اسے حفظ بھی کر لیتے تھے۔کتاب ''قرآن''۔اللہ کا کلام ہے۔قرآن اُس وقت سے آج تک ویسا ہی ہے۔اللہ کے کلام میں آج تک ذرّہ برابر بھی ردوبدل نہیں ہوئی ہے۔یہ آج بھی بالکل ویسا ہی ہے جیسے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔لیکن یہ

Marfat.com

بات موجودہ توراۃ اور موجودہ انجیل کے متعلق نہیں کہی جا سکتی۔ ان میں انسانوں نے کافی ردّوبدل کر ڈالی ہے۔ نبوت ملنے کے بعد پہلے تین سال آپ ﷺ خفیہ طور پر اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ پہلے تین سالوں میں تقریباً چالیس لوگ ہی مسلمان ہوئے تھے۔ بعد میں جب اللہ نے آپ ﷺ کو علانیہ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا تو آپ نے لوگوں میں اسلام کی دعوت کا درس کھلّم کھلاّ کرنا شروع کر دیا۔ دیکھئے سورہ اَلُ حِجر 15:94۔ ''سوائے نبی ﷺ ڈنکے چوٹ پر اعلان کرو ان باتوں کا جن کا تمہیں حکم دیا جا رہا ہے اور پرواہ نہ کرو مشرکوں کی'' اس کے بعد مکہ کے قریش کی دشمنی بھی آپ ﷺ کے خلاف خوب زیادہ ہونے لگی۔

۱۸۔ صفا پہاڑی پر۔

ایک روز آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر قریش کے لوگوں کو با آواز بلند بلایا۔ جب کچھ قریش اکٹھا ہو گئے اور مال دار ابولہب بھی آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگوں اگر میں یہ خبر دوں کے وادی سے دشمن حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا مانوں گے۔ تو لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اچھا تو میں تمہیں ایک سخت عذاب سے خبردار کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اس پر ابولہب نے کہا۔ ''تو سارے دن غارت ہو۔ تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا'' اس پر یہ سورہ نازل ہوئی ''ابولہب کے دونوں ہاتھ غارت ہوں اور وہ خود غارت ہو' سورہ اَلُ لھَب 111:1 آپ ﷺ نے کہا اے قریش! اپنے آپ ﷺ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

Marfat.com

۱۹۔ ابتدائی نماز۔

شروع میں حضرت جبریل علیہ السلام آتے تھے تو آپ ﷺ کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھاتے تھے۔

معراج سے پہلے مکہ میں نماز اوّلین فرائض میں سے تھی۔ ابتدا میں نماز دو دو رکات فجر اور مغرب کی تھی۔ "صبح اور شام اپنے رب کی تسبیح کرو حمد کے ساتھ سورہ اَلمو ٔمِن 40:55

اس زمانے میں نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔

تین سال تک دعوت کا کام خفیہ رہا اور ایک ایک شخص تک محدود رہا۔ اور متنبیہ کرو اپنے خاندان کے قریبی رشتے داروں کو" سورہ شعرآء 26:214 تین سال بعد آپ ﷺ کو کھلم کھلاّ اسلام کی دعوت دینے کا حکم اللہ سبحانہ رتعالیٰ نے دے دیا۔ (سورہ اَلحجر 15:94)

۲۰۔ آپ ﷺ سے مکہ والوں کی دشمنی۔

مکہ کی تبلیغ میں آپ ﷺ نے شروع شروع میں دو باتوں پر زور دیا۔ ایک وحدانیت پر (یعنی اللہ ایک ہے) اور دوسرا قیامت کے دن پر یقین کرنا (یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندا ہونا اور اپنے اعمالوں کا جواب دینا)۔

Marfat.com

جب حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگوں کی بت پرستی اور فرسودہ عقائد کے خلاف قرآن کا پیغام پہنچانا شروع کیا تو مکہ والے آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ وہ بوکھلا اُٹھے۔ آپ ﷺ نے بتایا کہ جو شخص ان بتوں کو پوجتا ہے اور ان کو اپنے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بناتا ہے وہ کھولی گمراہی میں ہے۔ اسلام کے مخالف اور دشمن آپ ﷺ سے نفرت کرنے لگے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے بت پرستی، غلط اور بیہودہ اعتقادات پر ضرب لگانی شروع کردی تھی۔ اس اسلامی مہم سے کافروں کے عقائد، طور طریقے، ان کے مذہب، یہاں تک کہ اُن کی تجارت پر بھی اثر پڑ رہا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں، مشکلات، دھمکیوں اور نئے نئے خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب آپ ﷺ کی پشت پناہی کرتے رہے اور قریش کے حملوں سے آپ ﷺ کو بچاتے رہے۔ قریش نے آپ ﷺ کو مال و دولت، حسین عورت سے شادی، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو مکہ کا سردار بنانے کا لالچ بھی دیا کہ آپ ﷺ مکہ کے بتوں کی پرستش میں دخل نہ دیں اور نہ ان کے اعتقادات اور رسم و رواج پر حملہ کریں۔ لیکن آپ ﷺ نے اسلام کی سچائی کے خاطر ان سب تجویزوں کو ٹھکرا دیا۔ آپ ﷺ نے جواب میں کہا ''اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں۔ تب بھی میں اپنے مشن سے نہیں ہٹوں گا''۔ آپ ﷺ کو جبر، ظلم، مذاق اور توہین کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ آپ کو پاگل،

Marfat.com

شاعر اور جادوگر کہا گیا اور یہ بھی کہا کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بلکہ محمد کا گھڑا ہوا ہے۔ اس غلط کام میں ابولہب سب سے آگے تھا۔ آپ ﷺ کو جان کا خوف بھی دلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کی مخالفتوں، اذیتوں، دھمکیوں، ظلم اور توہینوں کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ کافروں کی ان ساری تدبیروں کے برخلاف آپ ﷺ اپنے مشن اور مقصد میں ثابت قدم رہے۔ ان سب رکاوٹوں کے باوجود آپ ﷺ اپنا تبلیغی کام یکسو ہو کر صبر و تحمل سے کرتے رہے۔ اور اسلام کی تبلیغ کا کام ایمانداری، خلوصِ نیت، دیانتداری، وفاداری اور نہایت محنت سے انجام دیتے رہے۔ اور وہ تھا اللہ کا کلام قرآن لوگوں تک پہنچا دینے کا کام۔ بت پرستی کو مٹا دینے کا کام۔ آپ ﷺ اپنا تبلیغی کام ان سب رکاوٹوں کے باوجود محنت سے کرتے چلے گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک پیغمبر نے اللہ کے لیے ساری دنیا سے ٹکر لے رکھی تھی۔

۲۱۔ حضرت بلالؓ پر ظلم۔

حبشی حضرت بلالؓ سردار اُمیہ کے غلام تھے۔ جب وہ مسلمان ہو گئے تو اُمیہ نے انھیں سخت سزائیں دیں۔ مارا پیٹا اور شدید گرمی میں تپتی ریت پر لٹایا اور گھسیٹا۔ حضرت بلالؓ ان تمام تکلیفوں کے باوجود ''احد۔ احد'' کی صدا لگاتے رہے۔ اب ہے کوئی جو حضرت بلالؓ کی اسلام کے خاطر انکی برابری کر سکے۔

Marfat.com

۲۲۔ اسلام کی پہلی خاتون شہید ہوئیں۔

ابوجہل اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اس کی کنیز سُمیہ جب مسلماں ہوگئیں تو ابوجہل نے انہیں اتنا مارا پیٹا کے وہ بیہوش ہوگئیں۔ ان کے اسلام نہ ترک کرنے پر ابوجہل نے انہیں نیزا مار کر شہید کر ڈالا۔

۲۳۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کا قبول اسلام۔

آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت حمزہ عرب کے طاقتور بہادر شخص تھے۔ ان کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی۔

۲۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام۔

اسلام کی اُبھرتی ہوئی طاقت سے گھبرا کر حضرت عمرؓ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ جذباتی اور طاقتور انسان تھے۔ وہ حضور کو قتل کرنے کے لئے اپنے گھر سے روانہ ہوئے۔ راستے میں حضرت نعیم ملے۔ ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ”میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ حضرت نعیم نے کہا۔ ”عمر پہلے اپنے گھر کی فکر تو کرو۔ تمہاری بہن فاطمہ اور ان کے شوہر سعید مسلمان ہو چکے ہیں“۔ حضرت عمرؓ پلٹے اور واپس گئے۔ دیکھا کے وہ دونوں قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اپنی بہن کو مارا پیٹا اور اسلام چھوڑنے کو کہا۔ لیکن بہن فاطمہ نے اسلام ترک کرنے

Marfat.com

سے انکار کر دیا اور اپنے بھائی سے کہا۔ کے تم بھی قرآن پڑھو۔ حضرت عمرؓ نے جب قرآنی آیات سنی ان پر اس قدر اثر ہوا کے انھوں نے با آواز بلند علان کر دیا کے۔ ''میں اسلام قبول کرتا ہوں''۔

۲۵۔ کچھ نئے مسلمان قریش کے ظلم وستم سے تنگ آ گئے تو ابی سینیا (Abyssinia) حبشہ چلے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے کچھ نئے مسلمان قریش کے ظلم اور ستم سے تنگ آ کر خفیہ طور سے مکہ سے ابی سینیا (Ethopia) نبوت کے پانچویں سال میں چلے گئے۔ پہلی ہجرت میں 12 مرد اور 4 عورتیں تھیں۔ جب کہ دوسری ہجرت میں 82 مرد اور 18 عورتیں تھیں۔

مسلمانوں کا اس طرح مکہ سے ابی سینیا خفیہ طور سے بھاگ نکلنے پر قریش کے لوگوں کا غصہ انتہا تک پہنچ گیا اور وہ کوشش کرنے لگے کے انہیں کسی طرح واپس لایا جائے۔ انھوں نے ایک ایلچی بھی ابی سینیا بھیجا تھا۔

جب ابی سینیا کے عیسائی بادشاہ نجاشی (NEGUS) نے ہجرت کیے ہوئے مسلمانوں سے پوچھا کے آپ لوگوں نے اپنا پرانا مذہب کیوں چھوڑا اور میرے ملک ابی سینیا (Abyssinia) کیوں آ گئے تو مہاجرین مسلمانوں نے یہ جواب دیا۔ ''پہلے ہم پتھر کی مورتیوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہم مردار گوشت کھاتے تھے۔ ہم برے کام کرتے تھے۔ ہم انسانی مقدس رشتوں کو توڑتے تھے۔ ہم مہمانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تھے۔ ہم اس طرح گری

Marfat.com

حالت میں تھے۔ اسی زمانے میں پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ ہم ان کی خاندانی نسل۔ اُن کی سچائی۔ اُن کی ایمانداری اور اُن کی دیانت داری سے واقف ہیں۔ اُنھوں نے ہمیں اللہ کی وحدانیت کی طرف دعوت دی کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور کہا کہ ہمیں اُسی ایک اللہ کی عبادت کرنی چاہئے۔ اُنہوں نے ہمیں بتوں کی پرستش سے منع کیا جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے آئے تھے۔ اُنھوں نے ہمیں سچ بولنے کی تاکید کی اور ہمیں اپنے وعدے پورے کرنے کی ہدایت دی۔ اُنھوں نے ہمیں رشتوں کی پاسداری رکھنے کو کہا۔ اُنھوں نے ہمیں مہمان نوازی سکھائی۔ اُنھوں نے ہمیں جرم اور بے فائدہ خون خرابا کرنے سے روک دیا۔ اُنھوں نے ہمیں بری باتوں سے اور جھوٹ بولنے سے منع کیا۔ اُنھوں نے ہمیں یتیموں کی ملکیت ہڑپ کرنے سے روک دیا۔ اُنھوں نے ہمیں پاک دامن عورتوں پر الزام تراشی کرنے سے روک دیا۔ اُنھوں نے ہمیں بتایا کہ اللہ کی ذات میں کسی اور کو شامل کرنا بہت بڑا گناہ اور شرک ہے۔ اللہ تو صرف ایک ہے تین نہیں ہیں۔ اُسکا کوئی ہم سر نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اُنھوں نے ہمیں نماز قائم کرنے، روزہ رکھنے، زکوٰۃ اور صدقہ دینے کی ہدایت دی۔ تو ہم سب ان کی سچائی پر ایمان لے آئے اور ان پر بھروسہ کر لیا، اور اُن کے پیروکار ہو گئے۔ جو بھی انہوں نے کہا ہم نے اسے مان لیا کہ اب ہم کسی بت کی پرستش نہیں کریں گے۔ انہوں نے جس چیز کو منع کیا ہم نے اسے تسلیم کر لیا اور ہم نے ہر وہ چیز حلال سمجھی جسے اُنہوں نے حلال قرار دیا۔ اس وجہ سے قریش کے لوگوں نے ہم

Marfat.com

کو ستانا اور ہم پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ برا سلوک کرنا شروع کر دیا اور انہوں نے ہمیں اپنے نئے دین سے ہٹانا چاہا تا کہ ہم پھر دوبارہ بت پرستی کی طرف واپس چلے جائیں۔ وہ ہمیں دوبارہ شرک اور اپنے بے ہودہ رسم ورواج کی طرف لے جانا چاہتے تھے۔ وہ ہم سے زیادہ طاقت ور تھے اور ہم پر ظلم اور ستم کرتے تھے۔ وہ ہمارے اور ہمارے نئے دین کے دشمن ہو گئے تھے۔ اس لیے ہم اپنے ملک سے ہجرت کر کے آپ کی حفاظت میں آ گئے ہیں۔ ہم یہاں خوش ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں سہارا دیں گے اور ہم سے اچھا سلوک کریں گے۔

۲۶۔ آپ ﷺ کو تین سال تک وادی شعب میں قید رکھا گیا۔

مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا کام جاری تھا۔ قریش اور مشرکین آپ ﷺ کے بہت خلاف تھے اور آپ ﷺ کو قتل کر دینا چاہتے تھے۔ پھر یہ سوچ کر کہ ایسا کرنے سے مکہ میں بڑا خون خرابہ ہو جائیگا، دشمنوں نے ایک اور تجویز کا فیصلہ کیا کے مکہ میں آپ ﷺ کا اور آپ کے ساتھیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ساتھیوں کو ایک شعب نامی وادی میں تین سال تک قید میں رکھا۔ کھانے پینے کی سخت قلّت تھی۔ بچّے چیخ مار مار کر روتے تھے۔ تین سال بعد رہائی ہوئی۔ یہ واقعہ پیغمبری کے ساتویں سال سے دسویں سال کے درمیان کا تھا۔ اس تین سالوں کی وادی میں قید نے یہ صاف ظاہر کر دیا کہ دین اسلام کی محبت اور اس

Marfat.com

کی وفاداری اپنے خود کے رشتے داروں کی محبت سے کہیں زیادہ اُونچا درجہ رکھتی ہے۔

۲۷۔ غم کا سال۔

آپ کے چچا حضرت ابو طالب (حضرت علیؓ کے والد) کی وفات نبوت کے دسویں سال میں 80 سال کی عمر میں مکہ میں ہوئی۔ اب آپ ﷺ کا کوئی سرپرست نہیں رہا۔ آپ ﷺ ان کے گھر میں 17 سال رہے تھے۔ حضور کے بار بار اسرار پر بھی حضرت ابو طالب نے آخری دم تک لَا اِلٰـــہ اِلّا اللہ نہیں پڑھا اور وہ کفر کی حالت ہی میں وفات پا گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا ابو طالب سے ان کے انتقال کے وقت اُن سے کہا تھا ''میں آپ ﷺ کے لئے دعا کرونگا''۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اور اہل ایمان کے لئے درست نہیں کہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ لوگ جہنمی ہیں'' (سورۃ توبہ 9:113) اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ ''آپ جسے پسند کریں ہدایت نہیں دے سکتے'' ''لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو (سورۃ القصص 28:56)۔ حضرت ابو طالب جب تک زندہ رہے تب تک دشمنانِ قریش آپ ﷺ کو ہاتھ نہیں لگا سکتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد دشمنوں نے آپ ﷺ کو زیادہ ستانا شروع کر دیا۔ آپ کے سر پر ڈھول اور اوجڑی بھی پھینکی۔ راستے میں کانٹے بھی بچھائے۔

Marfat.com

نبوت کے دسویں سال میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کی وفات ہوئی ان کی وفات کے 5 دن بعد ہی حضرت خدیجہؓ کی وفات ماہ رمضان میں ہوگئی۔ ان کی عمر 65 سال تھی۔ اس وقت حضور صلی علیہ والہ وسلم کی عمر 50 سال تھی۔ حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کے لئے ایک نعمت تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ 25 سال گذارے تھے۔ حضرت خدیجہؓ پہلی شخصیت تھیں جو آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لائی تھیں۔ آپ ﷺ کی تکلیف اور رنج میں تڑپ اٹھتی تھیں۔ سنگین اور مشکل ترین حالات میں آپ ﷺ کو حوصلہ دیتی تھیں۔ زندگی کے ہر کھٹن وقت میں آپ ﷺ کی مدد کرتی تھیں۔ وہ آپ ﷺ کی غمگسار تھیں۔ وہ آپ ﷺ کی مالی امداد بھی کرتی تھیں۔ اُن کی وفات سے آپ ﷺ بہت غمگین ہوگئے تھے۔ ان کی وفات کے بعد گھر میں اب آپ ﷺ اور بیٹیاں رہ گئی تھیں۔

۲۸۔ آپ ﷺ کی شہر طائف کو روانگی۔

آپ ﷺ ان دو غموں میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اور مکہ کے حالات آپ کے خلاف تھے۔ جون 619A.D. ء کو (یعنی نبوت کے دسویں سال میں) 60 میل دور تبلیغ کرنے کے لیے شہر طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کچھ کامیابی ملے۔ سخت گرمی تھی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارث بھی تھے۔ طائف کے تین بت پرست سرداروں کو آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے کھلا انکار

Marfat.com

کردیا اور آپ سے بے مُروتی سے پیش آئے۔ انہوں نے شر پسند لڑکوں کو آپ کے خلاف اُکسایا۔ اُنھوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ کے خلاف بری آوازیں کسیں۔ آپ کے جسم سے خون بہا آپ نے صبر کیا اور اللہ سے دعا کی ''انہیں معاف کیجئے یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں'' ذرا غور کیجئے کہ یہ کیسا ارفع بلند تر اور انتہائی شرافت کا انداز تھا۔ اس بیچارگی میں آپ ﷺ نے رات شہر کے باہر ایک درخت کے نیچے عبادت میں گزاری جہاں آپ ﷺ پر سورہ جن (72) نازل ہوئی۔ ''غور سے سنا ایک گروہ نے جنو میں سے...... '' یہ جن ----۔ ایمان لے آئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایمان لانے کی دعوت دی''۔ عجیب بات تھی کہ اُس وقت مکہ کے لوگ ایمان لانے کو تیار نہیں تھے لیکن یہ جن ایمان لے آئے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی پیغمبری کے پہلے 13 سال مکہ میں بڑی اذیت کے گزرے اور کوئی خاص کامیابی نہیں ملی۔

۲۹۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سے شادی۔

حضرت سودہ اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے ابیسیا چلی گئیں تھیں واپسی میں انکے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا۔ حضرت سودہ دشمن قریش کے درمیان اکیلی بیواہ رہ گئی تھیں۔ اپنے آپ کو غیر محفوظ پا کر حضرت سودہ نے حضور کی پناہ مانگی جنکی دینی مشن میں انکے شوہر کا انتقال ہوگیا تھا۔ حضور نے ان سے شادی کر کے انہیں پناہ دی۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر 51 سال تھی۔

Marfat.com

۳۰۔ حضرت عائشہؓ سے نکاح۔

اس کے بعد آپ نے حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت عائشہؓ سے مکہ میں نکاح فرمایا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ 6-7 برس کی تھیں حضرت عائشہؓ کی رخصتی 3 سال بعد مدینہ میں ہوئی جب ان کی عمر نو سال تھی اور وہ بالغا تھیں۔ ان دوشادیوں کے 6-5 سال تک یعنی 51 سے 56 سال کی عمر تک آپ ﷺ نے اور کوئی دوسری شادی نہیں کی۔

۳۱۔ واقعہ معراج ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس واقعے سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ سلام کو اور حضرت مُوسیٰ علیہ سلام کو بھی آسمانوں کا نظارہ کرانے کو آسمانوں پر بلایا تھا دیکھئے سورہ اَلانعام 6:75 ''اور اسی طرح دکھانے لگے ہم ابراہیم کو نظام سلطنت آسمانوں اور زمین کا۔'' اور سور سورہ طٰہٰ 20:23۔ ''ہم (اللہ) دکھانے والے ہیں تم کو (موسیٰؑ کو) اپنی نشانیاں بڑی بڑی''۔

نبوت کے دسویں (10) سال میں مکہ میں معراج کا واقعہ پیش آیا۔

''پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو راتوں رات مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس تک) تاکہ ہم (اللہ) دکھائیں اپنی کچھ نشانیاں''۔ (سورہ بنی اسرائیل 17:1) اور سورہ النجم 53:18

''بلاشبہ اس نے دیکھیں اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں''

Marfat.com

آپ ﷺ کو ایک ہی رات میں خانہ کعبہ سے حضرت جبریلؑ براق پر سوار کر کے مسجد الحرام سے بیت المقدس لے گئے۔ جہاں ان کے استقبال کیلئے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ان سب کی نماز میں امامت فرمائی۔ پھر حضرت جبریلؑ آپ ﷺ کو آسمان پر لے گئے۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام سے۔ تیسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے۔ چوتھے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے۔ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ سب نے آپ ﷺ کو خوش آمدید کہا۔ پھر آگے جانے سے حضرت جبریل علیہ السلام رک گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ گئے۔ بیت المعمور کو دیکھا۔ پھر اللہ کے دربار پہنچے تو فاصلہ دو کمان یا اس سے بھی کم رہ گیا۔ یہ تھی آپ ﷺ کی قربت اللہ سے! اس وقت اللہ نے اپنے بندے "پر وحی فرمائی" جو کچھ کے وحی فرمائی۔ (سورہ نجم No.53)۔ آپ ﷺ نے جنت کی 4 نہریں دیکھیں اور جہنم کے داروغہ مالک کو بھی دیکھا۔ اس کے چہرے پر نہ تو کوئی خوشی تھی اور نہ ہی کوئی بشاشت۔ آپ ﷺ نے دوزخ کی آگ بھی دیکھی۔

واقعہ معراج سے پہلے فجر اور مغرب میں صرف دو۔ دو رکات نمازیں تھیں۔ معراج میں آپ ﷺ پر پہلے 50 نمازیں فرض ہوئیں۔ پھر آپنے موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر نمازیں کو کم کرواتے کرواتے 5 فرض نمازیں لے کر اسی رات واپس خانہ کعبہ آگئے۔

Marfat.com

اس واقع معراج کی یاد میں مسلمان اپنی ہر نماز میں التحیات کی سورہ پڑھتے ہیں۔سورۃ التحیات کے معنی ہیں۔ ''عبادت زبان کی اور عبادت جسمانی اور عبادت مال کی وہ سب اللہ کے لیے ہی ہیں۔سلامتی ہو آپ ﷺ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں آپ ﷺ پر اور سلامتی ہو ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں''۔حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا واقعہ معراج ایک روحانی اور نورانی کرشمہ تھا۔

۳۲۔آپ ﷺ کی مدینے والوں سے پہلی ملاقات مقام عقبہ میں۔

اس زمانے میں ابولہب ، ابوجہل اور ابوسوفیاں حضور کے جانی دشمن تھے۔نبوت کے 11ویں سال میں جب آپ ﷺ کی عمر 51 سال تھی۔مدینے سے کچھ لوگ حج کرنے کو مکہ آئے جنھیں آپ ﷺ نے خفیہ طور پر قرآن سنایا اور اسلام کی بنیادی باتیں بتائیں۔آپ ﷺ کی تبلیغ سے ان میں سے 6 لوگ اور 2 عورتیں مسلمان ہوگئے۔یہ تھی آپ ﷺ کی پہلی ملاقات عقبہ میں۔مدینے کے ان لوگوں نے آپ کو مدینے آنے کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ وہ آپ کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں۔پھر وہ لوگ مدینے واپس چلے گئے۔

Marfat.com

۳۳۔ آپ ﷺ کی دوسری ملاقات مقام عقبہ میں۔

اگلے سال پھر کچھ لوگ مدینے سے مکہ حج کرنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے خفیہ ملاقات کی اور انہیں قرآن سنایا اور اسلام کی تبلیغ کی۔ ان میں سے اس دفعہ بارہ آدمی مسلمان ہوئے

مدینے کے لوگوں نے آپ کو مدینے آنے کی دعوت دی اور وعدہ کیا کہ وہ آپ کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں پھر وہ مدینہ واپس چلے گئے۔

۳۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کو ہجرت۔

آپ ﷺ کو چالیسویں سال میں نبوت ملی اور جیسے ہی آپ ﷺ نے بت پرستی کے خلاف آواز اٹھائی، مکہ کے قریش نے آپ ﷺ کی مخالفت شروع کر دی۔ بُرا بھلا کہنے لگے۔ ہر قسم کی لالچ دینے لگے کہ آپ ﷺ اسلام کی تبلیغ کے کام سے باز آجائیں۔ لیکن آپ ﷺ نے قریش کے سب مشوروں کو رد کر دیا۔ قریش کے لوگوں نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آپ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو سزا کے طور پر تین سال تنگ وادی شعب میں بند رکھا۔ نہ کوئی بول چال نہ کوئی لین دین۔ آپ ﷺ کے مشورے سے کچھ مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر مکہ سے مدینہ جاتے رہے۔

ابو جہل نے آپ ﷺ کو جان سے مارنے کا بھی منصوبہ بنایا تھا جو ناکام رہا تھا۔

مدینہ کے لوگ مکہ میں زیارت کو آتے جاتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کی دعوت پر مسلمان ہو گئے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو مدینہ آنے کی بار بار دعوت دی تھی

Marfat.com

اس دعوت کے بعد مکے سے مسلمان خفیہ طور پر مدینے روانہ ہونے لگے تو قریش اور بھی پریشان ہونے لگے۔ مکہ میں آپ کے صرف دو ساتھی پیچھے رہ گئے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت علیؓ۔

آپ ﷺ کی ہجرت کی رات ابو جہل کے 8 لوگ آپ ﷺ کو جان سے مارنے کے لئے آپ ﷺ کے دروازے پر پہنچ گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپکو قریش کی اس سازش سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا اور اللہ نے آپکو ہجرت کرنے کی اجازت بھی دے دی تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے بستر پر سو جانے کو کہا۔ حضرت علی نے اپنی جان کو حضور کے لیے پیش کر دی۔ آپ ﷺ دشمنوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر نکل گئے۔ اللہ نے فرمایا ''اور وہ موقعہ یاد کرو جب کفار تمہارے خلاف سازش کر رہے تھے۔ تا کہ تمہیں قید کریں یا نکال باہر کریں۔ اور وہ لوگ داؤ چل رہے تھے اور اللہ بھی داؤ چل رہا تھا۔ اور اللہ سب سے بہتر داؤ چلنے والا ہے''۔ (سورہ الانفال 8:30)

آپ ﷺ 12-13 ستمبرؔ 622A.D کو راتوں رات اپنے ساتھی حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ اونٹوں پر بیٹھ کر ۳ میل دور غار ثور میں دو دن اور تین راتیں چھپے رہے۔ مکہ کی دشمن ٹولیاں آپ ﷺ کو جان سے مارنے کے لئے ڈھونڈتی رہیں لیکن آپ ﷺ چھپے رہے وہ آپ ﷺ کو پا نہ سکے۔ غار میں جب حضرت ابو بکر قریش کے انھیں پالینے سے ڈر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''ڈرو نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے'' سورہ توبہ 9:40۔ پھر حضرت ابو بکر کے دو اُونٹوں پر دونوں بیٹھ کر سمندر کے کنارے کنارے اجنبی راستوں سے خفیہ سفر کر کے دس دنوں کے بعد آپ ﷺ قباء کے مقام پر پہنچے جو مکہ سے تین میل

Marfat.com

پہلے ہے۔ قبا کے لوگوں نے آپ ﷺ کی آمد پر خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیے۔ وہاں آپ ﷺ چار دن ٹھرے اور اسلام کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور وہاں سے پہلی مرتبہ آذان کی آواز آسمانوں اور فضاؤں میں بلند ہوئی۔ ''اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کے اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے''۔ 4 دن بعد آپ ﷺ نے مدینے کا رخ کیا جو جمعہ کا دن تھا۔ راستے میں آپ ﷺ نے جمعہ کی نماز پڑھی۔ جہاں اب ایک مسجد ہے۔ جمعہ کی نماز کے بعد آپ ﷺ مدینے تشریف لے گئے۔ مدینے کے لوگ آپ ﷺ کا خوشی سے استقبال کر رہے تھے۔ مدینے کا ہر شخص چاہتا تھا کے آپ ﷺ اس کے گھر قیام کریں۔ آخر ابو ایوب انصاریؓ آپ ﷺ کو اپنے گھر 30 ستمبر 622 A.D. کو لے گئے۔ اب مدینے کا نام یثرب سے مدینہ رکھ دیا گیا۔

مدینے میں جہاں آپ ﷺ کی اونٹنی ''قصواء'' بیٹھ گئی تھی آپ ﷺ نے وہیں مسجدِ نبوی بنائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں خود آپ ﷺ نے ایک مزدور کی حیثیت سے کام کیا اور 7 مہینے میں یہ مٹی اور گارے سے تیار کر دی گئی۔ اس کی چھت کو کھجور کی شاخوں اور پتوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ بارش میں پانی ٹپکتا تھا۔ یہ مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ، حکومتی دفتر، اعلیٰ عدالت اور مدینے کے مسلمانوں کے میل جول کا مرکز بن گئی۔

مدینے میں آمد کے 5 مہینے کے بعد آپ ﷺ نے مدینے میں ایک صلح نامہ کا اعلان کیا جو ''میثاق مدینے'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے مطابق مدینے کے سب طبقوں کو برابری کے حقوق دیئے گئے۔ سب باشندے

Marfat.com

برابر قرار پائے گئے اور قبیلوں کی پہچان ختم کردی گئی۔ اب سب کے لئے اسلام ہی ایک دین ہوگیا۔ حالات میں تبدیلی آگئی۔ مکہ میں امن آگیا۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔ مکے میں مسلمان نہایت کمزور اور بے بسی کے حالات میں تھے وہ اب مدینہ میں طاقت اور مضبوطی کا مرکز بن گئے۔ آپ ﷺ کا یہ دور مکہ کی کمزور زندگی کے دور سے مختلف تھا۔ یہاں آپ کا اگلا دس سالہ دور کامیابی اور کامرانی کا دور تھا جو قرآن کی 25 مدنی سورتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مزید دس سال قرآن اور اسلام کی تبلیغ کی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنے رب سے جاملے۔ مدینہ میں ایمان لے آنے والے مسلمانوں کو آپ ﷺ نے ایک متحد اور منظم جماعت میں ڈھال دیا۔

مدینے میں اب اسلام کی تبلیغ بے روک ٹوک کی جاسکتی تھی۔ مدینے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف دین اسلام کے اولین رہنما تھے بلکہ اب آپ ﷺ ایک نئی اسلامی ریاست کے سربراہ بھی تھے۔ آپ ﷺ پر یہ دونوں ذمہ داریاں تھیں۔

مکہ میں آپ ﷺ پر قرآن کی 87 سورتیں نازل ہوئیں اور مدینے میں 27 سوریں نازل ہوئیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: سورہ الاحزاب 33:56 "بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تیسرا حصہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی

۳۵۔ میثاقِ مدینہ۔

مدینے کے انصار لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ یہاں حالات اب مکہ سے کہیں بہتر تھے۔ لیکن مدینے کے قبیلے 'اوس' اور 'خزرج' دونوں آپس کی دشمنی اور جنگ کی حالت میں تھے۔ ایک شخص عبداللہ بن ابّی مدینے میں سردار بننے کے خواب دیکھ رہا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں تشریف لانے سے اُسکی حیثیت کمزور ہوگئی تھی۔ مدینے کے یہودی تاجر پیشہ لوگ مالدار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر انہوں نے کوئی اعتراض تو نہیں کیا کیونکہ وہ بھی ایک اللہ کو ماننے والے تھے لیکن انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر نہیں مانا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے اور یہودی پیغمبر کی آمد کے انتظار میں تو تھے مگر اس کا حضرت اسحاق کی نسل سے ہونا ضروری قرار دیتے تھے۔

Marfat.com

مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بس ایک مذہبی رہنما اور پیشوا تھے لیکن یہاں مدینے میں آپ ﷺ ایک عظیم انسانی اصلاح کرنے والے عظیم مدبّر بھی تھے۔ اللہ کے رسول ایک عملی انسان تھے۔ آپ ﷺ ایک سیاسی بصیرت رکھنے والے انسان تھے۔ مدینے میں آپکی شخصیت کھل کر سامنے آئی۔ آپ ﷺ نے یہ ظاہر کر دیا کہ آپ ﷺ ایک انقلاب برپا کرنے والی ہستی ہیں۔ آپ ﷺ نے مدینے کے معاشرے میں ایک بنیادی تبدیلی لا دی۔

یہ بصیرت اور دور اندیشی ہی تھی کہ آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ مدینے میں ایک اسلامی ریاست بنانے کے لیے ضروری ہے کہ یہاں مدینے کے سب لوگوں کی حمایت حاصل ہو۔ آپ ﷺ کی سب سے پہلی فکر یہ تھی کہ مدینے کے قبیلوں کے آپس کے لڑائی جھگڑوں کو ختم کروایا جائے اور قانون نافذ کیا جائے۔ مدینے میں اب آپکی حیثیت نہ صرف پیغمبر کی تھی بلکہ حکمران خلیفہ کی بھی تھی۔ سب مسلمان آپکو اپنا پیشوا اور حکمراں مانتے تھے۔ مدینے میں آنے کے 5 مہینے بعد آپ نے مدینے کے سب باشندوں کے صلاح مشورے سے ایک فرمان جاری کیا جو میثاقِ مدینہ (منشورِ مدینہ) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ قانون سب انصار، مہاجرین، یہودیوں اور عیسائیوں اور مشرکوں پر برابر سے لاگو تھا اور اس پر سب نے دستخط کیے تھے۔ یہ میثاق انقلابی تھا اور اس پر سب باشندوں کی تابعداری لازمی قرار دی گئی تھی۔ میثاق مدینہ نے مدینے میں ایک بڑی تبدیلی لا دی تھی۔ اس منشور سے مدینے میں ایک نئی زندگی آ گئی تھی۔

Marfat.com

میثاق مدینہ کے مطابق مدینے کے ہر طبقے کی ذمہ داریاں اور فرائض متعین کر دیئے گئے تھے۔ اس میثاق کے مطابق مدینے کے ہر انسان کو اُسکا پیدائشی حق یعنی آزادی، عدل اور انصاف حاصل تھا۔ یکساں مساوات اور بھائی چارے کی آزادی دی گئی تھی۔ اس میثاق کے مطابق ہر شہری کو برابری کی حیثیت اور حقوق حاصل تھے۔ اس میں کسی قسم کا فرق نسل، رنگ یا خاندانی بڑائی پر نہیں تھا۔ برابری کا قانون سب کے لیے لاگو تھا۔ اس اقدام سے مدینے کے سارے شہری آپس میں برابری سے مل جل گئے۔ معاشرہ اب کسی خونی اور قبائلی رشتوں سے جڑا ہوا نہیں رہا بلکہ اسلام کے مضبوط رشتے میں جڑ گیا۔ انصار اور مہاجرین اسلامی بھائی بھائی ہو گئے۔ ان میں پیار محبت اور عزّت اور احترام پیدا ہو گیا۔ پھر اُن میں تحمل، رواداری، درگزر اور صبر کا مادہ آ گیا۔ اس کے بعد صرف تقویٰ ہی فضیلت اور برتری کا معیار رہو گیا۔

میثاقِ مدینہ نے مدینے میں بلا لحاظ مذہب اور اعتقاد کے ہر شہری کو جان اور مال کی حفاظت بخشی۔ اور ہر شہری کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دی۔ ''اسلام میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔'' (سورہ بقرہ: 2:256)۔ مدینے کے ہر باشندے کو اپنے اپنے مذہب پر قائم رہنے کی آزادی تھی۔ میثاق مدینہ کے مطابق ہر شہری کو عزّت، رواداری، برداشت اور آپس میں اچھے سلوک کی فضا میسر ہو گئی تھی۔ مدینے کی اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو انکی جان مال اور مذہبی آزادی کی ضمانت تھی۔ میثاق مدینہ سے یہودیوں اور عیسائیوں کو بہت فائدہ ہوا۔ میثاق کی روح سے نہ تو کسی سینا گاگ کو اور نہ کسی چرچ کو ہاتھ لگایا

Marfat.com

گیا۔ سب اسلامی ریاست کے تحت محفوظ تھے۔

یہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہوں نے مدینے میں پہلی مرتبہ مختلف قبیلوں میں امن لائے۔ میثاق مدینے نے سارے قبائیلی جھگڑے اور آپس کی جنگوں کو ختم کردیا۔ قبیلوں میں بٹے رہنے کہ بجائے اب وہ دین اسلام میں داخل ہوگئے۔ یہ آپ ﷺ کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔ آپ ﷺ نے مختلف مذہبوں کے درمیاں مصالحت اور میل ملاپ کی فضا پیدا کردی۔ بنیاد صرف یہ تھی کہ سب انسان برابر ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلامِک جمہوری ریاست کے صحیح رہنما تھے۔ آپ ﷺ نے مدینے میں ایک اسلامی جمہوری ریاست کی بنیاد رکھی جس میں برابری۔ عدل۔ بہ ضابطہ گی اور قانون کی بالادستی تھی۔ ان اصولوں پر آپ ﷺ نے مدینہ میں ایک عالمی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

میثاق مدینہ آپ ﷺ کی دور اندیشی، سیاسی بصیرت اور ریاستی دانش مندی کو اجاگر کرتا ہے۔ میثاق مدینہ آپ ﷺ کی شخصیت کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی عظمت اور بزرگی کو واضح کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا دستور تھا جو ہر زمانے کے لئے مثالی ہے (خاص طور پر پاکستان میں)

میثاق مدینہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کے آپ ﷺ ایک عظیم دانشور، ماہر سیاستدان اور ایک غیر معمولی ذہن کے مالک تھے۔ بیشک آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے پیغمبر اور مذہبی انقلاب برپا کردینے والی ہستی تھے۔ آپ ﷺ کا مذہبی، اخلاقی اور روحانی اثر دنیا پر آج تک اثر انداز ہو رہا ہے۔ بلکہ

Marfat.com

1438 سال بعد بھی (2017) ہر روز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ دنیا کا ہر پانچواں انسان اب مسلمان ہے اور دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے نام میں لفظ محمد آتا ہے۔ آپ ﷺ تو اُمّی تھے اور آپ ﷺ آخری پیغمبر تھے۔

میثاق مدینہ کے کچھ اہم نکات یہ ہیں۔ میثاق مدینہ آپ ﷺ کے مدینہ آنے کے 5 ماہ بعد وجود میں آیا۔ میثاق کو تیار کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 8 قبیلوں سے صلاح مشورہ بھی کیا تھا۔ اس کے 63 نکات تھے۔ مدینہ کے الگ الگ طبقے اب قبیلوں میں نہیں بلکہ ایک مسلم اُمہ میں ضم ہو گئے تھے۔ میثاق کے کچھ نکات یہ تھے۔

۱۔ اگر کوئی اختلاف ہوگا تو قبیلے کا مرکزی اختیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوگا۔

۲۔ کوئی جنگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگی۔

۳۔ مدینہ کا ہر باشندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار ہوگا۔

۴۔ کوئی شخص دغابازی یا غداری یا ظالمانہ حرکت نہیں کرے گا۔

۵۔ آئندہ ہر کام صلاح مشورے سے ہوگا۔

۶۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فدیہ اکٹھا کریں۔

۷۔ اگر باہر سے مدینہ پر کوئی حملہ ہوا تو سب مسلمان، عیسائی اور یہودی مل کر اسکا مقابلہ کرینگے۔

۸۔ کوئی مسلمان کسی غیر مسلمان کی جنگ میں مدد نہیں کرے گا۔

۹۔ اگر کوئی فتنہ اُبھر کر سامنے آئیگا تو سب مل کر اسکا مقابلہ کرینگے۔

Marfat.com

۱۰۔ قتل کی سزا موت ہوگی۔ دیت رشتے داروں کی منظوری سے ہو سکتی ہے۔

۱۱۔ فدیہ دے کر قیدی کو رہا کرایا جا سکتا ہے۔

۱۲۔ اگر کسی مسلمان کو حفاظت میں لیا جائے گا تو سب ہی اسکی حفاظت کریں گے۔

۱۳۔ اگر کسی پر ظلم ہوا تو سب مل کر اسکا مقابلہ کرینگے۔

۱۴۔ کوئی قبیلہ اکیلے سے دشمن سے کوئی معاہدہ نہیں کرے گا۔

۱۵۔ کوئی مسلمان دشمن قریش کی ملکیت کی حفاظت نہیں کرے گا۔

۱۶۔ کوئی مدینہ کا باشندہ دشمن قریش اور ان کے حامی لوگوں کی مدد نہیں کرے گا۔

۱۷۔ عیسائی اور یہودیوں کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے گا۔

۱۸۔ یہودیوں پر لازم ہوگا کہ وہ جنگ میں مسلمانوں کی مدد کرینگے۔

یہ تھیں میثاق مدینہ کے اہم نکات۔

۳۶۔ حضرت عائشہؓ کی رخصتی۔

ہجرت کے دوسرے سال میں مدینے میں حضرت عائشہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت اُن کی عمر نو سال تھی اور وہ بالغہ تھیں۔ آپ ﷺ کی عمر 53 سال تھی۔

Marfat.com

۳۷۔ جنگ کرنے کی اجازت۔

مدینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آئے ہوئے ایک سال ہو چکا تھا۔ اسلام کی تبلیغ جاری تھی لیکن مکہ کے دشمن قریش سے حملہ ہونے کا خطرہ لگا رہتا تھا۔قریش ان مسلمانوں پر جو مکہ میں پیچھے رہ گئے تھے ظلم وستم ڈھاتے چلے آرہے تھے۔ان خطروں کی حالت میں اللہ نے آپ ﷺ کو جنگ کرنے کی اجازت 2 ہجری میں مدینے میں دے دی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اجازت دی گئی ہے (جنگ کی) ان لوگوں کو جن سے جنگ کی جارہی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور بے شک اللہ اُن کی مدد پر ہر طرح قادر ہے'' (سورۃ البقرہ 2:217 اور سورۃ ال حج 22:39) اس اجازت کے بعد مدینے کے مسلمانوں نے مدینے کے گردونواح میں 6 سے 7 چھوٹے غزوات کیے تا کہ مدینہ محفوظ رہے۔

۳۸۔ قبلہ کے رخ کی تبدیلی۔

آپ کے مدینے میں آنے کے 6 مہینہ بعد (2 ہجری 8 فروری 623 A.D) کو مسجد قبلتین میں نماز کے دوران نئے قبلہ کا رخ یروشلم سے مکہ کی طرف بدلنے کی اللہ نے وحی بھیج دی جس پر حضور کے ساتھ سب نمازیوں نے بھی اپنا رخ بدل لیا (سورۃ بقراء 2:144) ''بے شک دیکھ رہے ہیں ہم (اللہ) بار بار اُٹھنا تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف۔سو پھیر دیتے ہیں ہم تمہیں اسی قبلے کی طرف جسے تم پسند کرتے ہو۔سو پھیر لو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف۔اور جہاں بھی ہوا کرو تم پھیر لیا کرو اپنے رُخ نماز میں اسی کی جانب......''۔

Marfat.com

۳۹۔ جنگ بدر

مکہ میں قریش پیچھے رہ جانے والے مسلموں کو تنگ کرتے تھے۔ اس وجہ سے کچھ مسلمان اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے خالی ہاتھ مدینے آ گئے تھے۔ پھر بھی کچھ مسلمان مکہ میں ہی پیچھے رہ گئے تھے۔ وہاں بھی قریش مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے۔ وہ مسلمانوں کو مکہ میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ مکہ کے قریش مدینے کے قبیلوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اُکساتے رہتے تھے تو اللہ نے حضور کو ان سے جنگ کرنے کی اِجازت دے دی۔ دیکھئے سورۃ بقراء 2:191 ''اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی نہ کرو۔ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا زیادتی کرنے والوں کو اور فتنہ زیادہ برا ہے قتل سے۔ اور نہ لڑو تم ان سے مسجد حرام کے قریب جب تک کہ نا لڑیں وہ تم سے وہاں۔ پھر اگر لڑیں وہ تم سے (وہاں) تو قتل کرو تم ان کو یہی ہے سزا ایسے کافروں کی'' ''قتل کرو انہیں جہاں بھی پاؤ تم اُنہیں۔ اور نکال دو تم اُنہیں جہاں سے نکالا ہو اُنہوں نے تم کو......'' دیکھئے سورہ الحج 22:39۔ ''اجازت دے دی گئی ہے (جنگ کی) ان لوگوں کو جن سے جنگ کی اجازت ہے۔ کیونکہ کے وہ مظلوم ہیں۔ اور بے شک اللہ اُن کی مدد پر ہر طرح قادر ہے''

مدینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا سال تھا کہ مکہ کے قریش کے دشمن سردار ابو سفیان کی قیادت میں 40 آدمیوں کا ایک تجارتی قافلہ ملک شام (سیریا) سے واپس مکہ لوٹ رہا تھا۔ قافلہ سمندر کے کنارے مکہ کی جانب جا رہا تھا۔ جس کے کئی اُونٹ تجارتی سامان سے لدے ہوئے تھے۔ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ظاہر کیا کہ اس قافلے کو قبضے میں لے لیا جائے تا کہ اہل مکہ پر اہل مدینہ کا رعب قائم ہو جائے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم 313 مجاہدین (86 مہاجر باقی انصار) 70 اُونٹ اور 3 گھوڑے لے کر 80 میل دور بدر کی طرف تین دن پہلے ہی روانہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کے قافلہ کے پاس اسلحہ بہت کم تھا۔ بدر پہنچنے پر آپ ﷺ نے سب سے پہلے پانی کے کنوؤں کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ جب ابوسفیان کا قافلہ بدر کے میدان پہنچا اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارادے کی خبر ہوئی تو اس نے ایک تیز رفتار سوار کو مکہ روانہ کیا تا کہ مکہ کے قریش اپنے مسلح افراد لے کر فوراً بدر پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک قافلے کو لوٹنا محض ایک عذر تھا۔ مقصد تو مکہ والوں کو شکست دینا تھا۔ تا کہ دشمن پر اپنی ہیبت بیٹھائی جائے۔ اس واقعہ کے کچھ عرصے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ بدر میں فتح یابی کی نوید بھی دے دی تھی۔ بدر میں مکہ سے ایک ہزار (1000) مسلح افراد ابوجہل کی قیادت میں آ گئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ۳۱۳ جانباز دشمن کو نیچا دیکھانے کے لئے تیار تھے۔ اس وقت خوب بارش بھی ہوئی۔ سورہ الانفال 8:11 ''جب تاری کر رہا تھا وہ تم پر غنودگی تسکین کے لیے اپنی طرف سے اور نازل کر رہا تھا تم پر آسمان سے پانی۔ تا کہ پاک کر دے تمہیں اس سے اور دور کر دے تم سے نجاست شیطان کی اور مضبوط کر دے تمہارے دلوں کو اور جما دے اس سے تمہاری قدم'' جنگ رجب کے حرمت والے مہینے میں دو ہجری بروز جمعہ (یعنی 3 1 مارچ A.D. 624ء کو ہوئی)۔ (سبب کے لیے دیکھئے

Marfat.com

سورۃ بقرہ 2:217) مسلمانوں کو اونچے نیچے ٹیلوں کی روکاوٹ کی وجہ سے دشمن کی نفری بہت کم نظر آتی تھی۔ اللہ چاہتا تھا کہ یہ جنگ فیصلہ کن ہو۔ دیکھئے قرآن سورۃ ال انفال 8:17 ''پس حقیقت یہ ہے کہ نہیں قتل کیا تم نے انہیں بلکہ اللہ نے قتل کیا انہیں۔ اور نہیں پھینکی تھی تم نے وہ ریت ان پر جو پھینکی تھی تم نے، بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ اور یہ اس لئے تھا کہ گذارے اللہ مومنوں کو اپنی طرف سے ایک بہترین آزمائش سے۔ یقیناً اللہ ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ آپ ﷺ اپنے رب کے سجدہ ریز ہو کر دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! اگر یہ مٹھی بھر جماعت آج ختم ہوگئی تو قیامت تک آپکی عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اللہ آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کیجئے''۔ دیکھئے قرآن سورۃ انفال 8:8-10 '' تو اس نے تمہاری فریاد سن لی (اور فرمایا) بیشک میں مدد دونگا تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار آتے چلے جائیں گے''۔ دشمن قریش بری طرح ہار گئے۔ دشمن کے 70 افراد ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کے 14 بہادر مجاہدین شہید ہوئے۔ ابو جہل مارا گیا۔ بہت سے دشمن کے لوگ قید میں آگئے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چچا عباس بھی قید میں آگئے۔ مکہ کے قریش دشمنوں کی یہ پہلی ہار تھی۔ 313 صحابہ کرام کی بے مثال نظم وضبط اور جذبہ شہادت پنہاں تھا۔ جنگ بدر کی فتح سے مسلمانوں نے دشمن پر اپنا رعب قائم کردیا۔ رسول اللہ نے پانچ واں حصہ نکال کر باقی سب مال غنیمت مجاہدین کے درمیان تقسیم کردیا (دیکھئے سورہ ال نفال 8:41) مدینے میں یہودیوں کو مسلمانوں کی کامیابی اچھی نہیں لگی اور انہوں نے مکہ کے

Marfat.com

قریش سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے سے باہر نکالنے کے لئے خفیہ سازشیں شروع کردیں۔

۴۰۔ قریش نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے مارنے کا منصوبہ بنایا۔

بدر کی ہار نے مکہ کے قریش کو اتنا مشتعل کردیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے مارنے کی دوسری تیاری کرنے لگے۔ عمیر بن وہب اور سفیان ابن اُمیّہ زہریلی تلوار لے کر مدینہ پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو پہلے ہی بتادیا کہ ان کا خفیہ منصوبہ کیا تھا۔ یہ سن کر عمیرؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ بھی کرنے لگے

۴۱۔ جنگ اُحد۔

بجائے اس کے کہ مکہ والوں کا حوصلہ بدر کی جنگ کے بعد پست ہوتا، مکہ کے لوگوں میں انتقام کی آگ مزید بھڑک اُٹھی کیونکہ ان کے کاروبار اور ان کی عزت آبرو پر گہرا اثر پڑ گیا تھا۔ اس لئے مکہ میں ابوسفیان نے بدر کے اگلے سال ہی (تین ہجری میں) جنگ کی تیاری شروع کردی قبیلوں کو اکٹھا کیا اور مدینے کی طرف چل پڑا اس کے ساتھ 3000 سپاہی کئی اُونٹ اور کئی گھوڑے تھے۔ اس جنگ میں یہودیوں نے قریش سے ملی بھگت کی تھی۔

اِدھر مدینے کو بچانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں سے صلاح مشورہ کرنا شروع کردیا۔ کچھ نے کہا کہ مدینے کی دیواروں کے پیچھے سے دفاع کرینگے اور کچھ نوجوانوں نے کہا کہ ہم احد کے پہاڑ پر جا کر دشمن کا

Marfat.com

مقابلہ کرینگے ۔آخر کار فیصلہ اُحد کی پہاڑی کا ہی ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 1000 مجاہدین کا دستہ تیار کیا۔23 مارچ 625 A.D. کو جنگ اُحد ہوئی۔ جنگ شروع ہوتے ہی عبداللہ بن اُبی اپنے 300 ساتھیوں کو لیکر مدینے واپس چلا گیا۔حضور کے پاس اب صرف 700 مجاہدین رہ گئے۔آپ ﷺ کی طاقت کمزور ہوگئی عبداللہ بن ابیّ غدّار نکلا وہ منافق تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی حکمت عملی کے تحت 50 تیر اندازوں کے ایک دستے کو وادی کے راستے سے دشمن کے حملے کو روکنے کے لئے اونچی پہاڑی پر تعینات کیا تھا۔اور حکم دیا تھا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں تم اپنی چوکی سے نہ ہٹنا۔

جنگ کے شروع شروع میں مسلمانوں کو فتح ہو رہی تھی۔یہ دیکھ کر 50 تیر اندازوں نے غلطی سے اپنی چوکی چھوڑ دی اور سمجھا کے جنگ ختم ہوگئی ہے اور وہ نیچے اُتر آئے۔انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔جیسے ہی وادی کا راستہ غیر محفوظ ہوا تو ابوسفیان نے وادی سے دوبارہ حملہ کر دیا۔اس کے دائیں بازوں جنرل خالد بن ولید اور بائیں بازو ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بن ابو جہل تھا۔

مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو بھاری جسم کی تھی اور جس کی شکل ڈراؤنی تھی، میدان جنگ میں ڈھول بجا رہی تھی ۔جنگ ختم ہوتے ہی ایک وحشی اُٹھا اور شہید حضرت حمزہؓ کا پیٹ پھاڑا، جگر نکالا اور ہندہ کے پاس لایا۔جسے ہندہ نے چبایا۔بعد میں ہندہ نے حضرت حمزہؓ کی ناک، کان کاٹ ڈالے۔اس جنگ میں

Marfat.com

75 مسلمان مجاہدین شہید ہوئے اور دشمن قریش کے 22 لوگ مارے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔ اور خون بہا۔ پیر میں چوٹ بھی آئی۔ جنگ احد کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''اور بیشک تم تمنّا کیا کرتے تھے موت کی اس (جنگ) سے پہلے کے دو چار ہو تم اس سے۔ لو تو وہ (موت) تمہارے سامنے ہے۔ اور تم نے اسے کھلی آنکھوں سے دیکھ بھی لیا'' مسلمانوں کی ابتدائی فتح شکست میں تبدیل ہوگئی۔ قریش سمجھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا تو شہید ہوگئے ہیں۔ یا بہت زخمی ہوگئے ہیں۔ وہ خوش خوش مکہ واپس چلے گئے۔ مسلمانوں نے اپنے شہیدوں کو دفن کر دیا۔ مسلمانوں کی اُحد میں اس شکست کے دو اسباب تھے ایک یہ کہ منافق عبداللہ بن اُبی کا عین وقت پر جنگ سے فرار ہونا اور دوسرا 50 تیر اندازوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرنا۔ ان دو وجوہات کی وجہ سے جیتی ہوئی بازی ہار میں تبدیل ہوگئی۔ مسلمانوں میں یہ خبر بھی پھیل گئی کہ حضور اس جنگ میں شہید ہوگئے ہیں۔ اس پر یہ آیت ال عمران 3:144 نازل ہوئی۔ ''اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول۔ بے شک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں؟ اور جو پھرے گا اُلٹے پاؤں تو ہر گز نہیں نقصان پہنچائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی۔ اور ضرور جزا دے گا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو''۔

(نوٹ: 8 سال بعد جب حضور کی واقعی وفات ہوگئی تو حضرت ابو بکر نے یہی آیت لوگوں کو سنائی۔ رسول تو آتے جاتے ہیں لیکن اللہ تو ہمیشہ زندہ رہتا ہے)

Marfat.com

اس جنگ میں حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے والد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اور اپنے شوہر حضرت علی کی تیمارداری کی تھی۔

۴۲۔شراب پر پابندی۔

اس پر اللہ تعالیٰ کے تین فرمان ہیں۔

(الف) پہلا فرمان: ''وہ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اگر چہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ نفع بھی ہے لیکن ان کا گناہ ان کے منافع سے بہت بڑا ہے''
(سورل البقرہ 2:219)

(ب) دوسرا فرمان: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔'' (سورہ ال نساء 4:43)

(ت) تیسرا فرمان: ''اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور یہ بتوں کی قربان گاہیں اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے بچتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ......'' (سورۃ ال معائدہ 5:90-93)

یہ حکم غزوہ اُحد کے کچھ عرصے بعد آیا۔ یہ حکم سنتے ہی جس کے ہاتھ میں شراب کا پیالا تھا اس نے اسے زمین پر دے مارا۔ شراب کے مٹکے توڑ دیئے۔ چمڑے کی مشکوں کو پھاڑ ڈالا۔ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور کی تربیت کا یہ اثر تھا۔ کیا دنیا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کی اس سے بہتر مثال پیش کر سکتی ہے؟

Marfat.com

۴۳۔ جنگ خندق۔

اُحد کی جنگ کے بعد مزید دو سال گزرے تھے (یعنی ہجرت کا پانچواں سال تھا) کہ مدینے کے یہودی قبیلے بنونضیر نے مکہ کے قریش کو مدینے پر پھر حملہ کرنے کی نئی خفیہ دعوت دی اور وعدہ کیا کہ مدینے کے اندر رہ کر وہ ان کی خفیہ طور سے مدد کریں گے۔ لہٰذا پہلے اگر اہل مکہ تین ہزار کی تعداد میں میدانِ اُحد میں کودے تھے' تو اب یہودیوں کی شہ پر وہ دس ہزار کی مسلح فوج لیکر مدینے کی جانب چل پڑے اس جنگ میں قریش نے کئی اور دشمن قبیلوں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ یہ حملہ آور مدینے کی کل آبادی سے بھی زیادہ تھے۔ مقابلے پر مسلمانوں کی تعداد بہرحال تین ہزار سے کچھ زیادہ نہ بڑھ سکی تھی۔ چونکہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اور مسلمانوں کی بہت کم تھی لہٰذا کھلے میدان میں جنگ کرنا ٹھیک نہ تھا۔

اس موقعہ پر حضرت سلمان فارسیؓ کی ایک جنگی حکمت عملی مسلمانوں کے بہت کام آئی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ ایسے موقعوں پر ایرانی میدانِ جنگ کے بیچ میں ایک طویل خندق کھود دیتے تھے جو دونوں افواج کے درمیان وسیع خلیج کا کام دیتی تھی۔ آپ ﷺ کا یہ مشورہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا اور خندق کی کھدائی کروائی جس میں آپ ﷺ نے خود بھی بنفسِ نفیس حصہ لیا۔ یہ خندق 6 فٹ چوڑی اور 7½ فٹ گہری تھی۔ مدینہ تین طرف سے لاوا پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ دشمن کے آنے کا ایک ہی راستہ تھا۔ مدینے کا محاصرہ 31 مارچ 627 A.D. کو شروع ہوا اور 4 ہفتہ جاری رہا۔ خندق اتنی چوڑی تھی کہ قریش اسے پار کرنے

Marfat.com

میں ناکام رہے۔ وہ بس دوسرے کنارے ہی سے تیراندازی کرتے رہے ۔لیکن آخری دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسی تیز اور یخ ٹھنڈی ہوائیں مسلسل چلائیں کہ ان کے خیمے اُڑ گئے، چولھے بجھ گئے۔ ان کے حوصلے پست ہونے لگے اور وہ اپنا ساز و سامان لپیٹ کر مدینے سے چار ہفتوں کے بعد ناکام ہو کر مکہ واپس لوٹ گئے۔ اس جنگ میں مسلمان محاصرے کی طوالت سے مایوس ہونے لگے تھے سخت سردی اور شدت بھوک نے ان کو بددل کر دیا تھا۔ صحابہ کرام تین تین دن تک بھوک سے نڈھال ہو گئے تھے اور آپکو اپنا شکم دکھاتے تھے جن پر بھوک کی وجہ سے پتھر بندھے ہوتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ نے اپنا شکم دکھایا جس پر دو پتھر بندھے تھے۔ جنگ میں یہودیوں نے در پردہ بہت شرارت خیز حصّہ لیا تھا۔ وہ باغی تھے وہ چال باز تھے۔ بہر حال دشمن مدینے کو فتح نہیں کر سکے۔ دو سو مسلمانوں کا جتھا خندق کے ساتھ ساتھ گشت کرتا رہتا تھا اور نعرہ تکبیر کے نعرے لگاتا رہتا تھا۔ جنگ خندق نے مزید ثابت کیا کہ اسلام کی شمع کو اب کوئی گروہ بھی نہیں بجھا سکتا۔ (دیکھئے قران سورہ احزاب 33:1-27) چونکہ اس جنگ میں باقاعدہ جنگ نہیں ہوئی تھی اس وجہ سے جانی نقصان کم ہوا تھا۔ اس مہم میں صرف 6 مسلمان مجاہدین شہید اور 10 دشمن مارے گئے تھے۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینے کے تینوں یہودی قبائل، بنو قریظہ، بنو نضر اور بنو قینوقاع کا محاصرہ کیا جائے کیونکہ یہودیوں نے دستخط شدہ میثاقِ مدینہ کی بار بار صریح خلاف ورزی کی تھی جس کی ایک شق یہ تھی کہ اگر باہر سے کوئی گروہ مدینے پر حملہ آور ہو گا تو شہر کے تمام قبائل مل کر اپنے شہر کا

Marfat.com

دفاع کریں گے ، لیکن یہودیوں نے مدینے کے اندر سے سازش کی۔ غداری کی۔ بغاوت کی۔ معاہدے کی خلاف ورزی کی۔

۴۴۔ یہودیوں کی غدّاری، چال بازیاں۔

شروع شروع میں مدینے کے یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے میں آمد پر کوئی اعتراض تو نہیں کیا۔ لیکن آپ ﷺ کو پیغمبر ماننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ آپ ﷺ حضرت اسحاق علیہ سلام کی نسل سے نہیں تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سود لینے اور انکی دوسری برائیوں سے دور رہنے کو کہا تو وہ آپ ﷺ کے خلاف ہو گئے۔ یہودی آپ ﷺ کو مدینے میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ اب اُنہوں نے مکہ کے دشمن قریش لوگوں سے خفیہ رابطے قائم کرنا شروع کر دیئے۔ نفرت، بغض اور دشمنی ان کے دلوں میں تھی۔ یہودیوں نے اب مدینے میں فتنہ پھیلانا شروع کر دیا یہاں تک کے انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بد کلامی کا رویہ بھی اختیار کیا۔ میثاق مدینہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مکہ کے دشمن قریش کو خفیہ دعوت دینا شروع کر دیا کہ وہ آئیں اور مدینے پر حملہ کریں ہم (یہودی) قریش کی مدد کریں گے۔ مکہ کے قریش ویسے ہی بدر کی جنگ میں ہار چکے تھے۔ یہودیوں کی اس دعوت سے ان کے ارادے اور مضبوط ہو گئے۔ یہودیوں کی شہ پر قریش نے جنگ اُحد کی اور پھر جنگ خندق کی۔ ان دونوں جنگوں میں یہودیوں نے قریش کا ساتھ دیا تھا اور مسلمانوں سے دغا بازی کی تھی اور میثاق مدینہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ اُن کا یہ رویہ انتہائی بے وفائی اور غداری کا تھا۔

Marfat.com

۴۵۔ مدینہ میں یہ تین یہودی فرقے تھے۔

(الیف) بنوقینوقاع (ب) بنونضیر (ت) بنوقریظہ

(الیف) بنوقینوقاع نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کھلّم کھلّا بغاوت کی تو ان کی آبادی پر مسلمانوں نے 15 دن تک حملہ کیا۔ یہودیوں نے مغلوب ہوکر ہتھیار ڈال دیئے۔ میثاق مدینہ کی خلاف ورزی کرنے پر غدّاری کے الزام پر ان کو مدینے سے نکال دیا گیا۔ وہ شمال میں 100 میل دور مقام خیبر چلے گئے۔

(ب) دوسرا یہودی فرقہ بنونضیر کا تھا۔ وہ بھی غدّار تھے۔ ان کی دشمنی حضور سے اس قدر تھی کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں زہر ملایا تھا۔ اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آئندہ میثاقِ مدینہ پر قائم رہنے پر ایک اور موقع دیا تھا۔ لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے ان کی آبادی پر حملہ بول دیا۔ وہ بھی مغلوب ہوئے اور ہتھیار ڈال دیئے۔ ایسے غدّار اور فتنہ پرور خطرناک فرقوں کا اب مدینہ میں رہنا ٹھیک نہیں تھا۔ وہ بھی غدّاری کے الزام میں مدینے سے نکال دیئے گئے۔ وہ بھی شمال کی طرف خیبر چلے گئے۔

(ت) تیسرا فرقہ بنوقریظہ کا تھا۔ وہ بھی غدّار نکلے۔ ان کا کردار جنگ اُحد میں انتہائی غدّاری اور دغابازی کا تھا۔ انہوں نے دشمن قریش کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف ملی بھگت کی تھی۔ تاہم اس فرقہ نے حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی تھی اور آئندہ بہتر رویئے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی جھوٹے نکلے۔ اگلی جنگ خندق میں پھر ان کا کردار غدّاری اور سرکشی کا تھا۔ انہوں نے پھر اس بار بھی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست ہو اور وہ مکہ چھوڑ دیں۔ انہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر تو مدینہ کے اندر سے رہ کر دغابازی کی تھی اور قریش کے ساتھ خفیہ سازش کی تھی۔ لہٰذا غداری کے الزام میں انہیں بھی مدینے سے باہر نکال دیا گیا اور وہ بھی شمال کی طرف خیبر چلے گئے۔ یہودی آخر یہودی ہی ہیں۔ وہ اپنے قول، فعل اور قسموں پر کم ہی قائم رہتے ہیں۔ یورپ کی قدیم تاریخ بھی اس بات کی گواہ ہے۔

۴۶۔ حضرت عائشہؓ پر بہتان۔

غزوہ خندق کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دفاع کے لیے دو حملے شمال کے جانب کئے۔ حضور جب اپنے لشکر کے ساتھ غزوہ سے واپس آرہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک جگہ پڑاوڈالا۔ حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اپنی حاجت کے لئے وہ دور چلی گئیں تھیں۔ ان کے گلے میں ان کی بہن کا ہار تھا جو کہیں گر گیا۔ ہار ڈھونڈنے میں اتنی دیر ہوگئی کہ حضور ﷺ کا لشکر آگے جا چکا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیٹھ گئیں کہ کوئی تو ان کو لینے آئے گا۔ تو ایک صحابی حضرت صفوانؓ بن معطل جو پیچھے رہ گئے تھے، انھوں نے حضرت عائشہ کو اونٹ پر بیٹھا کر اور خود پیدل چل کر حضرت عائشہ کو مدینے پہنچا دیا۔ ادھر مدینے مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن عبداللہ بن اُبیٔ نے حضرت

Marfat.com

عائشہؓ کے خلاف (نعوذ باللہ) بدکاری کی تہمت پھیلادی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے خاموش رہے۔ خاموشی بھاری پڑ رہی تھی۔ حضرت عائشہؓ بیمار تھیں اور اپنی والدہ کے گھر تھیں۔ انہیں اس افواہ کی کوئی خبر نہیں تھی جب انہیں خبر ہوئی تو بہت روئیں کچھ دن روتے روتے گذر گئے اور کہا میرے لئے صبر ہی بہتر ہے۔ کچھ عرصے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے کہا اے عائشہؓ اللہ نے تمہیں بری کر دیا ہے (دیکھئے سورہ نور 24:26) اس کے بعد بدکاری کی تہمت لگانے والوں کو اللہ کے حکم سے اسّی اسّی کوڑوں کی سزا دی گئی۔سورہ نور 24:4 ''اور وہ لوگ جو تہمت لگا ہیں پاک دامن عورتوں پر۔ پھر نہ لاسکیں وہ چار گواہ تو کوڑے مارو انہیں اسّی (۸۰) کوڑے۔ اور نہ قبول کروان کی گواہی کبھی بھی۔ اور یہی لوگ ہیں فاسق۔مگر وہ جو توبہ کرلیں اس کے بعد اور اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ ہے معاف فرمانے والا۔رحم کرنے والا''۔

۴۷۔ صلح حدیبیہ۔

ہجرت کے چھٹے سال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے 1400 صحابہ کرامؓ کے ساتھ غیر مسلح حالت میں عمرہ کے لیے مکہ روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے (سورۃ البقرہ 2:196)۔اس مہینے ذی القعد میں جنگ وجدال ویسے ہی ممنوع تھا (سورۃ البقرہ 2:194)۔اس لئے مکے کی جانب بغیر اسلحے کے روانگی کا مطلب عمرے کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ (دیکھئے سورہ الفتح 48)

Marfat.com

لیکن مکے سے پہلے ''حدیبیہ'' کے ایک گاؤں کے پاس اہل قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو مکہ جانے سے ہی روک دیا۔ حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ بھیجا کہ قریش سے کہو کے ہم لڑنے نہیں آئے ہیں۔ صرف عمرہ کرنے آئے ہیں۔ حضرت عثمان کو مکہ سے واپس آنے میں تین چار دن لگ گئے۔ ادھر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کے انہیں قریش نے قتل کر دیا ہے۔

پھر حضور نے صحابہ کرام سے بیعت لی۔ اس بیعت کا نام بیعت رضوان ہے۔ دیکھئے سورہ اَلُ فتح 48:18۔ چار دن بعد حضرت عثمان حدیبیہ واپس آگئے۔

حدیبیہ میں چار دن کے جبری رکاوٹ کے بعد مکہ کے قریش اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جس کے مندرجہ ذیل 4 نکات تھے۔

(الف) اہل مدینہ کو اس سال مکے میں عمرے کی اجازت نہیں دی جائے گی اس لئے وہ لوگ واپس مدینہ لوٹ جائیں۔ (اس شق کے تحت قریش نے اپنی برتری دکھائی اور حاکمیت جتائی)۔

(ب) اگلے سال تھوڑے مسلمانوں کو مکے آنے کی اجازت ہو گی لیکن انہیں وہاں تین دن سے زیادہ قیام کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

(ت) مستقبل میں اگر کبھی کوئی مکی فرد مدینہ جا کر آباد ہونا چاہے تو اسے واپس مکہ بھیج دیا جائے گا۔ لیکن مدینے کا کوئی شہری اگر مکہ آ کر رہنے کا ارادہ ظاہر کرے، تو اسے مدینہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

(ث) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ والوں کے درمیان دس سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ بھی طے پایا۔

Marfat.com

اس معاہدے سے حضور ﷺ کی دور اندیشی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ دشمن قریش کو ایسا کوئی بہانہ نہیں دینا چاہا جس سے خون خرابہ ہو جائے۔

آپ ﷺ نے حضرت علی کو بلایا اور معاہدہ لکھنے کو کہا۔ جیسے ہی عبارت ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' لکھا گیا تو فوراً قریش نے کہا یہ رحمان کون ہے ہم نہیں جانتے۔ اس اعتراض پر حضور ﷺ حضرت علی کو کہا کہ اچھا اس لفظ کو نکال دو۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ املا لکھوایا ''یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ اور قریش کے درمیان طے پایا ہے۔ فوراً قریش نے کہا ہم آپ کو رسول نہیں مانتے اس لیے لفظ رسول کو مٹا دو۔ لیکن حضرت علیؓ کو گوارا نہیں ہوا۔ اس پر نبی ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا۔ بعد باقی شرطیں رکھی گئیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے خون خرابے سے بچا لیا۔

۴۸۔ اس معاہدے پر مسلمانوں کی مایوسی۔

(الف) مسلمانوں کا خیال تھا کہ معاہدے کی شقیں غیر منصفانہ ہیں۔ (حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ معاہدے کے اندر کئی فوائد از خود پوشیدہ تھے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمانوں کو بھی اب ایک مساوی قوت کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور دوسرا خون خرابہ سے بچنا۔

(ب) معاہدے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پُر امن شخصیت کا اظہار ہوتا ہے۔ یعنی یہ کہ خون بہانے سے پرہیز۔ یہ آپ ﷺ کی پہلی ترجیح تھی۔ اس سے پہلے تمام تر فیصلے جنگیں ہی کیا کرتی تھیں۔ عدم جنگ کے معاہدے

Marfat.com

سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی حیثیت بلند تر، اور دور اندیشی ثابت ہوتی ہے۔ جبکہ معاہدے سے دونوں فریقوں کے درمیان گفت وشنید کے دروازے بھی کھل گئے۔ مکے اور مدینے کے لوگوں کا باہم آنا جانا شروع ہو گیا' اگرچہ رہائش پر پابندی تھی۔ چونکہ یہ سب لوگ (مسلم اور کافر) ایک دوسرے کے رشتے دار بھی تھے' اس لئے مکے کے لوگ جب اپنے احباب سے ملنے مدینے آتے تھے تو اسلام کے طرزِ حیات کو قریب سے جانچنے اور پرکھنے کا انہیں زیادہ موقع ملتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی اشاعت میں خود بخود تیزی آنے لگی اور پہلے سے بھی کہیں بڑی تعداد تیزی سے مسلمان ہونے لگی۔ اُصول یہ ہے کہ جہاں بھی سکون و امن و امان والی صورت حال ہو گی' وہاں اسلام تیزی سے پھیلے گا۔ سورۂ فتح (48:18) میں اس صلح کو "بیعت رضوان" اور **فتحاً مُبینا** یعنی ایک کھلی فتح قرار دیا گیا ہے۔

(نوٹ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مقیم تھے اور مکے کا وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات میں مصروف تھا۔ وفد کے انہی لوگوں نے مکہ واپس جا کر اقرار کیا کہ ہم نے قیصر و کسریٰ کے درباروں کی شان و شوکت دیکھی ہے لیکن جو عزت و احترام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نے حدیبیہ میں دیکھا ہے، ایسی مثال ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی)

Marfat.com

۴۹۔ آپ ﷺ نے قریبی حکومتوں کو اسلام کی دعوت دی۔

مدینے واپس آنے کے بعد آپ ﷺ نے قریبی حکومتوں کو خط لکھ کر 8 ہجری میں اسلام کی دعوت دی جس میں حبشہ، مصر، ایران، اور شام کے رومی حکمران شامل تھے۔ ان خطوط پر آپ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کی مہر ہوتی تھی جس پر۔ اللہ۔ رسول۔ محمد لکھا ہوا تھا۔

۵۰۔ جنگ خیبر۔

یہودیوں نے مدینے میں جب مسلمانوں کے خلاف غدّاری کی تھی تو مدینے سے تینوں قبیلے باہر نکال دیئے گئے تھے۔ یہ یہودی مقام خیبر چلے گئے تھے۔ جو مدینے سے 100 میل شمال میں ہے۔ یہودیوں نے خیبر سے بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں تھیں۔ وہ مدینے کے کچھ مشرکوں سے ملے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے خیبر پر حملہ کیا اور یہودیوں کے ایک کے بعد دوسرے آٹھوں (8) قلعے فتح کر لئے۔ ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کو دعوت دی اور زہریلا بھنا گوشت کھانے کو پیش کیا۔ آپنے جیسے ہی اُسے چکھا تو منہ سے فوراً باہر نکال دیا۔ اس عورت کو بلوایا گیا اور پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا اگر آپ ﷺ بادشاہ ہیں تو مجھے آپ ﷺ سے نجات مل جائیگی اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ ﷺ کو اس زہر کی خبر پہنچ جائیگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔

Marfat.com

۵۱۔ آپ ﷺ نے عمرہ قضا کیا۔

صلح حدیبیہ 6 ہجری میں ہوئی۔ دوسرے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 2000 مسلمانوں کو لیکر عمرہ قضا کیا۔ قریش سے خطرے کے خاطر ہتھیار لے لیے۔ مکہ کے مشرکین مسلمانوں کی عمرے کی کاروائیاں دیکھنے کو اپنے گھروں سے نکل کر آس پاس کی پہاڑیوں پر جا بیٹھے۔ لبیک کے نعرے گونج رہے تھے۔ لبّیک اللّٰھُمَّ لبّیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا، حجرے اسود کو بوسہ دیا، سعی کی، قربانی کی، سر منڈوایا اور تین دن بعد مدینے واپس آ گئے۔

۵۲۔ فتح مکہ۔

صلح حدیبہ کے معاہدے کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے قریش کے درمیان میں دس سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ طے پایا تھا۔ اُس وقت مکہ میں دو قبیلے تھے ایک مسلمان اور دوسرا کافر۔ ان دونوں قبیلوں میں برسوں سے دشمنی چلی آ رہی تھی۔ معاہدے کے دو سال بعد ہی کافر قبیلے بنو بکر نے مسلمان قبیلے خزاء پر رات کو اچانک حملہ کر دیا۔ ان کا ایک شخص مارا بھی گیا۔ جب مدینے میں حضورؐ کے پاس اس معاہدے کی خلاف ورزی کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مدینے سے 10,000 ہزار کا لشکر لے کر مکہ پر حملہ کر دیا۔ مکہ میں اعلان کر دیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم 10,000 ہزار کا جنگی لشکر لیکر مکہ کے قریش پر حملہ کرنے آ رہے ہیں۔ ڈر کے مارے مکہ والے اپنے گھروں

Marfat.com

میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ؐ نے خانہ کعبہ سے 360 بت مسمار کیئے۔ قرآن میں ان نو بتوں کے نام ہیں۔

(۱) بعل (37:125)۔ (۲) لات (53:19)۔
(۳) منات (53:20)۔ (۴) سوآع (71:23)۔
(۵) عزّیٰ (53:19)۔ (۶) ود (71:23)۔
(۷) یغوث (71:23) (۸) یعوق (71:23)۔
(۹) نسر (71:23)

(ابراہیم علیہ السلام نے بھی بڑے بت کو توڑا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی سونے کے گائے کے بچھڑے کو توڑ ڈالا تھا)

مکہ آٹھ ہجری میں فتح ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ اسود کو بوسا دیا اور طواف کیا۔ قریش سے خانۂ کعبہ کے دروازے کی چابی لی۔ خانہ کعبہ کے اندر گئے پھر 8 رکعات نماز شکرانہ پڑھی۔ پھر عام معافی کا اعلان کیا۔ کہا جاؤ تم سارے کے سارے آزاد ہو۔ انسانی تاریخ میں خندا پیشانی کا اس سے بہتر کوئی نمونہ نہیں ہے۔ اور کہا ''حق آ گیا ہے اور باطل مٹ گیا ہے۔ یقیناً باطل تو مٹ جانے والی چیز ہے'' دیکھئے سورہ بنی اسرائیل 17:81۔ حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دی۔ اطراف کے بتوں اور صحرا میں رکھے بتوں کو بھی مسمار کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم 19 دن بعد مدینے واپس آ گئے۔

Marfat.com

۵۴۔ معرکہ موتہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط لکھوا کر شمال میں رومی گورنر کے پاس ایک ایلچی صحابیؓ کے ہاتھ بھیجا۔ رومی گورنر نے اس ایلچی کی گردن کاٹ ڈالی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 3000 ہزار کا لشکر بھیجا۔ رومی لشکر ایک لاکھ کا تھا۔ جنگ شروع ہوئی مسلمانوں کا لشکر وادی میں پیچھے ہٹا۔ دشمن سمجھا کوئی فوجی چال ہے۔ دوسرے دن مسلمانوں نے اپنے لشکر کی پیچھے کی صف کو آگے کر دیا اور آگے کیصف کو پیچھے کر دیا۔ دشمن سمجھا کہ مسلمانوں کا اب ایک نیا دستہ بھی آ گیا ہے اس لئے وہ آگے نہیں بڑھے اور پھر مزید جنگ نہیں ہوئی اور مسلم لشکر مدینے واپس آ گیا۔ اس جنگ میں 12 مسلمان شہید ہوئے۔ رومیوں کے مرنے والوں کی تعداد کا علم نہ ہو سکا۔

۵۵۔ غزوہ حنین۔

جب مکہ فتح کر لیا اور 360 بتوں کو وہاں سے مسمار کر دیا گیا۔ تو مکہ شہر کے گرد و نواح کے دوسرے مُشرک قبیلوں میں غصہ اور ناراضگی کی آگ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے 10 میل دور وادی حنین میں بڑے بڑے پتھروں کی آڑ میں اپنے مورچے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے بنا لئے۔ ادھر مکہ سے حضور ﷺ اپنا 12,000 ہزار کا لشکر لے کر حُنین کی وادی میں جا پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر حنین کی وادی میں جیسے ہی داخل ہوا تو دشمن نے پتھروں کے پیچھے سے یکا یک مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی جس سے مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پکارا اور

Marfat.com

دوبارہ اکٹھا کیا۔ پھر جنگ دوبارہ شروع ہوئی۔ دشمن بھاگ گئے۔ بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ اب مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مخالف باقی نہیں رہا۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 61 سال تھی۔

۵۵۔ غزوہ طائف۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس چلے گئے اور حنین والے کچھ دشمن طائف شہر بھاگ گئے۔ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف پر حملہ کیا۔ دشمن کا قلعہ فتح کیا۔ دشمن نے پناہ مانگی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 61 سال تھی۔

۵۶۔ غزوہ تبوک۔

مدینے کے شمال میں ابھی رومی طاقت باقی تھی جو مسلمانوں کو بار بار تنگ کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس خطرے سے بھی نمٹنے کا فیصلہ کیا۔ سخت گرمی کا زمانہ تھا۔ کچھ مسلمانوں نے نہ جانے کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانے بنانا شروع کردیئے۔ کہا کہ گرمی بہت سخت ہے۔ ہمیں کھجور کے پھل اُتارنے ہیں۔ سواری کم ہے وغیرہ وغیرہ۔ کچھ ایمان والے جانا چاہتے تھے۔ لیکن ان کے پاس سواری کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے (سورہ توبہ 9:49, 9:92) پیچھے رہ جانے والوں میں تین صحابیؓ ایسے بھی تھے جو جانے کا فیصلہ نہیں کرپائے تھے اور مدینے میں پیچھے رہ گئے تھے (1) حضرت کعبؓ بن مالک (2) حضرت مرارہؓ بن ربیع (3) اور حضرت ہلال بن امیہ ۔ حضور ﷺ جب تبوک پہنچے تو رومیوں میں خوف طاری ہوگیا۔ اُن کے گورنر نے جنگ کے بجائے صلح نامے پر دستخط کردیئے۔ وہ ہدیہ دینے پر بھی راضی ہوگئے۔

تبوک سے واپسی پر دشمن کے لوگوں نے راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر

Marfat.com

حملہ کیا۔حضور کو جان سے مارنے کا یہ تیسرا حملہ تھا۔آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حُذیفہؓ نے دشمن کو مار بھگایا۔اور آپ کے عالی مرتبت ''رازداں'' کہلائے۔رومی ہی اسلام کے سب سے طاقت ور دشمن تھے۔انہیں شکست دینے کے بعد اب مسلمانوں کا کوئی بڑا دشمن باقی نہیں رہا۔ادھر مدینے میں جو 3 صحابہ آپ ﷺ کے ساتھ نہیں گئے تھے اور پیچھے رہ گئے تھے ان سے حضور ﷺ 50 دن تک ناراض رہے۔اس لئے ان تینوں کے لئے دنیا سمٹ کر رہ گئی تھی۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی اور معاف کر دیا۔(سورہ توبہ 9:118)۔اب عرب میں اسلام کے خلاف اور کوئی طاقت باقی نہیں رہی تھی۔

۵۷۔ مسجدِ ضرار۔

مدینے کے کچھ منافقوں نے مسجد نبوی سے کچھ دور ایک مسجد شرارت اور جھوٹ کی بناء پر بنائی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے مکہ واپس آئے تو آپ ﷺ کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت دی گئی۔آپ ﷺ نے انکار کر دیا اور مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے منع کیا۔کیونکہ وہ مسجد نیکی اور تقویٰ پر نہیں بنی تھی۔بعد میں اس کو ڈھا دیا گیا۔(سورہ توبہ۔9:109-110)

۵۸۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا حج اور حضرت علیؓ کا اعلان۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 9 ہجری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت علیؓ کے ساتھ حج کرنے کو مدینے سے مکہ روانہ کیا۔حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وہاں مسلمانوں کو حج وعمرہ کے آداب، طریقے اور تربیت دی۔اسی موقع پر حضور کے حکم کے مطابق ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے 10 ذالحج کو یہ اعلان کروایا کہ مشرکین کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدے اب سے 4 مہینوں کے بعد منسوخ

Marfat.com

ہو جائیں گے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ بھی اعلان کروادیا کہ آئندہ سال سے کوئی مشرک کا فرحج نہیں کر سکے گا اور نہ طواف کر سکے گا۔ (مشرکین وہاں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے اور تالیاں بجاتے تھے۔ اس حکم کا ذکر قرآن مجید میں سورہ توبہ (آیت نمبر 9) کی ابتدائی آیتوں میں آیا ہے۔

۵۹۔ 10 ہجری میں حضور ﷺ کا حج۔

ہجرت کا دسواں سال تھا۔ اسلام کا ایک نیا معاشرہ وجود میں آچکا تھا۔ اب آپ ﷺ کو احساس ہونے لگا تھا کہ دنیا میں آپ ﷺ کی زندگی کا زمانہ اختتام کو پہنچنے والا ہے، اس لیے آپ ﷺ نے عمرہ اور حج کرنے کا اعلان فرمایا۔ ”آؤ مجھ سے حج کے اعمال سیکھ لو“ اس خبر کے سنتے ہی مسلمانوں کے دلوں میں مسرّت اور خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ 25 ذوالقعد کو آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور اپنی اُونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر فریضہ حج کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی سب ازواج مطہراتؓ اور خاندان کے اور لوگ بھی شامل تھے۔ سب با آواز تسبیح پڑھتے جارہے تھے **لبّیک اللّٰھُمَّ لبّیک . لبّیک لا شریک لَک......**

لبّیک کی آواز اوپر فضا میں گونج رہی تھی۔ جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو حضور نے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہی۔ پھر بابُ السّلام کی طرف سے حرم شریف میں مارچ 632 A.D. کو داخل ہوئے۔ اور حج کے ارکان پورے کیے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں صرف ایک حج کیا۔

9 ذالحج کو جمعہ کے دن آپ ﷺ اشراق کے وقت عرفات کے لیے روانہ ہوئے۔ مقام نمرہ میں خیمے میں قیام فرمایا۔ یہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت اکھٹی ادا فرمائیں پھر جبل رحمت کے قریب تشریف لے گئے اور اپنی

Marfat.com

اُونٹنی قصواء پر سوار ہو کر ایک لاکھ چوبیس ہزار حاجیوں سے خطبہ حجۃ الوداع فرمایا۔

۶۰۔ خطبہ حجۃ الوداع۔

10 ہجری میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے مکہ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اپنا آخری خطبہ دیا یہ خطبہ ایک ایسا عظیم انسانی منشور ہے جو دنیا کے تمام انسانی منشوروں سے عظیم تر ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے عرفات کے میدان میں چھوٹے چھوٹے خطبات میں فرمایا۔ اس خطبہ سے مملکت اسلامیہ کی باقاعدہ پالیسی بیان ہو رہی ہے۔

ا۔ لاؤڈ اسپیکر کی عدم موجودگی میں آواز پہنچانے کا انتظام۔

عرفہ کے میدان میں کھڑے ہو کر جب آپ ﷺ نے خطبہ دینا شروع کیا تو حد نظر تک سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ ایک لاکھ سے اوپر جانثاروں کا مجمع تھا۔ نبی ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار رہتے ہوئے خطبہ دینا شروع کیا۔ اس زمانے میں لاؤڈ اسپیکر نہیں تھے۔ جہاں تک آپ ﷺ کی آواز واضح پہنچتی، لوگ سنتے اور جب آپ ﷺ کی آواز دھیمی ہونے لگتی تو اس وقت کے رواج کے مطابق وہاں کوئی اونچی آواز والا کھڑا ہو کر اس بات کو دہراتا تھا۔ پھر جہاں ان کی آواز دھیمی پڑ جاتی وہاں کوئی اور اونچی آواز والا کھڑا ہو کر اس بات کو دہراتا تھا۔ اس طرح ایک ایک جملہ سارے مجمع تک پہنچ جاتا تھا، تب نبی ﷺ دوسرا جملہ فرماتے تھے۔ اس میں کافی دیر لگ جاتی تھی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے چھوٹے چھوٹے کئی مختصر خطبات دیئے۔

Marfat.com

۲۔ خطبے کی ابتداء آپ ﷺ نے اس جملے سے فرمائی۔

میدان عرفات میں نبی ﷺ نے انہی جملوں سے ابتداء فرمائی، جن سے آپ ﷺ اپنے ہر خطبے کی ابتداء فرماتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ. وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا . مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ . وَاَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔ ''تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ ہم اسی کی ہم حمدو ثنا کرتے ہیں۔ اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، اپنے نفس اور اپنے اعمال کی برائیوں سے۔ جسے اللہ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ راہ سے بھٹکا دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر فرمایا: ''اللہ کے بندو۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اسکی اطاعت کرنے پر پر زور طور پر آمادہ کرتا ہوں اور میں ابتداء اسی سے کرنا چاہتا ہوں، جو بھلائی ہے۔''

۳۔ اپنی موت کی پیش گوئی۔

''لوگو۔ میری بات غور سے سنو۔ میں نہیں جانتا شاید کہ اس سال کے بعد میں اس مقام پر تم سے کبھی مل سکوں گا'' (یہ آپکی موت کی کھلی نشانی تھی)

Marfat.com

۴۔ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان، مال اور آبرو کی حرمت۔

''تمہارا خون تمہارا مال اور تمہاری آبرو۔ ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں، جس طرح اس دن کی اس مقام اور اس مہینہ کی حرمت ہے۔''

فرمایا: ''تو پھر اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو۔ یہ سب ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت تمہارے لیے اس مہینے اور اس مقام کی ہے۔'' (یعنی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے)

۵۔ دورِ جاہلیت کی ساری رسمیں ختم کرنے کا اعلان۔

''سن لو کہ آج میں جاہلیت کے تمام بے ہودا طریقے اور تمام رسوموں کو اپنے پاؤں تلے روند کر ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں''۔

۶۔ دورِ جاہلیت کے خون کے دعوے ختم کرنے کا اعلان۔

''میری بات غور سے سنو تاکہ تم صحیح زندگی گزار سکو۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔

کسی مسلمان کے مال میں سے کوئی چیز اسکی رضا اور خوشی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔ سن لو کہ دورِ جاہلیت کے جان و مال کے تمام دعوے، جاہلیت کی تمام رسمیں۔ سب کے سب میں اپنے قدموں تلے روند کر قیامت تک کیلئے ختم کرنے کا اعلان کر رہا ہوں''

''آج میں دورِ جاہلیت کے خون کا بدلہ لینے کے تمام دعوے بھی ختم کر

Marfat.com

رہا ہوں اور میں سب سے پہلے اپنے خاندان کے فرد ربیعہ بن الحارث کے معصوم بیٹے کے خون کے دعویٰ کو ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں، جس کی پرورش بنی سعد میں ہو رہی تھی اور اسے ھذیل کے لوگوں نے قتل کر دیا تھا۔"

۷۔ دورِ جاہلیت کے تمام سود ختم کرنے کا اعلان۔

"آج سے جاہلیت کے تمام سودی قرضے بھی ختم کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں جس سود کے قرضے کو ختم کرنے کا اعلان کر رہا ہوں۔ وہ میرے اپنے خاندان کے فرد عباس بن عبدالمطلب کے سود کے قرضے ہیں"

حضرت عباس نبی کریم ﷺ کے سگے چچا تھے۔

۸۔ عالمی مساوات اور بھائی چارے کا اعلان۔

"لوگو! اللہ نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں ہیں، تاکہ تم ایک دوسرے کی شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تو تم میں سب سے بلند مرتبے والا وہ شخص ہے، جو تم میں سب سے زیادہ متّقی ہو۔"

"لوگو۔ تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی شخص تھا۔ کسی عربی کو نہ کسی عجمی پر فضیلت ہے، نہ عجمی کو عربی پر۔ نہ کالے کو گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے۔ بزرگی کا کوئی معیار ہے تو صرف اور صرف تقویٰ ہے۔"

"ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

Marfat.com

۹۔ عورتوں کے حقوق۔

''عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

انکا تم پر حق ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر تمہارے علاوہ کسی کو نہ آنے دیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر میں آنے دیں۔ جسے تم ناپسند کرتے ہو اور اگر تمہیں ان سے اس معاملہ میں نافرمانی کا خوف ہو تو انھیں نصیحت کرو اور انھیں اپنی خوابگاہوں سے علیحدہ کردو۔

پھر اگر وہ کبھی ایسا کام کر گزریں تو انہیں ہلکی ضرب لگاؤ۔ انکا تم پر حق ہے کہ تم انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔

تم نے ان سے اللہ کی امان اور اسکے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے ساتھ نکاح کیا ہے اور ان کو اللہ کے نام پر حلال کیا ہے۔''

۱۰۔ امانت اسکے مالک کو لوٹانا ضروری ہے۔

''جس کے پاس کوئی امانت ہو، وہ اسے اسکے مالک کو لوٹا دے''۔

۱۱۔ زنا کی سزا۔

''بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر اور اسکا حساب تو اللہ ہی کے سپرد ہے''

''جو شخص اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے جوڑے، یا جو غلام اپنے آقا کے بجائے کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی بھی لعنت ہو۔ اسکا نہ فرض قبول ہے اور نہ نفل۔''

Marfat.com

''جو شخص اپنا نسب اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے جوڑے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ شخص اسکا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہو گی''۔

۱۲۔ غلاموں کے حقوق۔

''تمہارے غلام! جو خود کھاؤ، وہی ان کو کھلاؤ۔ جو خود پہنو، وہی ان کو پہناؤ۔''

۱۳۔ ختم نبوت اور اللہ کی عبادت کی نصیحت۔

''سن لو کہ میرے بعد نہ تو کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی نئی امت آئیگی۔''

''اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ اپنے رب کی رضا کیلئے روزے رکھتے رہو، اپنے مال کی ہنسی خوشی زکوٰۃ نکالتے رہو۔

اپنے رب کے گھر کا حج کرتے رہو اپنے امیر کی اطاعت کرتے رہو تا کہ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

۱۴۔ کتاب اللہ کی مضبوطی کے ساتھ پیروی کرنے کا حکم۔

''میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں، جسے اگر تم نے مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب''

۱۵۔ وارث کیلئے وصیت کی ضرورت نہیں ہے۔

''اللہ نے ترکے میں ہر وارث کو اسکے کیلئے اسکا حصہ تقسیم کر کے دے دیا ہے اب کسی وارث کیلئے وصیت باقی نہیں رہی۔''

Marfat.com

۱۶۔ مال خرچ کرنے کے روزمرہ طریقوں کے بارے میں۔

’’میری بات غور سے سنو تا کہ تم صحیح زندگی گزارسکو۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔ خبردار۔ کبھی ظلم نہ کرنا۔ کسی مسلمان کے مال میں سے کوئی چیز اسکی رضا اور خوشی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔‘‘

’’قرض ادا کیا جائے۔ لی ہوئی چیز واپس کی جائے۔ تحفہ کا بدلہ کرنا چاہیے اور ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے‘‘

’’عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اسکی رضا کے بغیر کوئی چیز کسی کو دیدے۔‘‘

۱۷۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔

’’یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے نہ باپ کے عمل کا بیٹا ذمہ دار ہے نہ بیٹے کے عمل کا باپ ذمہ دار ہے۔‘‘

۱۸۔ اطاعت امیر۔

’’اگر ایک حبشی غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تم میں کتاب اللہ کا نظام قائم کرے تو اسکی بات سنو اور اطاعت کرو۔‘‘

۱۹۔ اب مکہ میں کبھی شیطان کی پرستش تا قیامت نہ ہو سکے گی۔

’’شیطان اب اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اسکی عبادت اب تمہارے اس شہر میں کبھی نہ ہو سکے گی۔ البتہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں اسکی

Marfat.com

پیروی کرو گے اور وہ اس پر خوش ہوگا۔'' وہ تمہارے درمیان رخنہ اندازی کریگا''

۲۰۔ دجّال کا فتنہ ضرور آئیگا۔

''اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا، جس نے اپنی امت کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو۔ حضرت نوح نے بھی ڈرایا تھا اور ان کے بعد آنیوالے تمام نبیوں نے بھی اور اگر وہ تم میں نکلے (یعنی تمہارے وقت میں نکلے) تو تم پر اسکا حال پوشیدہ نہ ہو (تا کہ تم اسے آسانی سے پہچان لو)۔

جبکہ اسکی دائیں آنکھ کانی ہوگی جیسے کہ وہ ایک ابھرا ہوا انگور ہے۔

۲۱۔ کسی مسلمان کو بلا وجہ قتل کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

''خبر دار کہیں میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔''

خبر دار رہنا کہ اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام کر دیئے گئے ہیں جیسے اس دن (یوم الحج) تمہارے اس شہر (مکہ) اور اس مہینے کی حرمت ہے۔

۲۲۔ بدعت کرنے والا حوضِ کوثر پر نہیں آسکے گا۔

''آگاہ رہو کہ میں حوض کوثر پر تمہارا میزبان ہوں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ پھر تم مجھے وہاں رسوا نہ کر دینا وہاں مجھ سے بہت سے لوگ دور کر دیئے جائینگے۔

Marfat.com

میں کہوں گا کہ اے اللہ۔ یہ تو میرے اپنے لوگ ہیں۔ تو مجھے کہا جائیگا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انھوں نے تمہارے بعد دین میں کتنی نئی چیزیں داخل کر دی تھیں۔"

۲۳۔ میری باتیں اوروں تک پہنچاؤ اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہو۔

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سن کر دوسروں تک پہنچا دے۔ جو شخص یہاں موجود ہے وہ غیر موجود لوگوں تک یہ بات پہنچا دے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ شخص تم سے زیادہ اس بات کو یاد رکھنے والا ہو۔

۲۴۔ اختتام خطبہ۔

میدان عرفات میں خطبے کے بعد آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُوپر پھیلائیے اور مجمع سے پوچھا۔ "تم سے اللہ کے پاس جب میرے بارے میں پوچھا جائے گا، تو تم کیا کہو گے؟" لوگوں نے جواب دیا۔ "آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے" "اے اللہ، گواہ رہنا۔ اے اللہ، گواہ رہنا، اے اللہ، گواہ رہنا۔"

۶۱۔ میدان عرفات میں خطبہ کے بعد سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ. وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ. وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاO (سورہ ال معائدہ5:3)

Marfat.com

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کا انتخاب کیا۔''

(اس آیت کو سنکر حضرت عمرؓ ایمانی جذبے سے مائل ہو کر بے ساختہ رو پڑے تھے۔

خطبے کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو بلا کر اذان دلوائی۔ پھر اقامت کہلوا کر ظہر کی نماز پڑھائی پھر دوبارہ اقامت کہلوا کر عصر کی نماز پڑھائی۔ دونوں نمازیں قصر یعنی چار کی جگہ دو رکعت پڑھائیں اور مکہ کے رہنے والوں اور باہر سے آنے والوں سب کو قصر نماز ہی پڑھائی۔ درمیان میں کوئی اور نماز نہیں پڑھی۔

۶۲۔ اللہ کے دین میں لوگوں کا جوق در جوق داخلہ۔

اب دس ہجری آ چکی تھی اور مکہ فتح ہو چکا تھا۔ بت مسمار کر دیئے گئے تھے اور بت پرستی کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ حق اور باطل میں فیصلہ ہو گیا تھا۔ جاہلیت کا اندھیرا ختم ہو گیا تھا اور اسلام کی روشنی عرب میں چاروں طرف پھیل گئی تھی۔ لوگوں نے جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع کر دیا تھا۔ اب اسلام کا بول بالا ہو گیا تھا۔ مدینہ میں آنے والے وفود کا اب ایک تانتا بندھ گیا تھا۔ فتح مکہ کے وقت اگر دس (10) ہزار کا لشکر تھا، تو فتح تبوک میں یہ بڑھ کر تیس 30 ہزار کا ہو گیا تھا اور حجتہ الوداع کے موقع پر یہ مجمع (1,24,000) (ایک لاکھ چوبیس ہزار) کا ہو گیا تھا۔ اسی سے لوگوں کے اسلام میں جوق در جوق داخلے کا

Marfat.com

اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اسی زمانے میں آپ ﷺ پر سورہ النصر 110 نازل ہوئی کہ ''جب اللہ کی مدد اور فتح نصیب ہو جائے تو دیکھ لو تم (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو کہ داخل ہو رہے ہیں وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق''۔

۶۳۔ وفود کی آمد۔

اب دس ہجری چل رہی تھی اور حضورؐ کی عمر بھی 62 سال کی ہو چکی تھی۔ اسلام کی وسعت اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ آپ ﷺ کے پاس لوگوں کے روزانہ وفود آنے لگے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استقبال کرتے اور ان میں اسلام کی تبلیغ کرتے تھے۔انہیں نماز قائم کرنے' روزہ رکھنے کی' زکوۃ دینے کی' اور حج کرنے کی تلقین کرتے تھے۔اسی زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریبی علاقوں میں مسلمانوں کے کئی وفود بھی بھیجے جو اسلام کی تبلیغ کرتے پھرتے تھے۔

۶۴۔ آپ ﷺ کی بیماری۔

حب اسلام پوری طرح عرب میں پھیل گیا اور آپ ﷺ کا تبلیغی کام اختتام کو پہنچ گیا تو آپ ﷺ کی گفتگو سے، آپ کے جذبات سے اور احساسات سے ظاہر ہونے لگا کہ آپ ﷺ اس جہاں فانی سے رخصت ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔اسی دس ہجری میں آپ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں

Marfat.com

اعتکاف میں دس دن گذارنے کے بجائے بیس دن لگائے۔ ہر رمضان میں نبی کریم سے جبرائل علیہ السلام ایک بار قرآن سنا کرتے تھے، لیکن اس دفعہ آپ ﷺ سے دو بار قرآن سنا۔ آپ ﷺ نے حجتہ الوادع کے موقعہ پر یہ بھی کہا تھا۔ ''میں نہیں جانتا شاید کہ اس سال کے بعد میں اس مقام پر تم سے کبھی مل بھی سکوں گا''۔ آپ نے دس ہجری میں حج فرمایا تھا تو آپ ﷺ نے یہ بھی کہا تھا۔ ''مجھ سے اپنے حج کے اعمال سیکھ لو۔ کیونکہ میں اس سال کے بعد شاید حج نہ کرسکوں گا۔''

مکہ سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ کے دامن میں گئے اور شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت کی۔ آپ ﷺ نے آنے والی اُمتوں کی بہتری کے لئے دعا مانگی۔ آپ ﷺ ایک رات جنّت البقیع بھی تشریف لے گئے اور سلام کر کے مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کی۔ ''آپ جس حال میں ہو مبارک ہو۔ دنیا میں فتنے ایک کے بعد دوسرے چلے آرہے ہیں''۔ پھر کہا کہ ''ہم بھی تم سے آملنے والے ہیں''۔

۶۵۔ آپ ﷺ کی بیماری کا آغاز۔

اللہ کے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں دوپہر کو جنت البقیع تشریف لے گئے تھے۔ واپسی میں آپ ﷺ کے سر میں سخت درد ہوا۔ سر پر پٹی بندھی تھی اور آپ ﷺ کو بخار بھی تھا۔ بخار کی مدت 13 یا 14 دن رہی۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے 11 دن تک نمازیں پڑھائیں۔ پھر

Marfat.com

آخری ہفتے میں باقی ازواجِ مطہرات کی اجازت سے آپ ﷺ حضرت عائشہ کے حجرے میں منتقل ہو گئے۔ وفات سے 5 دن پہلے جب بخار میں شدت آگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر مختلف کنوؤں سے سات مٹکوں کو بھر کر پانی میرے سر پر ڈالو۔ پانی ڈال دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کچھ بہتر محسوس کیا تو مسجد تشریف لے گئے۔ آپ نے منبر پر بیٹھ کر شہیدوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور فرمایا۔ ''بندے کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو دنیا کی زیب و زینت کو پسند کرلے یا جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے چن لے۔ تو میں نے اللہ کے پاس والی چیز کو پسند کرلیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ میرے سب سے زیادہ قریبی دوست ہیں۔ اسی حالت میں آپ ﷺ نے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی وصیت بھی کی۔

طبیعت روز بہ روز گرتی جارہی تھی اور کوئی دوا کام نہیں کررہی تھی۔ کمزوری جب بہت زیادہ بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو مسجد میں نماز کی امامت کے لئے کہا۔

نبی ﷺ کی زندگی میں حضرت ابو بکرؓ نے 17 نمازوں کی امامت کی تھی۔

٦٦۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات۔

آپ ﷺ کی آخری نماز فجر کی تھی۔ نماز کی امامت حضرت ابو بکر صدیق نے کی تھی۔ پھر نزع کی حالت شروع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے مسواک کی۔ آپ ﷺ پانی سے چہرہ پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔

Marfat.com

لا الہ الا اللہ'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔موت کے لیے سختیاں ہیں''

پھر آپ ﷺ نے فرمایہ ''انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ہمراہ جنہیں تو نے اچھے انجام سے نوازا ہے۔اے اللہ! مجھے بخش دے۔مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے۔'' اے اللہ رفیق اعلیٰ۔اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ''

یہ لفظ آپ ﷺ کی زندگی کے آخری لفظ تھے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ہجری سال کے مطابق 63 سال 4 دن تھی۔ (انگریزی عیسوی سال کے مطابق 62 سال تھی)

یہ واقعہ ۱۲ ربیع اوّل پیر کو چاشت کے وقت پیش آیا۔(8 جون 632 A.D) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُوْن۔ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے (سورہ بقراء 2:156)

وفات پر آپ ﷺ نے کوئی مال و دولت نہیں چھوڑا سوائے آپ ﷺ کی سواری کے ایک اونٹ قصوا کے اور ایک تلوار کے جسے آپ ﷺ جنگ میں لے جایا کرتے تھے۔آپ ﷺ کی وفات کے وقت آپ ﷺ کے جسم کے کپڑوں پر پیوند لگے ہوئے تھے۔آپ ﷺ کی وفات کی گئی رات میں چونکہ حجرے کے دیئے میں تیل ختم ہو گیا تھا تو اندھیرا ہو گیا تھا یہ وہی حجرہ تھا جہاں سے اسلام کی روشنی نکلی تھی اور پھر ساری دنیا میں پھیل گئی۔لیکن وفات کے وقت اس رات اس حجرے میں اندھیرا تھا۔

Marfat.com

۶۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت عمرؓ کا موقف۔

حضرت عمر نے لوگوں سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے رب کے پاس گئے ہیں۔ اور جلد واپس آجائینگے۔

۶۸۔ حضرت ابوبکرؓ کا اعلان۔

لیکن پھر حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی واقعی وفات ہوگئی ہے۔ جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول تھے اور ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ تو اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں تو کیا تم اپنے دین سے پلٹ جاؤ گے؟ ایسے لوگ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ (سورہ ال عمران 3:144)

۶۹۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر اتفاق۔

نبی کریم اگر چاہتے تو اپنی زندگی ہی میں اپنے جانشین کا اعلان کر سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں کہ ایسا کرنا اسلام کے جمہوری اُصولوں کی خلاف ورزی ہوتی۔

آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جانشین کے معاملے پر دیر تک غور ہوتا رہا۔ بالآخر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق ہو گیا۔ اس وقت تک آپ ﷺ کا جسد مبارک ایک نیلی دھاری دار چادر میں بستر پر ہی رات بھر ڈھکا رکھا رہا۔

Marfat.com

۷۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا اور آپ کو دفن کر دیا گیا۔

دوسرے دن منگل کے روز آپ ﷺ کو غسل دیا گیا۔ لیکن آپ ﷺ کے کپڑے اُتارے نہیں گئے۔ آپ ﷺ کو حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ اور کچھ دوسرے حضرات نے غسل دیا۔ پھر آپ ﷺ کو تین سفید چادروں کے کفن میں لپیٹ دیا گیا۔ آپ ﷺ کے بستر کے نیچے کی جگہ کھودی گئی۔ چھوٹی چھوٹی ٹولیوں نے نماز جنازہ پڑھیں اور بدھ کی رات کو بغلی قبر میں آپکو دفنا دیا گیا۔ بعد کے زمانے میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی آپ ﷺ کے پاس دفن کیے گئے۔ پاس میں ایک قبر کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دفن کے لیے آج بھی خالی ہے۔

۷۱۔ موت کے متعلق قرآن کریم کیا کہتا ہے۔

(۱) سورہ۔۔۔ 2:156۔ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ نے والے ہیں۔

(۲) سورہ اٰلِ عمران 3:185۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

(۳) سورہ النّسآء 4:78۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ پکڑے گی۔ گو تم مضبوط قلعوں میں ہو۔

(۴) سورہ انبیآء 21:35۔ اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

(۵) سورہ عنکبوت 29:57۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

Marfat.com

(۶) سورہ رحمان 55:26۔ زمیں پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں۔

(۷) سورہ واقعہ 56:60۔ ہم ہی نے تم میں موت کو متعین کر دیا ہے۔ اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں۔

۷۲۔ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک گول، خوبصورت، پر کشش اور باوقار تھا جس میں بزرگی جھلکتی تھی۔ آپ ﷺ کا چہرا مبارک سڈول تھا اور آپکے گال بھرے ہوئے تھے لیکن پھولے ہوئے نہیں تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ سرخی گورے پن کی طرف مائل تھا لیکن سفید نہیں تھا۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ اچھی تندرستی کی وجہ سے کافی کُھلا کُھلا ہوا تھا جو چودھویں کے چاند کی طرح دمکتا تھا۔ آپ کی آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں۔

آپ کی آنکھیں سرمیلی تھیں آپ کی آنکھوں کا سفید حصہ تھوڑا سا سرخ رہتا تھا آپ کی پلکیں لمبی تھیں اور گولائی لیے ہوئی تھیں۔ آپ کی آنکھوں میں حیا تھی آپ ﷺ حیا کے پیکر تھے۔ آپ زیادہ تر اپنی نظریں نیچی ہی رکھتے تھے وقت ضرورت آپ ﷺ ایک پل بھر میں اوروں کو ان کے اندر کی انفرادیت تک کو دیکھ لیتے تھے اور ان کی کیفیت پہچان لیتے تھے۔ آپکا ماتھا چوڑا تھا اور آپ کی ناک بیچ سے اُوپر اُٹھی ہوئی تھی۔ آپ کا سر نسبتاً بڑا تھا۔ آپ کی گردن اُٹھی ہوئی تھی اور بھاری تھی۔ آپ ﷺ کے سر کے بال چمکدار کالے اور گھنے

Marfat.com

تھے جو ہلکے لہراتے تھے اور جو سر اور کنپٹی سے ہوتے ہوئے پیچھے گردن تک جاتے تھے۔ شروع شروع میں آپ ﷺ سر کے بیچ سے مانگ نکالتے تھے لیکن بعد میں نہیں نکالتے تھے۔ زندگی کے آخری سالوں میں آپ ﷺ کی داڑھی اور کنپٹی کے دس بیس بال سفید ہو گئے تھے آپ ﷺ کے دانت نہایت چمکتے ہوئے تھے جو خوب صورتی سے جڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے کے دو دانت خاص طور پر نمایاں تھے۔ جو تھوڑے بڑے تھے اور بیچ سے ذرا کھلے ہوئے تھے۔ آپ جب خوش ہوتے تھے اس وقت آپ ایک دل کش انداز سے مسکراتے تھے تو آپ کے سامنے کے دو دانت صاف نظر آتے تھے۔

آپ ﷺ مضبوط اور گٹھے ہوئے جسم کے درمیانی قد کے انسان تھے۔ آپ ایک تندرست انسان تھے۔ آپ ﷺ نہ تو دبلے تھے اور نہ ہی موٹے تھے اور نہ ہی آپکا پیٹ باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کا سینہ مبارک چوڑا تھا اور آپ کے کاندھے دور دور تھے۔ آپ کے کاندھے مضبوط گھٹے ہوئے اور بھاری تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ اور کلائیاں مضبوط اور بھاری تھیں۔ بالوں کی ایک لمبی لہر آپ کے سینے سے لیکر ناف تک جاتی تھی۔

آپ ﷺ کے پیر سیدھے اور مضبوط تھے اور آپ کی پنڈلیاں بھری بھری اور مضبوط تھیں۔ آپ ﷺ کے پیر کے تلوے کے بیچ کے حصے میں کہرے گڑھے تھے جو زمین کو نہیں چھوتے تھے۔ آپ ﷺ تیز تیز رفتار سے ذرا آگے جھک کر چلتے تھے اور آپ کے ساتھیوں کو آپکا ساتھ دینا مشکل ہوتا تھا۔ آپ اپنے ساتھیوں کو پیچھے چلنے سے منع کرتے تھے۔ آپ کی چال میں چستی، توانائی،

Marfat.com

وقار اور شارفت نظر آتی تھی۔ آپ کے اُٹھنے بیٹھنے میں چستی اور تیزی نظر آتی تھی۔ آپ اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

آپ ﷺ خوشبو لگانا پسند فرماتے تھے اور عطر کا استعمال کرتے تھے آپ کو عود اور گلاب کا عطر زیادہ پسند تھا۔

آپ ﷺ جب کبھی کسی سے مخاطب ہوتے تھے تو آپ اپنا پورا سینہ اُسکی طرف گھما لیتے تھے اور بات توجہ سے سنتے تھے۔ آپ کسی کو ایک انگلی سے اشارہ نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی پوری ہتھیلی اسکی طرف کر دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اور بیشک تم فائز ہو اخلاق کے بڑے مرتبے پر" (سورہ الملک 68:4)

جب کبھی آپ ﷺ ناراض ہوتے تھے تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہو جا تا تھا۔ اُس وقت آپکی پیشانی کی نس جو دو آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے وہ اُبھر کر صاف نظر آنے لگتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ کی ناراضگی آپ ﷺ کی زبان پر کبھی نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ کبھی زور کی آواز سے نہیں ہنستے تھے وہ تو بس ایک دلکش مسکراہٹ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کی گفتگو با وقار اور پور عصر ہوتی تھی۔ آپکی آواز نہ تو پتلی تھی اور نہ ہی بہت موٹی بھاری تھی۔ آپ ﷺ بات مختصر اور صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے۔ آپ ﷺ دین اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی بات بزرگانہ اور باوقار ہوتی تھی۔ آپ ﷺ بات سیدھی کرتے تھے۔ اس میں نہ کوئی بناوٹ اور نا ہی کوئی لغزش ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک میں کسی قسم کی لکنیت نہیں تھی۔ آپ ﷺ

Marfat.com

تبلیغ میں حکمت، سچائی اور پختگی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کی گفتگو میں بزرگی، سچائی، خلوص اور وزن ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نرمی سے صاف صاف بات کرتے تھے ہر لفظ الگ الگ ہوتا تھا جو سچائی کی وجہ سے پراثر ہوتی تھی۔

آپ ﷺ کے پشت مبارک پر بائیں کاندھے کے نیچے آخری پسلی کے قریب ایک چھوٹے سکے کے برابر کا گول کالا نشان تھا جس میں کچھ کالے دانے نظر آتے تھے۔ جسے ''مہر نبوت'' کہا جاتا ہے جو آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی نشانی تھی۔

آپ ﷺ چاندی کی ایک انگوٹھی پہنا کرتے تھے جس پر ''اللہ، رسول، محمد'' کھدا ہوا تھا۔

آپ ﷺ سفید کپڑے پہننا پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا کرتا پنڈلیوں تک نیچا ہوتا تھا جس میں اکثر پیوند بھی لگے ہوتے تھے۔ آپ تہبند عام طور پر پہنتے تھے۔ آپ ﷺ یمنی چادر کندھوں پر ڈال لیتے تھے۔ آپ ﷺ شامی یا یمنی ٹوپی پر بھی عمامہ باندھتے تھے۔ آپ کا بستر چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں سوکھی گھاس بھری ہوئی تھی آپ اکثر کھجور کی چٹائی پر بھی آرام فرماتے تھے۔ آپکا تکیہ کھجور کے پتّوں سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ آپ گھر میں نماز چھوٹی چٹائی پر پڑھتے تھے۔ آپ غسل میں بھی پورا وضو فرماتے تھے۔

آپ ﷺ جب سفر پر جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ یہ پانچ چیزیں ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ کنگھا، شیشہ، تیل، مسواک اور سرمہ۔ سر اور گردن ڈھکنے کے لیے آپ ﷺ کالا عمامہ استعمال کرتے تھے۔ آپ ﷺ

Marfat.com

ہمیشہ نہایت سادہ اور غریبانہ لباس پہنتے تھے جس میں اکثر پیوند لگے ہوتے تھے۔آپ ﷺ اپنے جسم اور لباس کو انتہائی پاک صاف رکھتے تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: **سورہ الاحزاب** 33:56 ''بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

چوتھا حصہ

۴۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا ادراک مجھ جیسے ایک فانی انسان کے لئے ناممکن ہے اور اس کو احاطہ تحریر میں لانا اس سے بھی زیادہ محال ہے۔ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جنت میں احمدؐ ہے جس کے معنی ہیں۔ اللہ کی تعریف کرنے والا (قرآن سورہ صف 61:6) جبکہ ان کا دنیا میں نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے معنی ہیں "جس کی بے انتہا تعریف کی گئی"۔ قرآن میں لفظ محمد ﷺ ان چار جگہوں پر آیا ہے۔ (سورہ آل عمران 3:144۔ سورہ الاحزاب 33:40۔ سورہ محمد 47:2 اور سورہ الفتح 48:29)۔ وہ جنت میں "احمدؐ" ہیں اور دنیا میں "محمدؐ"! یہ کیوں ہے اور اس میں کیا راز ہے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کا واقعہ۔ مکہ کی مسجد حرام سے یروشلم کی مسجد اقصیٰ تک، اور وہاں سے سات آسمانوں کے اوپر سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے عرش منور تک کا سفر ایک ہی رات میں۔ اس سفر کی تفصیل تو ایک روحانی اور نورانی تجربہ تھا جو انسانی سمجھ اور تجربہ سے بالاتر ہے۔ (سورہ بنی

Marfat.com

اسرائیل 17:1)۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو بھی ان کی اصلی شکل میں دوبار دیکھا تھا"جبریلؑ نے ہی تو اُتارا ہے قرآن تمہارے قلب میں اللہ کے حکم سے"۔(سورہ بقرہ 2:97۔ سورہ الشعرآء 26:193۔ سورہ تکویر 21-81:19 اورسورہ النجم 53:6) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا ایک عظیم روحانی امتیاز تھا۔ پھر معجزہ شق القمر پیش آیا جب لوگوں نے چاند کو دوٹکڑے ہوتے دیکھا۔ یہ بھی ایک کرشمہ تھا۔(سورہ قمر 54:1)۔ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد غیب سے کرتے تھے (سورہ انفال 10-8:9)۔ مکہ میں ہجرت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محاصرہ کرنے والوں پر خاک ڈال کران کی نظروں سے غائب ہوجانا، اور جنگ بدر میں دشمنوں پر خاک ڈالنا یہ سب اللہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے معجزات تھے۔ حضور کی دو مزید پیشین گوئیاں بھی ذکر کے قابل ہیں۔ پہلی پیشین گوئی رومیوں کی ایرانیوں پر فتح سے متعلق ہے حالاں کہ اولین طور پر رومی شکست کھا چکے تھے۔(سورہ روم 6-30:2)۔ دوسری پیشین گوئی فتح مکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں فاتحانہ داخل ہونے کے متعلق ہے۔(سورۃ فتح 48:27)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں گیارہ (۱۱) دفعہ یاایھاالنبی کہہ کر پکارا ہے جبکہ دوسرے پچیس پیغمبروں کا باقاعدہ نام لیا گیا ہے۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفاتی ناموں مثلاً مزّمّل۔ مدّثّر۔ یٰسٓ اور طٰہٰ سے مخاطب فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "سراجاً مُّنیرا" بھی کہا ہے سورہ احزاب (33:46)۔

ان تمام باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے کتنے محبوب

Marfat.com

ہیں اور اللہ نے ان کو کتنے قریب کا مقام عطا کیا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کے ختم نبوت ہیں۔ یہ تمام معاملات غیب کے اور روحانی ہیں۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زندگی روحانی بھی ہے۔ مسلمانوں کی روحانی، جذباتی اور ذاتی لگاؤ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ بہت مضبوط ہے۔ آپ ﷺ کی ذات میں ایک کشش ہے جس سے تمام مسلمان آپ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ ایک طاقت ور روحانی مقناطیس کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم اُن کے شکر گزار رہیں کہ اُنہوں نے ہم کو بت پرستی کی لعنت سے بچا کر قرآن کا خوب صورت راستہ دکھا دیا۔

۴۷۔ آپ ﷺ کی زندگی قرآن کی آئینہ دار تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی تعلیمات کا عکس تھی۔ آپ ﷺ نے ایک مختصر بیماری کے بعد دنیاوی زندگی سے 8 جون A.D. 632 عیسوی میں پردہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی 23 سالہ پیغمبری زندگی میں دنیا کی مذہبی، معاشرتی، معاشی اور غلام کی زندگیوں کو بدل ڈالا تھا۔ نہ تو آپ ﷺ کے پاس کوئی مسلح فوج تھی، نہ ہی کوئی پولیس کا محکمہ تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کے جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر حکومت کی تھی حالاں کہ آپ ﷺ اُمّی تھے۔ اب توقع کی جاتی ہے کہ کافروں کے تعصب کے بادل چھٹ چکے ہونگے اور ان کی زندگی کا مطالعہ صحیح روشنی میں کیا جا سکے گا۔ آپ ﷺ کی زندگی کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے۔ تاریخ کی روشنی میں آپ ﷺ ایک عظیم پیغمبر کے عہدے پر فائز ہیں۔ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت حقیقت میں قرآن مجسم تھی۔ ان کی زندگی قرآن کی زندہ تفسیر تھی۔ قرآن ایک کتاب

Marfat.com

ہے، اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ایک چلتی پھرتی تصویر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء 4:80 میں فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی پیغمبر کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے آنے والی نسلوں کی رہبری کے لئے قرآن و سنت اور احادیث چھوڑی ہیں تا کہ انسان اخلاقی اور روحانی بلندیوں کو حاصل کر سکے اور ایک بہتر دنیا کی تخلیق کر سکے۔ اللہ کے آخری پیغمبر کی نہ صرف دن رات تعریف کرنا اور ذکر کرنا ضروری ہے بلکہ ہر شعبہ زندگی میں اُنکی تقلید اور اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب 33:56 میں فرمایا ہے کہ "اللہ اور اس کے فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس لئے اے مسلمانو! تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و اور سلام بھیجو"۔

دنیا میں نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے سارے عقل مند لوگوں کو قرآن مجید کو کم سے کم 3 بار اپنی زبان میں ترجمہ سے پڑھنا بھی چاہئے تا کہ انہیں سمجھ میں آجائے کہ قرآن کا پیغام اور تعلیم حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں کیا ہے۔

۷۵۔ قران مجید میں آپ ﷺ کا ذکرِ مبارک۔

۱ محمدؐ کے معنی ہیں جس کی بہت تعریف کی گئی ہو۔ لفظ محمد سورہ آل عمران 3:144، سورہ الاحزاب 33:40، سورہ محمد 47:2 اور سورہ الفتح 48:29 میں آیا ہے

۲۔ آپ ؐ کا آسمانی نام احمد ہے۔ سورہ الصّف 61:6

۳۔ سورہ النساء 4:79 بھیجا ہے تم کو (اے محمد) لوگوں کے لیے رسول بنا کر۔ اور کافی ہے اللہ گواہ۔

Marfat.com

۴۔ سورہ بنی اسرائیل 17:105: اور نہیں بھیجا ہم نے (اللہ نے) تمہیں (اے محمد) مگر بشارت دینے الا اور متنبہ کرنے والا بنا کر۔

۵۔ سورہ الانبیاء 21:107: اور نہیں بھیجا ہے ہم نے (اللہ نے) تم کو (اے محمد ﷺ) مگر رحمت بنا کر جہان والوں کے لیے

۶۔ سورہ الاحزاب 33:45-46: اے نبی! بے شک ہم ہی نے بھیجا ہے تم کو گواہ بنا کر اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف اسی کی اجازت سے اور بنایا ہے تم کو روشن چراغ۔

۷۔ سورہ سبا 34:28: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے نبی) مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

۸۔ سورہ یٰسین 36:3: یقیناً تم رسولوں میں سے ہو۔

۹۔ سورہ الفتح 48:28-29: اللہ نے بھیجا ہے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اسے سارے مذہبوں پر۔ اور کافی ہے اللہ اس گواہی کے لیے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

۱۰۔ آپ ﷺ سلسلہ علیہ وسلم نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ سورہ احزاب 33:40 (خاتم الانبیاء)

۱۱۔ اے پیغمبر کہو اے انسانو! تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ نبی امّی تھے سورہ الاعراف 7:158 اور سورہ الفتح 48:29

۱۲۔ بے شک گزرے ہیں آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول۔ سورہ آلِ عمران 3:144

۱۳۔ آپ ﷺ سراپا رحمت ہیں اُن لوگوں کے لئے جو اہل ایمان ہیں۔

Marfat.com

سورۃ التوبہ 9:61،

۱۴۔ سورہ القصص 28:46: تا کہ تم متنبہّ کروان لوگوں کو نہیں آیا جن کے پاس کوئی متنبہ کرنے والا......

۱۵۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ سورہ الانبیاء 21:107، سورہ القصص 28:46

۱۶۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ لکھ نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ امّی تھے۔ سورہ الاعراف 7:158، سورہ الجمعہ 62:2 (لیکن آپ ﷺ سب سے بڑے صاحب علم تھے)

۱۷۔ سورہ اعراف 7:158: اے محمد کہہ دو: اے انسانو! بے شک میں رسول ہوں اللہ کا بھیجا گیا ہوں تم سب (انسانیت) کی طرف۔ (اللہ وہ ہے) جسے زیب دیتی ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے۔ وہ زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو امّی ہے اور ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے کلام پر، اور پیروی کرو اس کی تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

۱۸۔ سورہ الفتح 48:8: بے شک ہم نے بھیجا ہے تمہیں شہادت دینے والا اور بشارت دینے والا اور متنبہّ کرنے والا

۱۹۔ سورہ آل عمران 3:164: یقیناً بڑا احسان کیا ہے اللہ نے مومنوں پر کہ بھیجا ان میں ایک رسول اُن ہی میں سے جو پڑھ کر سناتا ہے اُنہیں اللہ کی آیات، اور تزکیہ (نفس) کرتا ہے اُن کا، اور تعلیم دیتا ہے اُن کو کتاب اللہ کی اور سکھاتا

Marfat.com

ہے ان کو حکمت۔ اگر چہ تھے وہ اس سے پہلے یقینی کُھلی گمراہی میں۔

۲۰۔ سورہ النّساء 4:170 : اے لوگو! بے شک آ گیا ہے تمہارے پاس یہ رسول حق لیکر تمہارے رب کی طرف سے۔ لہٰذا ایمان لے آؤ تم۔ بہتر ہوگا تمہارے لئے۔

۲۱۔ سورہ المآئدہ 5:19 : اے اہل کتاب بے شک آیا ہے تمہارے پاس ہمارا رسول جو بیان کرتا ہے تمہارے لئے (ہمارے احکام) ایک مدت تک (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے 571 سال بعد) سلسلہ رسالت منقطع رہنے کے بعد۔ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ پس آ گیا ہے تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

۲۲۔ سورہ الاعراف 7:184 : اُن کے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر کوئی جنوں کا اثر نہیں ہے۔ مگر وہ ایک متنبہ کرنے والے ہیں واضح طور پر۔

۲۳۔ سورہ القلم 68:2 : تم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو۔

۲۴۔ سورہ اعراف 7:188 : (قیامت کے بارے میں) کہہ دو! کہ نہیں اختیار رکھتا میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا۔ مگر یہ کہ چاہے اللہ اور اگر ہوتا مجھے علم غیب کا تو ضرور حاصل کر لیتا میں بہت فائدے۔ اور نہ پہنچتا مجھے کبھی کوئی نقصان۔ نہیں ہوں میں مگر ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا۔

Marfat.com

۲۵۔ سورۃ الحجر 15:89: اور کہو بے شک میں تو ہوں صاف صاف متنبہ کرنے والا

۲۶۔ سورۃ النجم 53:56: یہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھی متنبہ کرنے والے ہیں پہلے متنبہ کرنے والوں کی طرح۔

۲۷۔ سورہ یونس 10:15: جب پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان (کافروں) کو ہماری آیات جو بہت واضح ہیں تو کہتے ہیں وہ لوگ جو نہیں توقع رکھتے ہم سے ملنے کی، کہ لاؤ کوئی اور قرآن اس کے علاوہ۔ یا اس میں کچھ ترمیم کر دو۔ آپ ﷺ کہئے کہ نہیں ہے یہ میرا اختیار کہ میں اس میں کوئی تبدیلی کروں اپنی طرف سے۔ نہیں پیروی کرتا میں مگر اُس کی جو وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف۔ بے شک میں ڈرتا ہوں اگر نافرمانی کروں میں اپنے رب کی عذاب سے۔ ایک بڑے ہولناک دن کے۔

۲۸۔ سورہ ھود 11:2: عبادت کرو تم صرف اللہ کی۔ یقیناً میں ہوں تمہارے لئے اُس کی طرف سے خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا۔

۲۹۔ سورہ ھود 11:12: وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر کوئی خزانہ؟ یا کیوں نہ آیا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ؟ حقیقت یہ ہے کہ تم تو (صرف) خبردار کرنے والے ہو۔

۳۰۔ سورہ یوسف 12:108: کہہ دو! یہی ہے میرا راستہ دعوت دیتا ہوں میں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کے ساتھ۔ میں بھی اور وہ سب لوگ بھی جو میرے پیرو کار ہیں۔ اور پاک ہے اللہ اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے۔

۳۱۔ سورہ سبا 34:46: پھر سوچو آخر کون سی ہے تمہارے صاحب میں جنون کی بات۔ نہیں ہے وہ مگر متنبہ کرنے والے تم کو ایک عذاب شدید سے اس کی آمد

Marfat.com

سے پہلے۔

۳۲۔ سورہ ھود 11:13: کیا یہ کہتے ہیں کہ اُس نے یہ کتاب خود گھڑ لی ہے۔ کہہ دیجئے اچھا لاؤ تم دس سورتیں اس کے مانند اور بلالاؤ جن کو تم بلا سکتے ہو (اپنے معبودوں میں سے مدد کے لیے) اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے ہو۔ (دیکھئے سورہ البقرہ 2:23، سورہ یونس 10:38، سورہ ھود 11:13، سورہ بنی اسرائیل 17:88 اور سورہ طور 52:34)

۳۳۔ سورہ اَلاحقاف 46:9: ان سے کہئے نہیں ہوں میں کوئی نرالا رسول۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور نہ وہ جو کیا جائیگا تمہارے ساتھ؟ پیروی کرتا ہوں اس وحی کی جو بھیجی جاتی ہے میری طرف اور نہیں ہوں میں مگر صاف صاف خبردار کرنے والا۔

۳۴۔ سورۃ رعد 13:43: اور کہتے ہیں وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں کہ نہیں ہو تم بھیجے ہوئے اللہ کے۔ کہہ دو کافی ہے اللہ گواہی کے لیے میرے اور تمہارے درمیان۔ اور کافی ہے وہ شخص جس کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے۔

۳۵۔ سورۃ العنکبوت 29:52 کہہ دو اے نبی! کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے۔ وہ جانتا ہے اسے بھی جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور جو لوگ مانتے ہیں باطل کو اور انکار کرتے ہیں اللہ کا۔ وہی ہیں گھاٹا اُٹھانے والے۔

۳۶۔ سورۃ اَلاحقاف 46:8: کیا یہ کہتے ہیں کہ خود گھڑ لیا ہے اس رسولؐ نے یہ قرآن؟ ان سے کہیے اگر خود گھڑ لیا ہے میں نے۔ تو نہیں بچا سکو گے تم مجھے

Marfat.com

اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی۔ وہ بہتر جانتا ہے ان باتوں کو جو تم بنا رہے ہو اس کے بارے میں۔ کافی ہے اللہ کی گواہی میرے اور تمہارے درمیان۔ اور وہی ہے معاف فرمانے والا اور ہر حال میں رحم کرنے والا۔

۳۷۔ سورۃ التوبہ 9:61: اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو دکھ دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور کہتے ہیں کہ وہ کانوں کا کچا ہے۔ آپ کہہ دیجئے وہ کان لگا کر سنتا ہے تمہاری بھلائی کو اور ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اعتماد رکھتا ہے مومنوں پر، اور سراپا رحمت ہے اُن لوگوں کے لیے جو اہل ایمان ہیں۔ تم میں سے اور جو لوگ دُکھ دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لیے ہے دردناک سزا۔

۳۸۔ سورہ محمد 47:33: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور مت برباد کرو اپنے اعمال۔

۳۹۔ سورۃ القصص 28:46: تم متنبہ کر دو ان لوگوں کو نہیں آیا جن کے پاس متنبہ کرنے والا تم سے پہلے۔ شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۴۰۔ سورہ الاحزاب 33:45: اے نبی! بے شک ہم ہی نے بھیجا ہے تم کو گواہ بنا کر اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔

۴۱۔ سورۃ الاحزاب 33:46 اور بنایا ہے تم کو روشن چراغ۔

۴۲۔ سورہ یٰسین 36:6: تم متنبہ کرو ایسی قوم کو کہ نہیں متنبہ کئے گئے ان کے باپ دادا۔ اسی وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۴۳۔ سورۃ الشوریٰ 42:48: پھر اگر یہ منہ موڑیں تو نہیں بھیجا ہے ہم نے تم کو

Marfat.com

ان پر نگراں بنا کر۔نہیں ہے تم پر مگر صرف (قرآن) پہنچا دینے کی ذمہ داری۔

۴۴۔ سورہ الجن 72:23: میرا کام اللہ کی بات اور اس کا پیغام لوگوں کو پہنچا دینا ہے۔اب جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

۴۵۔ سورہ دہر 76:23-24-25: بیشک ہم نے تم پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔پس تم اپنے رب کے حکم پر قائم رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہانہ مانو۔اور اپنے رب کا نام صبح وشام لیا کرو۔

۴۶۔ سورہ انعام 6:107: اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے۔اور ہم نے آپ ﷺ کو ان کا نگران نہیں بنایا اور نہ آپ ﷺ ان پر داروغہ ہیں۔

۴۷۔ سورہ یونس 10:2: کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرائے اور جو ایمان لے آئے ان کو خوشخبری سنائے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا اجرو مرتبہ ملے گا۔کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔

۴۸۔ سورہ طور 52:29: تو آپ ﷺ انہیں سمجھاتے رہیں کیوں کہ اپنے رب کے فضل سے نہ تو آپ کاہن ہو اور نہ دیوانے۔

۴۹۔ سورہ ال کھف 18:110: آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی ہے۔تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔

Marfat.com

۵۰۔ سورۃ ال نجم 53:2: تمہارا رفیق نہ بھٹکا ہوا ہے اور نہ بہکا ہوا۔

۵۱۔ سورہ ال فرقان 25:41: اور جب دیکھتے ہیں یہ آپ ﷺ کو تو کچھ نہیں کرتے آپ ﷺ کے ساتھ سوائے مذاق اُڑانے کے۔ (کہتے ہیں) کیا یہ ہے وہ شخص جس کو بھیجا ہے اللہ نے رسول بنا کر

۵۲۔ سورہ سبا 34:7: اور کہتے ہیں یہ کافر لوگ کیا ہم تمہیں بتائیں ایسا شخص جو خبر دیتا ہے تم کو کہ جب تمہارا جسم ریزہ ریزہ ہو کر منتشر ہو جائے گا تو بلاشبہ تم پھر سے پیدا کیے جاؤ گے نئے سرے سے۔

۵۳۔ سورہ الفرقان 25:57: اے نبی اُن سے کہو نہیں مانگتا میں تم سے اس کام پر کوئی اُجرت اس کے سوا کہ جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کا راستہ۔

۵۴۔ سورہ سبا ۳۴:۴۷: (ان سے) کہیے کیا مانگا ہے میں نے تم سے کوئی اجر۔ وہ تمہیں مبارک ہو۔ نہیں ہے میرا اجر مگر اللہ کے ذمے اور وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

۵۵۔ سورہ صٓ 38:86: (اے نبی) ان سے کہہ دیجئے نہیں مانگتا میں تم سے اس خدمت پر کوئی اجر۔ اور نہیں ہوں میں بناوٹ کرنے والوں میں سے۔

۵۶۔ سورہ شوریٰ 42:23: یہی ہے وہ چیز جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے کیے نیک عمل۔ ان سے کہیے کہ نہیں مانگتا میں تم سے اس خدمت پر کوئی اجر۔ سوائے اس کے کہ محبت ہو قرابت داروں میں۔

۵۷۔ سورہ نمل 27:91-93: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ عبادت کروں اس شہر مکہ کے رب کی جس نے محترم بنا دیا ہے اُسے۔ اور جو مالک ہے ہر چیز کا۔ اور یہ بھی

Marfat.com

حکم دیا گیا ہے مجھے کہ بن کر رہوں میں اطاعت گزار اور پڑھ کر سناؤں قرآن۔ پس جو ہدایت اختیار کرے گا تو وہ ہدایت اختیار کرے گا اپنے ہی فائدہ کے لیے، اور جو گمراہ ہو گا تو کہہ دو میں تو بس ہوں ان لوگوں میں سے ایک جن کا کام خبردار کرنا ہے۔

۵۸۔ سورہ الرّوم 30:30: سو سیدھا رکھو تم اپنا رخ دین اسلام کی سمت یک سو ہو کر جو اللہ کا دین فطرت ہے جس پر پیدا فرمایا ہے اس نے انسان کو۔ نہیں بدلی جا سکتی اللہ کی بنائی ہوئی ساخت۔ یہی ہے دین راست اور درست۔ لیکن بہت سے انسان اس بات کو نہیں جانتے۔

۵۹۔ سورہ الاحزاب 33:6: پیغمبر زیادہ مقدم ہیں اہل ایمان پر خود اُن کے اپنی ذات سے زیادہ۔

۶۰۔ سورۃ الاحزاب 33:21: یقیناً ہے تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہر اس شخص کے لیے جو امیدوار ہو اللہ کا اور یوم آخرت کا، اور جو ذکر کرتا رہتا ہو اللہ کا بہت زیادہ۔

۶۱۔ سورہ الاحزاب 33:40: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے۔ بلکہ وہ رسول ہیں اللہ کے، اور سلسلہ نبوت کی تکمیل کرنے والے ہیں اور اللہ ہے ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔

۶۲۔ سورہ الاحزاب 33:45: اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو (اے نبی) مگر انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔ (7:184۔ 27:92۔ 7:188 ۔34:46۔11:2۔15:89)

Marfat.com

۶۳۔ سورہ الفتح 48:10: یقیناً جو لوگ بیعت کر رہے تھے تمہاری درحقیقت وہ بیعت کر رہے تھے اللہ کی۔ اللہ کا ہاتھ تھا ان کے ہاتھوں کے اُوپر۔ (حُدیبیہ)

۶۴۔ سورۃ الفتح 48:18: بلاشبہ راضی ہو گیا اللہ مومنوں سے جب وہ بیعت کر رہے تھے تم سے درخت کے نیچے۔ سو وہ جانتا تھا ان کے دلوں کی کیفیت۔ سو نازل فرمائی اللہ نے تسکین ان پر اور انعام میں عطا فرمائی انہیں قریبی فتح۔

۶۵۔ سورہ الفتح 48:29: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

۶۶۔ سورہ المجادلۃ 58: 20 یقیناً وہ ب جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی وہی سب سے ذلیل مخلوق ہیں۔

۶۷۔ سورہ الحدید 57:8: اور کیا ہو گیا ہے تمہیں نہیں ایمان لاتے ہو اللہ پر۔ جب کہ رسول دعوت دے رہے ہیں تمہیں کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر......

۶۸۔ سورہ صف 61:9: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے دیگر تمام مذاہب پر غالب کرے۔

۶۹۔ سورہ الاعراف 7:157: یہ وہ لوگ ہیں جو اتباع کرینگے اس رسول کی جو نبی اُمی ہیں جسے پاتے ہیں وہ لکھا ہوا اپنے پاس تورات (ڈیوٹر می 18:15) میں اور انجیل میں (جان۔ جوہنا 14-16:15)۔ جو حکم دیتا ہے انہیں نیکی کا اور منع کرتا ہے اُنہیں بدی سے۔ اور حلال کرتا ہے اُن کے لیے پاکیزہ چیزیں اور حرام ٹھہراتا ہے اُن کے لیے ناپاک چیزیں۔ اور اُتارتا ہے اُن پر سے اُن کے بوجھ اور کھولتا ہے اُن کی بندشیں جو تھیں (پہلے) اُن پر۔ سو جو ایمان لائیں گے اس پر اور اس کی حمایت اور مدد کریں گے اور اتباع کریں گے اُس

Marfat.com

نور (قرآن) کی جو نازل کیا گیا ہے اُس کے ساتھ۔ یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

۷۰۔ سورہ ال طلاق 65:11: اور بھیجا ہے ایک ایسا رسول جو پڑھ کر سناتا ہے تمہیں اللہ کی آیات جو صاف صاف ہدایت دینے والی ہیں۔ تاکہ نکالے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک عمل کیے تاکہ لے جائے انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف۔

۷۱۔ سورہ ال تحریم 66:9: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرو کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی سے پیش آؤ ان کے ساتھ اور انکا ٹھکانا جہنم ہے۔

۷۲۔ سورہ ال قلم 68:4: اور بے شک آپ ﷺ فائز ہیں اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر۔

۷۳۔ سورہ ال حاقتہ 69:40-43: بے شک قرآن قول ہے رسول عالی مقام کا۔ اور نہیں ہے یہ کلام کسی شاعر کا۔ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو تم۔ اور یہ نہیں ہے قول کسی کاہن جادوگر کا، پیشین گوئی کرنے والے کا۔ بہت ہی کم غور کرتے ہو تم۔ بلکہ نازل کردہ ہے یہ رب العالمین کی طرف سے۔

۷۴۔ سورہ مزمّل 73:1-8: اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے۔ کھڑے رہا کرو رات کو نماز میں مگر تھوڑا حصہ۔ آدھی رات یا کم کر لو اس میں سے تھوڑا حصہ یا زیادہ کر لو اس پر (کچھ) اور پڑھو قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر۔ یقیناً نازل کرنے والے ہیں ہم تم پر ایک بھاری کلام۔ بے شک اٹھنا رات کا ہے بہت ہی کارگر (نفس پر) قابو پانے کے لیے اور بہت ہی خوب وقت ہے (قرآن) پڑھنے

Marfat.com

کے لیے۔ یقیناً ہیں تمہارے لئے دن میں ہیں بہت سی مصروفیات۔ اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا اور رہو اسی کے ہو کر سب سے کٹ کر پوری طرح۔

۷۵۔ سورہ الاعراف 7:158: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) وہ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سواہ کوئی معبود نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ تو خدا پر اور اس کے رسول پیغمبر اُمی پر جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تا کہ ہدایت پاؤ۔

۷۶۔ سورہ مزمّل 73:15-16: (اے لوگو) یقیناً ہم نے بھیجا ہے تمہاری طرف ایک رسول گواہ بنا کر تم پر۔ جس طرح ہم نے بھیجا تھا فرعون کی طرف ایک رسول۔ (موسیٰؑ کو)

۷۷۔ سورہ المدثّر 74:3: اے نبی اور اپنے رب کی بڑائی کا اعلان کرو۔

۷۸۔ سورہ النجم 53:13: اور بلاشبہ وہ اسے حضرت جبریلؑ کو دیکھ چکا ہے اترتے ہوئے ایک بار اور بھی سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔ اس کے آس پاس ہے جنت الماویٰ۔ جب چھا رہا تھا سدرہ پر جو کچھ چھا رہا تھا۔ نہ چندھیائی نگاہ اور نہ حد سے بڑھی۔ بلاشبہ اس نے دیکھیں اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں۔ (واقعہ معراج)

۷۹۔ سورہ التکویر 81:25: یہ کلام (قرآن) کسی شیطان مردود کا نہیں ہے۔ پھر کدھر چلے جا رہے ہو تم؟ نہیں ہے قرآن مگر نصیحت سب اہل جہاں کے لیے۔ ہر اس شخص کے لیے جو چاہے تم میں سے سیدھی راہ چلنا اور نہیں چاہ سکتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ رب العالمین۔

Marfat.com

۸۰۔ سورہ ال علق 96:19: اور سجدہ کرو (اپنے رب کو) اور (اس کی) قربت حاصل کرو۔

۸۱۔ سورہ ال بیّنہ 98:1-5: ہرگز نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے۔اور مشرکوں میں سے باز رہنے والے (اپنے کفر سے)، جب تک کہ (نہ) آتی ان کے پاس روشن دلیل (یعنی) ایک رسول اللہ کی طرف سے جو پڑھ کر سناتے پاک صحیفے۔جن میں لکھی ہوں تحریریں راست اور درست اور نہیں بٹے فرقوں میں وہ لوگ جنھیں دی گئی تھی کتاب۔مگر اس کے بعد کے آ گئی تھی ان کے پاس واضح دلیل اور نہیں حکم دیا گیا تھا انہیں مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے دین کو یکسو ہو کر، اور قائم کریں نماز، اادا کریں زکوٰۃ، اور یہی ہے نہایت صحیح اور درست دین۔

۸۲۔ سورہ ال نحل 16:84: قیامت میں اللہ کے رسول اپنی اُمت پر خود بھی گواہ ہونگے۔

۸۳۔ سورہ البقرہ 2:143: محمد صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر گواہ ہونگے اور مسلمان ساری انسانیت پر گواہ ہونگے۔

۸۴۔ سورہ ال عمران 3:159: آپ ﷺ بہت نرم دل انسان تھے۔

۸۵۔ سورہ علق 96:5: آپ ﷺ نے دنیا کو وہ سب کچھ قرآن کے ذریعے سکھایا جو وہ نہیں جانتے تھے۔

۸۶۔ سورہ ال احزاب 33:46: آپ ﷺ ایک ایسا چراغ بنا کر بھیجے گئے ہیں (سراجاً مُنیرا) جو دوسروں تک اپنی روشنی بکھیرتا ہے۔

Marfat.com

۸۷۔ سورہ ال طلاق 65:11: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی تک پہنچا دیا۔

۸۸۔ سورہ ال اعراف 7:18: سورہ ال قلم 68:2، سورہ ال تکویر 81:22، سورہ سبا 34:46: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دیوانے تھے اور نہ کاہن تھے اور نہ مجنون۔

۸۹۔ سورہ ال نجم 53:2: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی بھٹکے اور نہ کبھی بہکے۔

۹۰۔ سورہ ال اعراف 7:184: سورہ قلم 68:2، سورہ تکویر 81:22: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیوانے تھے اور نہ ان پر اثر جنو کا تھا۔

۹۱۔ سورہ حاقّتہ 69:41: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو شاعر تھے اور نہ کاہن۔

۹۲۔ سورہ ال حجر 15:97: یقیناً ہمیں (اللہ کو) معلوم ہے کہ سخت کوفت ہوتی ہے ہمارے (نبی کے) دل کو اُن باتوں سے جو یہ کہتے ہیں۔

۹۳۔ سورہ ال نحل 16:127: (اے نبی) صبر کیے جاؤ اور نہیں ہے تمہارا صبر مگر اللہ کی توفیق سے۔ اور نہ غم کھاؤ تم اُن پر اور نہ ہو تنگ دل۔

۹۴۔ سورہ الا نعام 6:25: منافقین کان لگا کر سنتے ہیں آپ ﷺ کی بات۔ لیکن ایمان نہیں لاتے اور آپ ﷺ سے جھگڑا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ تو پرانے زمانے کی کہانیاں ہیں۔

۹۵۔ سورہ ابراہیم 14:12: (اے نبی) صبر کئے جاؤ اور نہیں ہے تمہارا صبر مگر اللہ کی توفیق سے۔ اور نہ غم کھاؤ تم اُن پر اور نہ ہو تنگدل ان چال بازیوں سے جو یہ کر رہے ہیں

Marfat.com

۹۶۔ سورہ ال کہف 18:6: پس اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو کیا تم ان کے پیچھے اس رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے؟

۹۷۔ سورہ توبہ 9:128: بلاشبہ آیا ہے تمہارے پاس (اے لوگو) ایک رسول تم ہی میں ہے۔ ناگوار ہے اُس کے لیے ہر وہ بات جو تمہیں تکلیف پہنچائے اور حریص ہے تمہارا بھلائی کا اور مومنوں پر۔ بڑا شفیق ہے بے حد مہربان ہے۔

۹۸۔ سورہ ال فرقان 25:30: اور رسول کہیں گے کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری اُمّت نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔

۹۹۔ سورہ سبا 34:7: دعوتِ دین کے نتیجے میں منافقین کہتے تھے کیا ہم تمہیں بتائیں ایسا شخص جو خبر دیتا ہے تم کو کہ جب تمہارا جسم ریزہ ریزہ ہو جائیگا تو تم دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے؟ (دیکھئے جواب سورہ یاسین 36:12 میں یقیناً ہم ہی زندہ کریں گے مردوں کو)

۱۰۰۔ سورہ فرقان 25:41: اور جب دیکھتے ہیں یہ آپ ﷺ کو تو کچھ نہیں کرتے آپ ﷺ کے ساتھ، سوائے مذاق اُڑانے کے۔

۱۰۱۔ سورہ شورہ 42:23: سورہ صٓ 38:86: سورہ سبا 34:47: سورہ الفرقان 25:57: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی معاوضہ یا اجر نہیں مانگتے تھے۔

۱۰۲۔ سورہ ال اعراف 7:188: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجئے کہ میں خود کو کسی نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہوں سوائے اس کے کہ جو اللہ چاہے۔

Marfat.com

۱۰۳۔ سورہ ال احزاب 33:6: اللہ کے رسول مومنوں سے اُن کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

۱۰۴۔ سورہ آل عمران 3:32: اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی۔

۱۰۵۔ سورہ ال انبیآء 21:107: اور نہیں بھیجا اللہ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے سوائے رحمت بنا کر۔

۱۰۶۔ سورہ ال عمران 7:157 سورہ بقرہ 2:129 اور سورہ جمعہ 62:2 ۔اے ہمارے رب! اور بھیج ان میں ایک رسول اُن ہی میں سے جو پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے ان کو کتاب وحکمت کی اور پاک کرے ان کے دلوں اور زندگیوں کو۔ یقین یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

۱۰۷۔ سورہ الصّف 61:6: عیسیٰؑ نے بشارت دی میں تصدیق کرنے والا ہوں ایک رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو آئے گا میرے (عیسیٰؑ کے) بعد اور جس کا نام احمد ہوگا۔ (بائبل کی کتاب جان۔ جوہنا 16:14 اور تورات کی کتاب دیوٹرنومی 18:15 میں بھی آپ ﷺ کے آنے کا ایسا ہی ذکر ہے)۔

۱۰۸۔ سورہ بقرہ 2:97 سورہ شعرآء 26:193: یقیناً یہ قرآن نازل کردہ ہے۔ ربُّ ال عالمین کا۔ اترے ہیں اُسے لے کر روحُ ل امین۔

۱۰۹۔ سورہ بنی اسرائیل 17:1: آپ ایک رات مکہ سے برّاق پر بیٹھ کر مسجد اقصیٰ (یروشلم) پہنچے وہاں سب نبیوں کی نماز میں امامت کی۔ پھر سات آسمانوں

Marfat.com

سے ہو کر مقام منتہا تک پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جو نشانیاں تھیں وہ دیکھیں اس سفر کو معراج کہتے ہیں۔

۱۱۰۔ سورہ روم 30:1-2: آپ نے دس سال پہلے ہی رومیوں کی فارسیوں پر فتح کی پیشن گوئی کر دی تھی۔

۱۱۱۔ سورہ الفتح 48:27: آپ نے مکہ کی فتح اور مسلمانوں کے داخلے کی نشانی خواب میں دیکھی تھی۔

۱۱۲۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کے نام محمد کے علاوہ آپ ﷺ کو مدثر (سورہ 74)، مزمل (سورہ 73)، طٰہٰ (سورہ 20) اور یٰسین (سورہ 36) کہہ کر بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ (آپ کے اضافی 35 ناموں کی لسٹ آگے دیکھئے)

۱۱۳۔ سورہ الاحزاب 33:56: آپ ﷺ پر اللہ اور اسکے ملائکہ درود اور سلام بھیجتے ہیں اس لیے اے مسلمانو تم بھی آپ ﷺ پر درود اور سلام بھیجو۔

۱۱۴۔ سورہ مائدہ 5:3: حضور کے خطبہ حجۃ الوداع کے بعد اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

۱۱۵۔ سورہ مجادلہ 58:12: مومنوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ جب تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا کرو تو پہلے صدقہ دیا کرو۔

۱۱۶۔ آپ ﷺ حافظ قرآن تھے اور آپ ﷺ نے فرشتے جبرئیل علیہ السلام کو آخری بار دو دفعہ پورا قرآن سنایا تھا۔

Marfat.com

۱۱۷۔ سورہ تحریم 66:9: اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کافروں اور منافقوں سے سختی سے پیش آئیں۔

۱۱۸۔ سورہ آل عمران 3:103: اور فرقہ بندی مت کرو۔ اور مضبوطی سے تھام لو اللہ کی رسی کو سب مل کر۔

۱۱۹۔ سورہ اَلنساء 4:144 : اے ایمان والو نہ بناؤ کافروں کو دوست سوائے مومنوں کے۔

۱۲۰۔ سورہ توبہ 9:71: مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

۱۲۱۔ سورہ الحجرات 49:10: اور ایمان والوں کے بیچ صلح کرواؤ۔

۱۲۲۔ سورہ یوسف 12:108: سورہ سبا 34:46: اے نبی کہہ دو یہی ہے میرا راستہ کہ دعوت دیتا ہوں میں اللہ کی طرف، اور وہ لوگ بھی جو میرے پیروکار ہیں۔

۱۲۳۔ سورہ آل عمران 3:104: تم میں سے ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہئے جو لوگوں کو حق کی طرف دعوت دے۔

۱۲۴۔ سورہ آل عمران 3:118: سورہ ال مُمتحِنته 60:13: جو لوگ مسلمان نہیں ہیں انہیں راز دار اور دوست نہ بناؤ۔

۱۲۵۔ سورہ الاحزاب 33:40: نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ بلکہ وہ اللہ کے رسول اور سلسلۂ نبوت کی تکمیل ہیں۔

۱۲۶۔ سورہ الاحزاب 33:59: اے نبی کہدو! اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہ وہ لٹکا لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادر کے پلّو۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔

Marfat.com

۱۲۷۔ سورۃ ال مومن 40:41: اے میری قوم کے لوگو کیسی عجیب بات ہے کہ میں تمہیں دوزخ سے نجات کی طرف بلاتا ہوں جبکہ تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔

۱۲۸۔ سورہ حٰم السجدہ 41:6: آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔

۱۲۹۔ سورہ جمعہ 62:2: وہ اللہ ہی ہے جس نے اُمّیوں کے اندر ایک رسول بھیجا ہے جو خود انہی میں سے اُٹھایا گیا ہے، جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے، انہیں کفر اور شرک کی گندگی سے پاک کرتا ہے اور کتاب الٰہی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے قبل یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

۱۳۰۔ سورہ جمعہ 22:78: اللہ نے ہی تمہارا نام ''مسلم'' رکھا ہے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ بنے رسول گواہ تم پر اور بنو تم گواہ لوگوں پر۔

سورہ الزُمر 39:12

۱۳۱۔ سورہ بنی اسرائیل 17:1 اور 53:18: آپ نے سفر معراج کے موقع پر دوزخ اور جنت کو دیکھا تھا۔

۱۳۲۔ سورہ الانعام 6:50: محمد ﷺ کو غیب کا علم نہیں تھا۔ نا ہی آپ ﷺ کے پاس خزانے تھے۔

۱۳۳۔ سورہ المزّمّل 73:1-2: اے اوڑھے لپیٹ کر رہنے والے ''تہجد کی نماز کے لیے رات کے کچھ حصے میں کھڑے رہا کرو۔

۱۳۴۔ سورہ مدثّر 74:1-3: اے کپڑوں میں لپٹ کر لیٹنے والے۔ اُٹھو اور لوگوں کو اپنے رب کے عذاب سے ڈراؤ اور رب کی کبریائی کا اعلان کرو۔

Marfat.com

۱۳۵۔ سورہ یونس 10:15 اور سورہ ھود 11:12: سورہ ال احقاف 46:10:
سورہ ال انعام 6:155 :اور سورہ یونس 10:2: آپ نے اللہ کا پیغام
لوگوں تک پہنچادیا تھا۔اور تقویٰ اختیار کروتا کے تم پر رحم کیا جائے۔

۱۳۶۔ سورہ آلِ عمران 3:30: سورہ نمل 27:91: سورہ الجن 72:23:
سورہ شورا 42:48 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اللہ کا پیغام لوگوں تک
پہنچانا ہے۔

۱۳۷۔ سورہ ھود 11:2: سورہ الفتح 48:8: 25:1: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مبشر (خوش خبری دینے والا) اور نذیر (ڈرانے والا) بنا کر بھیجے گئے تھے

۱۳۸۔ سورہ اَلِ عمران 3:164: نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اللہ نے
مومنوں پر بڑا احسان فرمایا ہے۔

۱۳۹۔ سورہ نساء 4:170: اے لوگو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ یہ
تمہارے لیے بہتر ہے

۱۴۰۔ سورہ النسآء 4:80: جو کوئی بھی اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطاعت اختیار کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے

۱۴۱۔ سورہ الاحقاف 46:8: سورہ العنکبوت 29:52: سورہ الرعد 13:43:
اپنے نبی کے دعوتِ دین کے کام اور جدوجہد پر اللہ خود گواہ ہے

۱۴۲۔ اللہ تعالیٰ نے 11 مقامات پر ”یا ایھا النبی“ (اے نبی) کہہ کر پکارا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان خطابوں سے بھی پکارا ہے
طٰہٰ (سورہ 20) یٰسٓ (سورہ 36) یاَیُّھَا الْمُزَّمِّل (سورہ 73) یاَیُّھَا ال

Marfat.com

مدّثر (سورہ74)

۱۴۳۔ اے نبیؐ ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ سورۃ طٰہٰ 20:1-2

۱۴۴۔ قسم ہے قرآن حکیم کی یقیناً تم رسولوں مین سے ہو اور سیدھے راستے پر ہو۔ سورۃ یٰسین آ 36:1-2-3

۱۴۵۔ نہ بھٹکا ہے تمہارا رفیق اور نہ بہکا ہے۔ اور وہ اپنی خواہش نفس سے بھی نہیں بولتا ہے۔ سورۃ النجم 53:2-3

۱۴۶۔ اور اے نبی ﷺ، ہم نے تمہارا نام بلند کر دیا۔ (سورۃ الم نشراح 94:4)

۱۴۷۔ اے نبی ﷺ بیشک ہم نے تمہیں ال کوثر عطا کر دی ہے۔ (سورۃ کوثر 108:1)

۱۴۸۔ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ تم لوگون کے لیے نرم مزاج ہو سورہ آل عمران 3:159

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: سورہ الاحزاب 33:56 ''بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

پانچواں حصہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت

۷۶۔ آپ ﷺ انسانوں کی رہنمائی کرنے کیلئے تشریف لائے۔

آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی بندگی کروانے کے لئے تشریف لائے۔ لوگوں کو نماز اور دوسری عبادات کے طور طریقے سکھانے کے لئے تشریف لائے۔ لوگوں کا ایمان سدھارنے کے لئے تشریف لائے۔ انسان کو اسلام دین کے پاک صاف اور خوبصورت زندگی گزارنے کے طریقے سکھانے کیلئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے امیر کو صدقہ دینا سکھایا اور غریب کو باوقار، مطمئن اور صابر رہنا سکھایا۔ انسانوں کو قناعت پسندی سکھائی، دنیا کی ہوس اور لالچ کے جال سے دور رہ کر مطمئن زندگی گزارنا سکھایا۔ مال کو جمع کرنے اور اُسے گن گن کر رکھنے سے منع فرمایا۔ ''تباہی ہے ہر اُس شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے طعنا اور برائیاں کرنے والا ہے۔ جو جمع کرتا رہا مال اور گن گن کر

Marfat.com

رکھتا رہا اسے" (سورہ ھُمَز 104ھ)۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خود پسندی سے حق پسندی سکھائی۔ آپ کی تعلیمات سے جاہل بھی روشن خیال ہو گئے۔ آپ ﷺ غلط عقائد، باطل خیالات، اندھی تقلید اور بیہودہ رسموں رواج کا خاتمہ کرنے کیلئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ شیطان صفت لوگوں کو پاک باز بنانے اور معاشرے کے کمزور اور دبے ہوئے لوگوں کو باہمّت اور طاقتور بنانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ لوگوں کی بے چین، تشنہ اور بے قرار روحوں کو تسکین، امن اور اطمینان پہنچانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ یہ بتانے کیلئے تشریف لائے کہ "انسانوں کے دلوں کو اللہ کی یاد سے ہی اطمینان ملتا ہے۔" (سورہ رعد ۱۳:۲۸)۔ آپ ﷺ انسانوں کی زندگیوں کو بامقصد اور کامیاب بنانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کے تخلیقِ کائنات کی مصلحت اور مقصود سمجھانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ انسانوں کو قیامت کے دن یعنی سزا اور جزا کے دن سے خبردار کرنے کیلئے تشریف لائے جس دن اللہ لوگوں کے اچھے اور برے اعمال کے مطابق انسانوں کا روزے قیامت کے بعد کی زندگی کا فیصلہ کرے گا۔ تو پھر انسان اپنے پچھلے اعمال کے مطابق قیامت کے بعد والی زندگی یا تو جنت میں گزارے گا یا پھر دوزخ میں۔ دراصل آپ ﷺ انسانیت کو قرآن کے ذریعہ دین اسلام پہنچانے کے لئے تشریف لائے تاکہ انسان اپنے آپ کو اللہ اور اسلام کے مکمل تابع کر دے اور اللہ کی عبادت کرے اور نیک عمل کرے۔ دین سنوارے اور دنیا بھی۔

Marfat.com

۷۷۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کا درس دینے کے لئے تشریف لائے۔

حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور اسلام کی تعلیمات پھیلانے کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے اُستاد تھے۔ اب آپ ﷺ کے ماننے والے ڈیڑھ ارب کے قریب ہیں۔ آپ ﷺ نے انسان کو مکمل طور پر اللہ کے حکم کے تابع ہونا سکھایا۔ آپ نے انسانوں کو بتایا کہ وہ صرف اور صرف اللہ ہی پر ایمان لائیں۔ جو ان کا خالق اور ملک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ''کہو وہ اللہ ہے۔ وہ بے نیاز ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولا ہے۔ اور نا ہی اس کا کوئی ہم سر ہے'' (سورہ اخلاص 112:1-4)

آپ ﷺ نے لوگوں کو قیامت کے دن سے خبر دار کیا اور آگاہ کیا کہ قیامت کے دن کے بعد ایک اور زندگی کا سامنا یا جنّت میں یا دوزخ میں کرنا ہے۔ یہ دو باتیں انسان کو راہ راست پر رکھنے کے لئے ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ کی ان دو باتوں ہی نے کفار کے صدیوں سے چلے آنے والے جھوٹے اور فرسودہ عقیدوں اور اعتقادات اور بت پرستی کو توڑ کر رکھ دیا۔ آپ ﷺ کے طرزِ کلام میں نرمی۔ شائستگی اور بزرگی تھی۔ آپ ﷺ کم گو انسان تھے۔ آپ ﷺ کی آمد کے وقت تک انسانی ذہن کئی مذہبی معاملات سے پوری طرح آشنا ہو چکا تھا۔ انسانیت نے کئی مذہبوں کو آتے جاتے دیکھ لیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں سے اپنی بات منوانے کے لئے معجزات کا سہارا لینا پڑا تھا۔ لیکن

Marfat.com

آپ ﷺ کے تشریف لانے کے وقت تک انسانی عقل اور مذہبی شعور اس منزل تک پہنچ گیا تھا کہ وہ خود اپنے طور پر اپنے دین، عقیدے، بھلے اور برے کی تمیز کر سکتا تھا۔ اب انسان کی عقل اور شعور پوری طرح جاگ چکا تھا۔ اب اس کیلئے صرف معجزات ہی کافی نہیں تھے۔ انسان کا ذہن، دماغ اور اس کی روح یہ سب ایک ایسے دین کی تلاش میں تھے جو ان کے فہم، عقل اور روح کو اطمینان دلا سکے۔ انسان کو اپنے ہی قلب میں ایک نئی روشنی کی تلاش تھی۔ قرآن کریم نے اسے یہ سب کچھ دے دیا۔ قرآن مجید نے اُن کی اس الجھن کو سلجھا دیا۔ قرآن حکیم دنیا کا سب سے عظیم الشان کرشمہ ہے۔ حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ذریعے انسانیت کو اس کی زندگی کا مقصد سمجھا دیا۔ آپ ﷺ یقیناً ساری انسانیت کے لئے رحمت ہیں (سورہ انبیاء 21:107)

پچھلے تمام انبیاء علیہ السلام کی طرح حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسانیت کے لئے وہی پیغام لے کر آئے تھے کہ ''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے''۔ پچھلے پیغمبروں کی بھی یہی تعلیم رہی تھی۔ اللہ نے اپنے اصولی اور بنیادی پیغام میں کبھی ردوبدل نہیں کی۔ وہی سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہی سب کچھ جاننے والا ہے اور وہی ہر جگہ موجود ہے وہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ نباتات، حیوانیات، چاند سورج، ستاروں اور کائنات پر ذرا غور کرنے سے اس بات کی حقیقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز انسان کے لئے بنائی گئی ہے لیکن انسان خود صرف اور صرف اللہ کی بندگی کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کی زندگی 4 حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ 1۔ ماں کا پیٹ 2۔ دنیاوی زندگی 3۔ قبر اور 4۔ آخرت کی زندگی (جنّت یا دوزخ)۔ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہونے کی حیثیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی اور تعلیماتی مشن دوسرے سارے مذہبی رہنماؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع، جامع اور مکمل تھا۔ دیکھئے (تورات، زبور، انجیل اور وید)۔ قرآن کی تعلیمات دنیا کے سارے انسانوں کے لئے ہیں نہ کہ کسی خاص خطّہ یا قوم یا ماحول کے لئے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات انسانی زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً دین، معاشرت، اقتصادیات، خاندانی زندگی وغیرہ۔ آپ ﷺ کی تعلیمات ہر زمانے کے لئے ہیں خواہ وہ حال ہو یا مستقبل!۔ یا موت کے بعد آخرت کی زندگی ہو۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی۔ دوزخ کے عذاب سے ڈرایا اور جنّت کی خوشخبری دی اور بتوں کی پوجا پاٹ سے منع کیا۔ انسانوں کو دنیا کے ہر شر اور جہالت سے بچنے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی لوگوں کو ہر طرح سے سمجھایا کہ وہ صرف ایک اللہ ہی کی بندگی کریں۔ آپ ﷺ نے قرآن کی تعلیم دی۔ اسلام تو دین فطرت ہے۔ اسلام کے معنی ہیں "اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کے سامنے مکمل اطاعت۔" قرآن انسانوں کے ذہن، ضمیر اور ان کی زندگی کا پورا احاطہ کرتا ہے اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کا راستہ دکھاتا ہے۔ لیکن شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے (سورہ یونس 12:4) قرآن انسان کی روح کا پورا احاطہ کرتا ہے۔ یعنی پہلی بدی پر اُکسانے والی روح۔ نفسِ امّارہ کا (سورہ یُوسُفَ 12:53) دوسری گناہ سے ملامت کرنے والی روح۔ نفسِ لوّامہ کا (سورہ اَلْقیامۃ 75:2) اور تیسری مطمئن کرنے والی نیک روح۔ نفسِ مطمعئناہ کا (سورہ اَل بَلَد 89:27)۔ قرآن زندگی کا ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اللہ نے انسان کو جس مقصد کیلئے پیدا کیا ہے۔ اُسے زندگی گزارنے کا راستہ بھی بتا دیا ہے۔

حضور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے دلوں پر جمی ہوئی سیاہی

Marfat.com

دور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ سچائی اور حق کا روشن راستہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ انسان کی روح کو جو اب تک قید میں تھی اور روشنی کے لئے ترس رہی تھی اسے روشنی دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ گلے سڑے اور بیمار معاشرے کو پاک صاف کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کے لئے تشریف لائے تھے۔کیونکہ اب تک لوگ بتوں کی پرستش کرتے چلے آرہے تھے۔سوائے اس واحد اللہ کے جو ان کی عبادت کا صحیح مستحق ہے۔وہ بھٹکے ہوئے تھے۔وہ گمراہ تھے۔

۷۸۔آپ ﷺ نے ذہن اور عقل کے ذریعے تبلیغ کی۔

گمراہ لوگوں کو حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ مخلصانہ اور ایماندارانہ طریقے سے کی۔ آپ ﷺ نے اپنی تبلیغ میں قرآن کے علم کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں اور عقلوں کو برائیوں سے نکال کر قرآن کی روشنی میں لا کھڑا کیا۔اسلام کے سارے اعتقادات اور اصول صرف عقل، فہم اور سچائی پر مبنی ہیں۔ ان میں انسان کی عقل کے لئے کوئی الجھن نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کی سچائی فوراً ہی انسانوں کے دلوں میں اتر جاتی ہے۔آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔'اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک ذاتی محاسب' اور ایک ذاتی رہنما بنایا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر چیز کے بنانے میں ایک مقصد رکھا ہے جو اس چیز کا مقدر ہے۔قرآن کی تعلیمات میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو عقل اور سمجھ میں نہ آسکے۔لوگ جوق در جوق اسلام میں اسی وجہ سے داخل ہوئے کہ انہوں نے اسلام کی پوری طرح جانچ پڑتال

Marfat.com

کرنے کے بعد اسے سچا اور با مقصد پایا ہے۔ انہوں نے یہ اس وجہ سے کیا تھا کہ وہ سچائی کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ اس طرح آپ ﷺ نے لوگوں کے دماغ، دل اور شعور کو متوجہ کیا نہ کہ ان کے منطقی خیالات اور بے بنیاد عقیدوں کو۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنے کیلئے عقل' سمجھ اور غور و فکر کے اعلیٰ اسباب و ذرائع استعمال کئے۔ لوگوں کو سمجھایا کہ کائنات کا رب صرف ایک اللہ ہی ہے اور اس موجودہ زندگی کے بعد آخرت میں انسان کو ایک نئی زندگی دوزخ یا جنت میں بھی گزارنا ہے۔ جو ابدی ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ گزشتہ زمانوں میں اللہ نے اپنا پیغام دے کر بہت سے پیغمبر بھیجے تھے۔ اور اب وہ خود اللہ کے آخری پیغمبر ہیں اور قرآن مجید اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کے احکامات کی آخری کتاب ہے۔ آپ ﷺ کی ایمانداری' سچائی اور دیانتداری نے لوگوں کو آپ ﷺ پر بھروسہ کرنے پر آمادہ کیا۔ انسانی تاریخ میں کسی اور مذہب میں لوگوں کو اتنی تیزی سے داخل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہ ایک معجزہ تھا کہ صرف 23 برسوں میں جاہل اور ضدی عرب جوق در جوق اسلام کی سچائی سے متاثر ہو کر مخلص اور پکے مسلمان ہو گئے اور وہ چاروں طرف سے کھنچ کھنچ کر آپ ﷺ کی قیادت میں جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی اور رسول تسلیم کر لیا۔ یہ آپ ﷺ کی تبلیغ کا ایک عصر تھا جسے آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے ان کی عقل، فہم اور سمجھ بوجھ کی کسوٹی پر رکھ کر پیش کیا اور اس طرح ان میں اخلاقی' ذہنی اور روحانی بیداری پیدا کی۔ سچ تو یہ ہے کے سچ ہی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

Marfat.com

۷۹۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیواؤں، یتیموں، کمزروں کا سہارا تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کو اخلاقیات کا ایک عظیم درس دینے کیلئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی مختلف زبانوں' رنگوں' نسلوں' عقیدوں اور غیر ملکوں کے لوگوں کو دین اسلام میں لانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کی رہنمائی کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے کسوں کے دوست، مجبوروں اور محتاجوں کے مددگار، متقیوں کے رہنما، بے سہاروں کا سہارا' بیواؤں، یتیمون اور کمزوروں کا سہارا اور ٹھکانہ تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم غریبوں اور یتیموں سے محبت کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے لئے طاقت کا ایک سرچشمہ تھے جن کے پاس کوئی طاقت اور سہارا نہیں تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت مندوں کے مددگار اور غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو ان کے حقوق۔مقام۔عزت۔احترام۔آبرو اور تحفظ دلانے کے لئے تشریف لائے تھے جس کی مثال انسانیت کی تاریخ میں اس سے پہلے نہیں ملتی۔مایوس اور دلبر داشتہ انسانوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک امّید کی کرن بن کر تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کو صبر اور شکر سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کو اس کے اللہ سے جو اس کا خالق اور مالک ہے اس سے ملانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کی برائیوں کو دور کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی کی لعنت کو مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کو جہالت اور بے معنی رسم ورواج سے باہر نکالنے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کو اخلاقی اور روحانی بلندیوں پر لے جانے کے لئے

Marfat.com

تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ انسان کو علم حاصل کرنے اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنے کے لیے تشریف لائے تھے۔آپ انسان کو اندھیرے سے اجالے میں لانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ انسانوں کو اللہ کی بندگی سکھانے کے لیے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ انسانوں کے کردار اور ان کی زندگی کو سنوارنے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ ﷺ انسانوں کو ان کی منزل مقصود پر پہنچانے کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ انسانوں کو وہ راستہ دکھانے کے لئے تشریف لائے تھے جو صراطِ مستقیم ہے اور جس میں اس کی روح کے لئے اطمینان اور سکونِ قلب ہے۔

۸۰۔ مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل وفادار اور تابع تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت نے لوگوں کی زندگیوں پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ لوگوں کو راہ راست پر لانے اور ان کی رہنمائی کرنے میں آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے طرزِ قیادت کا ایک اعلیٰ انداز تھا۔آپ ﷺ کے ماننے والے آپ کی سچائی اور دیانتداری سے آپ ﷺ کے مکمل وفادار اور تابع فرمان تھے۔آپ ﷺ نے جو کہا لوگوں نے اسے مانا اور اس پر عمل کیا۔آپ ﷺ نے جیسا عمل کیا لوگوں نے بھی ویسا ہی عمل کیا۔ ہر طرف سے لوگ آپ ﷺ کی دینی رہنمائی میں آنے لگے۔ ان لوگوں نے دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ وقف کر دیا۔اپنا مال' اپنی دولت' حتیٰ کہ اپنی زندگیاں بھی قربان کر دیں۔ دین اسلام اصل میں دین حق ہے، دین فطرت ہے۔لوگوں نے صاف طور پر آپ ﷺ کی قیادت میں اپنا بھلا ہوتے دیکھا۔لوگوں نے جب آپ پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا محسن اور خیر خواہ پایا تو آپ ﷺ

Marfat.com

کو اپنی زندگی کا رہنما اور پیشوا تسلیم کر لیا۔ وہ آپ ﷺ کی اطاعت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی پیروی کرتے تھے اور اپنی ذات سے زیادہ آپ ﷺ کی عزت اور آپ ﷺ سے محبت کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کی خاطر اور اسلام کی خاطر ذلتیں، رسوائیاں، طعنے، مصیبتیں اور ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں۔ انہیں گھوڑوں سے باندھ کر عرب کی تپتی ریت پر گھسیٹا گیا۔ شہر مکہ سے تین سال تک وادی شعب میں آپ ﷺ کا اور آپ کے ساتھیوں کا بائیکاٹ کیا گیا اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ لیکن لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو نہیں چھوڑا۔ انہوں نے صبر کیا، انہوں نے آپ ﷺ سے کبھی بے وفائی نہیں کی۔ لوگوں کا روحانی تعلق آپ ﷺ سے بے انتہا مضبوط، گہرا اور اٹوٹ تھا اور اب بھی ہے۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں ایک بے پناہ کشش اور لگاؤ ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات سچائی اور روشن رہنمائی اتنی بھر پور ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں اور ذہنوں پر پوری طرح چھا جاتی ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ نساء 4:80 میں فرمایا ہے۔ ''جس شخص نے رسول کی فرمانبرداری کی بیشک اس نے اللہ کی فرمانبراری کی۔'' حضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی اور روحانی طاقت اس قدر پر کشش ہے کہ بڑے سے بڑے ضدی اور مغرور لوگ بھی آپ ﷺ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ یہ تھا آپ ﷺ کی شخصیت کا عظیم الشان کارنامہ! اس عظیم ہستی سے لوگوں کا اس قدر محبت کرنا، اس قدر فرمابرداری کرنا اور حضور کو اپنے آپ پر ترجیح دینا یہ تو دنیا ماہرین نفسیات کے لئے خود ایک گہرے غور و فکر کا مضمون ہے۔

Marfat.com

۸۱۔ آپ ﷺ نے لوگوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کردیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت اور تعلیمات نے لوگوں کے دلوں اور دماغ میں ایک انقلابی تبدیلی اور ایک ولولہ خیز بیداری پیدا کردی۔ اللہ ایک ہے۔ بتوں کی پوجا پاٹ کرنا شرک ہے۔ اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ یہ کم عقلی کا ثبوت ہے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو قریب سے اور غور سے دیکھا تو آپ ﷺ کی شخصیت اور کردار لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے لگی اور وہ بت پرستی کو ناپسند کرنے لگے۔ وہ بیہودہ رسم رواج کو قبول کرنے سے انکار کرنے لگے۔ وہ سمجھ گئے کے وہ ناکارہ اور جھوٹے ہیں۔ ان کی مذہبی کتابوں (ویدوں) میں بت پرستی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ انسانیت کی تاریخ میں انسانی ذہن نے کبھی اتنی زیادہ تیز اور اتنی مکمل تبدیلی نہیں دیکھی جتنی قرآن پاک کے آنے سے دیکھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کے پانچ مناسک رائج کئے۔ کلمہ۔ صلوۃ (نماز)۔ زکوٰۃ۔ حج اور روزہ۔ اسلام کی بے پناہ خوبیوں اعتدال پسندانہ تعلیمات اور بلند اُصولوں کو دیکھ کر حقیقت پسند لوگوں نے ان تمام احکامات کو قبول کر لئے۔ ان پر اسلام کا اثر اتنا زیادہ ہوا کہ ان کی ساری زندگیاں ہی بدل گئیں۔ اسلامی زندگی کا رنگ اُن پر اثر پذیر ہو گیا۔ مغرور لوگ خاکسار بن گئے۔ مسلمان بھائی بھائی بن گئے۔ غلط کار نیکو کار بن گئے۔ ان کے عادات واطوار بدل گئے۔ ان کے رسوم ورواج اور طور طریقے بدل گئے۔ ان کی سوچ بدل گئی۔ ان کی خصلتیں بدل گئیں۔ باہمی رقابتیں اور آپس کی جنگیں ختم ہوگئیں۔ آپس کی نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔ ہمدردی اور رواداری عام ہوگئی۔ ان کے لباس بدل گئے اور ان کی شکلیں

Marfat.com

اور چہرے تک بدل گئے۔ ان کی ذاتی زندگی‘ خاندانی زندگی اور معاشرتی زندگی سب کی سب پستی سے اٹھ کر انسانی کردار کی اونچی منزلوں کی طرف چل پڑیں۔ زندگی کا نصب العین ہی بدل گیا۔ انسان کا کردار اور قدریں بدل گئیں۔ ان کے خیالات، اعتقادات اور ان کی روحیں بدل گئیں۔ مختصراً انسان انسانیت کے بہترین سانچے میں ڈھل گیا جس پر اب اسلامی تمدّن کی مہر لگ گئی۔ اللہ کے رنگ سے بہتر اور کس کا رنگ ہوسکتا ہے (سورۃ بقرہ 2:138) اسی وجہ سے مسلمان اپنے چہروں میں اپنے لباس میں‘ اپنے کردار میں‘ اپنے اعتقاد میں اور اپنے طور طریقوں میں دنیا بھر کے لوگوں سے منفرد نظر آتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت دنیا بھر کے سارے مذہبی رہنماؤں سے اعلیٰ‘ برتر اور زیادہ پختہ اور پُر عصر ثابت ہوئی ہے۔

۸۲۔ دین اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔

دین اسلام کی تعلیم کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کے انسان قران کو با معنی بار بار پڑھے۔ اس میں عقل اور روح کے بند دروازوں کو کھولنے کی کنجی ہے۔ قران انسان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے کر آتا ہے۔ دین اسلام کو قبول کرنے میں نہ تو کوئی جبر ہے‘ نہ کوئی طاقت کا استعمال ہے اور نہ ہی کوئی دنیاوی لالچ۔ اسلام کا قبول کرنا تو انسان کی اپنی عقل، فہم اور اس کے اندر کی روشنی اور اسکی روحانی کیفیت پر منحصر ہے اور سب سے بڑھ کر اس پر اللہ کی رضا اور اس کی ہدایت کا ہونا ضروری ہے۔ دنیا کے بنا ئے ہوئے قاعدے اور قانون معاشرے کو اپنی نگرانی میں وقتی طور پر تو چلا سکتے ہیں یکن وہ دائمی نہیں ہیں۔ جبکہ اللہ کے بنائے ہوئے قرآنی قانون بغیر پولیس کی نگرانی

Marfat.com

کے نہ صرف معاشرے کو سدھارتے ہیں اور ابھارتے ہیں بلکہ دائمی اور قائمی بھی ہیں اور انسان کے ظاہری اور اندرونی دونوں کیفیت کو بھی تبدیل کر دیتے ہیں۔ معاشرے کو چلا لینا حکومتوں کے لئے ایک عارضی اور ناپائیدار بات ہے لیکن اسی معاشرے کو ہمیشہ کے لیے سیدھا رکھنا اسلام کا ہی کمال ہے۔ حکومتوں کو یہ آسان بات سمجھ لینا چاہیئے۔ انسان کے دل میں ہمیشہ سے ہی ایک تشنگی، تمنا اور آرزو رہتی ہے کہ وہ کسی اچھے راستے پر چلے۔ قرآن اسی تشنگی، آرزو و تمنّا اور کشمکش کو پوری طرح سلجھاتا ہے۔ جب انسان کی روح اس کیفیت سے بیدار ہوتی ہے تو بس انسان کو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ زندگی کو گزارنے کے لئے اللہ کے مقرر کیئے ہوئے قانون سے بڑھ کر اور کوئی دوسرا راستہ ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ جب انسان سمجھ جاتا ہے کے اللہ ایک ہے۔ پھر انسان ایک دم اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ اسلام تو اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ سچائی کی تلاش میں انسان غور و فکر کرے، تفتیش کرے اور حق کو سمجھنے کی جستجو کرے۔ دنیا کے لوگوں نے اسلام اپنی مرضی سے قبول کیا ہے۔ اسلام کے جامع اور ٹھوس دلائل انسان کے دل اور ذہن کو بغیر کسی شبہ کے قائل کر دینے کیلئے کافی ہیں۔ انسان کا ذہن اور اس کا دل دونوں اسلام کی سچائی کو مکمل طور پر تسلیم کر لیتے ہیں تب جا کر وہ اپنے پرانے مذہب کو خیر باد کہتا ہے اور اسلام کے سنہری دائرے میں داخل ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے آپ سے کہتا ہے کہ ''میں نے اسلام میں داخل ہونے کا قدم اٹھا لیا ہے'' اسلام دوسروں پر کوئی طاقت اور زور کی بناء پر نہیں تھوپا گیا ہے بلکہ قرآن کی سچائی کی طاقت خود ہی اتنی زیادہ ہے کہ وہ انسانوں کے دلوں میں پوری طرح اتر جاتی ہے۔ قرآن کی سچائی، اس کی تعلیمات اور اس کی روحانی قوت ہی ایسی جامع اور پائیدار ہے کہ

Marfat.com

اسلام تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے۔ جو بات دوسرے مذاہب نہ سمجھا سکے، قرآن نے اسے چند سادہ لفظوں میں انسانوں کے ذہنوں میں عمدہ اور مضبوط طریقے سے اتار دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ بقرہ 2:256 میں فرمایا ہے کہ ''دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت اب گمراہی سے الگ ہو کر سامنے آچکی ہے تو جو شخص بتوں پر اعتقاد نہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے تو اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں''۔ قرآن کی سچائی تو اندھیروں کو ختم کر دینے کیلئے آئی ہے۔ قرآن نے صراط مستقیم یعنی زندگی کا سیدھا راستہ نمایاں طور پر غلط راستے سے الگ کر کے دکھا دیا ہے۔ دنیا بھر کے انسانوں کو اب اسلام کی سچائی کو قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔ اب اسلام ساری دنیا کا واحد مذہب ہو جانا چاہئے۔ ان شاء اللہ

۸۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات۔

قرآن انسان کو اپنے فرائض کو پورا کرنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر زور دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پاک اور صاف رہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ انتہائی پاک باز تھے۔ آپ ﷺ کو نماز میں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں تسکین قلب اور روحانی خوشی میسر ہوتی تھی۔ آپ ﷺ مسجد میں پانچ وقت کی نمازوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ مسجد، اللہ کی عبادت کا خاموشی سے ذکر کرنے کا اور باجماعت نماز ادا کرنے کا اسلامی مرکز ہے۔ مسجد وہ مقام ہے جہاں بادشاہ اور رعایا، امیر اور غریب، طاقتور اور کمزور سب ہی کندھے سے کندھا ملا کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی میں گھٹنے ٹیک کر سربہ سجود ہوتے ہیں۔ آپ

Marfat.com

حضور ﷺ گھوڑے پر سوار ہوں یا اپنی اونٹنی قصویٰ پر، سفر میں ہوں، یا میدانِ جنگ میں مصروف ہوں، یا بیماری سے بستر پر علیل ہوں، آپ ﷺ نے کسی حالت میں بھی اپنی فرض نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ نے اپنی نمازوں کی ہمیشہ حفاظت کی۔ اپنی نمازوں اور عبادات کے سلسلے میں آپ ﷺ ہمیشہ نہایت فرض شناس اور وقت کے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی آپکا اوّلیں فرض تھا۔

(قرآن مجید میں تقریباً 700 دفعہ نماز قائم کرنے کا حکم آیا ہے) پانچ فرض نمازوں کا ذکر قرآن میں الگ الگ جگہ آیا ہے۔

(1) Fajr -	1 Surah Taa Haa	- 20 : 130
	2 Surah Ar Rum	- 30 : 17
(2) Zohar -	1 Surah Bani Israaeel	- 17 : 78
	2 Surah Taa Haa	- 20 : 130
	3 Surah Ar Rum	- 30 : 17
(3) ASR -	1 Surah Baqarah	- 2 : 238
	2 Surah Hud	- 11 : 114
	3 Surah Bani Israaeel	- 17 : 78
	4 Surah Taa Haa	- 20 : 130
	5 Surah Ar - Rum	- 30 : 17
(4) Maghrib -	1 Surah Bani Israaeel	- 17 : 78
	2 Surah Taa Haa	- 20 : 130
	3 Surah Ar Rum	- 30 : 17
(5) Ishaa -	1 Surah Bani Israaeel	- 17 : 78
	2 Surah Taa Haa	- 20 : 130
	3 Surah Ar Rum	- 30 : 17

ان پانچ فرض نمازوں کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل کچھ اور نفلی نمازیں بھی ادا کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

(الف) اشراق کی نماز — سورج نکلنے کے بارہ منٹ بعد

(ب) چاشت کی نماز — سورج نکلنے کے قریب تین گھنٹے بعد

(ج) صلوٰۃ تسبیح کی نماز — کسی بھی وقت جب بھی وقت ملے

(د) اوابین کی نماز — مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان

(ہ) تہجد کی نماز — رات کے آخری حصہ میں

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے بڑے حصے میں اور رمضان کے مہینے میں نماز، ذکر اور قرآن کی تلاوت میں زیادہ وقت گزارا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پیروں پر ورم آجاتا تھا۔ ان نمازوں میں بعض وقت آپ ﷺ کا اللہ سے جذبہ محبت اس قدر شدّت اختیار کر جاتا تھا کہ آپ ﷺ زاروقطار پھوٹ کر رو دیا کرتے تھے اور آپ کی ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیک جاتی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جنازے کی نماز میں بھی شریک ہوتے تھے اور جنازے کا احترام کرتے تھے۔ آپ ﷺ مصیبت، خوف اور عیدین کے موقع پر بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لئے اور تندرستی اور اللہ کی بہت سی دوسری رحمتیں اور بخششیں مانگنے کے لئے بھی نمازیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ شکرانے کی نماز ہر کامیابی کے بعد پڑھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا وقت نمازوں، ذکر الٰہی اور اسلام کی تبلیغ سے بھرپور رہتا تھا۔ ان نمازوں اور عبادات کے علاوہ آپ حضور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کیا کرتے تھے۔ آپ

Marfat.com

ﷺ اسلام کے پہلے حافظ قرآن تھے۔ ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ آپ ﷺ ہر مہینے پیر اور جمعرات کو بھی روزے رکھا کرتے تھے۔ رمضان کے آخری دنوں میں آپ ﷺ مسجد میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے تاکہ دنیا سے الگ ہو کر مسجد میں اللہ کی یکسو ہو کر زیادہ بندگی اور تلاوت قرآن کر سکیں۔ آپ ﷺ لیلۃ القدر کی آخری طاق راتوں میں عبادت میں زیادہ وقت گزارا کرتے تھے۔ اللہ کی یاد اور عبادت آپ ﷺ اس انتہا تک کرتے تھے کہ آپ ﷺ کا ثانی دنیا کی تاریخ میں اور کوئی پیدا نہیں ہوا۔

۸۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔

ہر نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر اللہ سے اُمّت کے لئے دعا مانگا کرتے تھے۔

دعا انسان کی انکساری اور اس کی محتاجی کی نشان دہی کرتی ہے۔

دعا انسان کی آخری پکار ہے۔ دعا انسان کی ایک طاقتور فریاد ہے۔

دعا میں انسان اپنی محتاجی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔

اللہ پسند فرماتا ہے کہ بندہ اس سے اپنی حاجت کے لئے بھیک مانگے۔

جو شخص اللہ سے اپنی حاجتوں اور مغفرت کے لئے دعا نہیں مانگتا اللہ اُسے پسند نہیں کرتا۔ دعا کرنے سے انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا اور دعا کے بغیر وہ کبھی کامیاب بھی نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

۸۵۔آپ ﷺ کا طرزِ زندگی بحیثیت سربراہ ریاست اسلام۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ریگستان میں ایک غریب چرواہے کی حیثیت سے ہوں یا شام کے بازاروں میں ایک تاجر کی حیثیت سے ہوں یا غارِ حرا کے اندھیرے میں عبادت اور مراقبے میں مصروف ہوں یا مکہ اور مدینہ میں ایک معلم کی حیثیت سے تبلیغ اسلام کا کام کر رہے ہوں یا مکہ کے فاتح سپہ سالار ہوں۔ آپ ﷺ زندگی کے تمام نشیب و فراز میں سادگی کے پیکر تھے۔ آپ ﷺ اپنے آپ سے سچے، اپنے ساتھیوں سے سچے اور سب سے بڑھ کر اپنے پروردگار سے سچے تھے۔ بدلتے ہوئے حالات آپ کو بدل نہیں سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہر زمانے میں ہمیشہ وہی شرم وحیا، وہی انکساری، وہی پاکیزگی نفس اور وہی حسن سلوک قائم رکھا۔ یہاں مدینہ میں تو آپ ﷺ پر دوہری ذمہ داریاں تھی۔ آپ ﷺ دین اسلام کے اوّلین مذہبی رہنما تھے اور ساتھ ہی ساتھ مدینے کی اسلامی ریاست کے سربراہ بھی تھے۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس نہ تو کوئی محلات تھے اور نہ ہی اونچے اونچے ستونوں والی عمارتیں تھیں۔ نہ ہی کوئی دربان اور پاسبان تھے جو آپ ﷺ کی دنیاوی شان وشوکت کا مظاہرہ کرنے کیلئے پہرہ دیتے ہوں۔ آپ کی عظمت تو آپ ﷺ کی سادگی اور انکساری میں تھی۔ آپ ﷺ عیش پرستی اور آرام کی زندگی سے ہمیشہ دور رہتے تھے اور کسی قسم

Marfat.com

کی شان و شوکت کے مظاہرے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اپنے آپ کو برتر دکھانا آپ ﷺ کی شخصیت اور فطرت کے خلاف تھا۔ ہمیشہ سادگی اور انکساری کو پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے حجرے میں ایک چٹائی، ایک مٹی کا گھڑا اور ایک کمبل ہوتا تھا۔ آپ ﷺ غریبوں اور مسکینوں کے درمیان اٹھنا بیٹھنا زیادہ پسند فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے "الفقر فخری" یعنی غربت پر مجھے فخر ہے۔ ایک سربراہ سلطنت ہونے کی حیثیت کے باوجود آپ ﷺ معاشرے کے نیچے سے نیچے درجے کے لوگوں سے برابری سے ملتے تھے کیونکہ وہ خود ہی تو معاشرے سے چھوٹے اور بڑے کا فرق مٹانے کو تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں بے انتہا بزرگی۔ شفقت اور خلوص تھا۔ مدینہ میں آپ ﷺ نے حکومت کی ذمہ داریاں عقل مندی، ہوشیاری، ایمانداری اور دیانتداری سے ادا کیں۔ آپ کے نزدیک انسان کا ایمان اور اس کا تقوی ہی اس کی حیثیت اور اس کی بڑائی کا معیار تھے۔ آپ ﷺ کا معمولی رہن سہن، آپ ﷺ کا مزاج اور آپ ﷺ کی روزمرّہ کی سادہ زندگی کا نمونہ بحیثیت سربراہ ریاست تاریخ عالم میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کے پاس نہ تو کوئی باقاعدہ فوج تھی نہ کوئی پولیس کے محکمہ تھا۔ لیکن آپ نے لوگوں کے دلوں پر حکومت کی اور ان کی زندگیاں بدل دیں۔ آپ کی تیئس (23) سال کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ دنیا کے سب سے زیادہ کامیاب پیغمبر اور رہنما (Statesman) تھے۔ آپ ﷺ ہی نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے جوڑا ورنہ ہم بھی بت پرست ہی رہتے۔ ہم آپ ﷺ کے انتہائی احسان منداور شکر گزار ہیں۔

Marfat.com

۸۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روزانہ کی مصروفیات۔

اسلامی حکومت کے سربراہ ہونے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزانہ کی مصروفیات بڑی سادہ تھیں اور انکساری کی آئینہ دار تھیں۔ وہ اپنے پھٹے ہوئے اونی کپڑے اور اپنے جوتوں کی مرمّت خود ہی کرلیا کرتے تھے۔ بکریوں کا دودھ دھولیتے تھے اور اپنے حجرہ میں جھاڑو دے لیتے تھے۔ وہ اکثر چولہے میں آگ خود جلا لیتے تھے اور دوسرے گھریلو کام کاج بھی خود کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ زمین پر کھجور کی بنی ہوئی چٹائی پر سوتے اور بیٹھتے تھے۔ اور جو تحفہ دن میں آپ ﷺ کو ملتا تھا، شام ہونے سے پہلے پہلے آپ ﷺ اسے غریبوں میں بانٹ دیتے تھے۔

آپ ﷺ کم کھاتے تھے، کم سوتے تھے اور کم بات کرتے تھے عام طور پر کھجور، پانی اور دودھ پر گزارہ کرتے تھے۔ کبھی کبھی رات کو اپنے خاندان والوں کے ساتھ بھوکے ہی سوجایا کرتے تھے کیونکہ حجرے میں کھانے کو کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے جن کپڑوں میں انتقال فرمایا تھا خود ان میں بھی پیوند لگے ہوئے تھے۔

۸۷۔ آپ ﷺ ہمیشہ مصروفِ عمل رہتے تھے۔

حضور علیہ السلام اپنی زندگی میں ہمیشہ مصروف ہی رہے۔ ایک بھی لمحہ کاہلی اور سستی کا آپ کے پاس نہیں تھا۔ فضول اور بے کار مشاغل کے لئے آپ ﷺ کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک عرصے سے دشمنی چلی آرہی تھی مکہ کے قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُبھرتی ہوئی طاقت کو برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ اس لئے آپؐ کو تین جنگوں میں مدینے کو مکہ کے قریش حملہ آواروں سے بچانا پڑا۔ یہ جنگ بدر، جنگ اُحد اور جنگ خندق تھیں۔

Marfat.com

۸۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک باعمل انسان تھے۔

اتنی ساری نمازوں اور روزوں اور جنگوں (جہاد) کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی سلطنت کے کاموں کے لیے بھی وقت نکالنا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نہ صرف دن میں پانچ دفعہ نمازوں کی امامت کرتے تھے بلکہ جنگوں میں اپنے پیروکاروں کی قیادت بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک عملی انسان تھے اور ہر وقت باعمل و مستعد رہتے تھے آپ ﷺ ہمیشہ نیک اعمال پر زور دیتے تھے۔ لوگ آپ ﷺ سے بات چیت کر سکتے تھے اور آپ کی سنت کی پیروی کر سکتے تھے۔ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے رفقاء کی نظر میں رہتے تھے۔ ذاتی رابطہ بہت آسان تھا۔ آپ ﷺ ہر شخص کی پہنچ میں تھے۔ آپ ﷺ کے ہر وقت کے نظارے، ملاقات اور رابطے کی وجہ سے آپ ﷺ کی سیرت کو اپنانے اور قیادت کے پیچھے چلنا لوگوں کے لیے آسان ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ ہر شخص کی پہنچ میں تھے۔ اس وجہ سے ان کے پیروکاروں کی تربیت اور رہنمائی آسان ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب 33:21 میں فرمایا ہے "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے"۔

۸۹۔ آپ ﷺ ایک منصف مزاج جج تھے۔

مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی حکومت کے سربراہ اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ ایک منصف جج کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے دنیا کو نہایت عمدہ، پاک وصاف، سچائی اور انصاف سے بھرپور نظامِ عدل دیا۔ اس اعلیٰ منصب کے فرائض انجام دینے کے لیے آپ ﷺ مکمل طور پر ایمانداری، اور

Marfat.com

انصاف پسندی سے کام لیتے تھے۔ یہاں تک کہ یہودی اور دوسرے غیر مسلم بھی اپنے جھگڑوں اور مقدموں کے فیصلے کے لئے آپ ﷺ سے رجوع کرتے تھے۔ آپ ﷺ دونوں طرف کے فریقوں کی ہمیشہ پوری بات سنا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو بتایا کہ جھوٹی گواہی نہیں دینا چاہئے کیونکہ وہ ایک گناہ اور بے انصافی ہے۔ آپ ﷺ ہر فریادی اور تکلیف زدہ کی فریاد سنا کرتے تھے کیونکہ سب کے ساتھ برابری کا برتاؤ اور انصاف، اسلام کے سنہری اصولوں میں سے ایک ہے۔ ہر شخص کو حق ہے کہ اسے اس کی زندگی کا تحفظ ملے، اس کے مال و دولت کا تحفظ ملے، اسے اپنے مذہب کا تحفظ ملے اور صحیح بولنے اور عمل کی آزادی حاصل ہو۔ آپ ﷺ سب کے ساتھ انصاف کرتے تھے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ النّحل 16:90 میں انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلامی قانون کی نظر میں حکمران اور رعایا دونوں برابر ہیں۔ اس میں کسی بھی شخص یا طبقے کے لئے کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے۔ انصاف کے معاملے میں سب برابر ہیں۔ ہر شخص کو انصاف کے لئے عدالت سے رجوع کرنے کی آزادی ہے۔ اسلام میں انصاف انسان کے اپنے، فعل اور عمل پر منحصر ہے نہ کہ اس کے رنگ، نسل اور اس کے عہدہ پر۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ "کسی منصف کو جبکہ وہ ناراض ہو یا غصّے میں ہو اپنا فیصلہ نہیں سنانا چاہئے۔" اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورہ النّسآء 4:135 میں فرمایا ہے کہ "اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے سچی گواہی دو چاہے اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ یا رشتہ داروں کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر ہے تو تم سے بڑھ کر اللہ اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تو تم نفس کی خواہش کے تابع نہ ہو جانا کہ عدل اور

Marfat.com

انصاف سے ہی منہ پھیر لو۔ اگر تم دبی زبان سے گول مول یا پیچ دار گواہی دو گے یا گواہی سے بچنا چاہو گے تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی سب خبر ہے۔"

۹۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق مثالی تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حقوق اللہ کے علاوہ حقوق العباد کا بھی پورا حق ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ ہمیشہ برابری اور مروّت کا نیک سلوک کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ لوگوں سے انسانیت اور رواداری سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ لوگوں کی عزّت اور احترام کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی خوش اخلاقی سب کے لیے برابر تھی۔ آپ ﷺ سب کے ساتھ ہمدردی اور رحم دلی سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ دوسروں سے خلوص اور محبت سے ملتے تھے۔ آپ ﷺ ایک ملن سار باوقار انسان تھے۔

آپ کی گفتگو میں نرمی تھی اور آپ ﷺ کی شخصیت میں نہ تو کوئی غرور تھا نہ کوئی تکبّر تھا اور نہ ہی کوئی بداخلاقی تھی۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچائی کو پسند فرماتے تھے اور برائی کو برائی کی نظر سے دیکھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیفوں کی عزّت کرتے تھے اور چھوٹوں کے ساتھ رحم دلی اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ غریبوں اور مسکینوں سے پیار کرتے تھے۔ آپ ﷺ اُنکے درمیان اُٹھنا بیٹھنا پسند فرماتے تھے۔ آپ ان کی مدد اور ضیافت بھی کیا کرتے تھے اور انکے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی غریب کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ ایک ایسے واحد نبی اور پیغمبر تھے

Marfat.com

جنہوں نے یتیموں۔ مسکینوں اور غریبوں کے ساتھ نہایت پیار محبت اور ہمدری کا سلوک کیا۔ انہیں عزّت دی اور ان سے برابری کا سلوک کیا۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا ایک روشن پہلو تھا۔ دنیا کے سارے یتیم خانے آپکی اس روش کی بنیاد پر ہی قائم ہیں۔ وہ سب آپ ﷺ کے شکر گزار ہیں۔

جب کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے آتا تو آپ ﷺ اسے غور سے سنتے تھے۔ اگر کسی سوالی کی درخواست پوری نہیں کر سکتے تھے تو اسے کچھ اچھے الفاظوں سے نرمی سے سمجھا کر رخصت کر دیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رہن سہن نہایت ہی سادہ تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ غریبانہ لباس پہنتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے رزق میں کبھی نکتا چینی نہیں کی۔ آپ ﷺ اپنے قول اور فعل کے سچے اور اپنے وعدے کے پکے تھے۔ آپ نے اپنے کیئے ہوئے وعدے کبھی بھی نہیں توڑے۔ آپ ﷺ ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرتے تھے۔ جنگ کے معاملوں میں آپ ﷺ اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ کر لیا کرتے تھے۔ پھر فیصلے پر ڈٹ کر جمے رہتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی بے پروائی سے کوئی کام انجام نہیں دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رشتے داروں سے بھی اچھے تعلقات رکھتے تھے۔ قریبی ساتھیوں اور قبیلوں میں شادیاں کر کے خاندانی تعلقات بڑھاتے تھے تاکہ آپس میں زیادہ بھائی چارہ بڑھے۔ آپ ﷺ نے دور دراز کے قبیلوں سے بھی رشتہ داریاں بڑھائیں تاکہ ان سے دشمنی کے دروازے بند ہو جائیں۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے گھر بھی جاتے تھے اور ان کی خیریت دریافت کیا کرتے تھے۔ آپ ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑائی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کسی مانگنے والے کو انکار نہیں کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی اور فراخ دلی بے مثال تھی۔ آپ ﷺ کی فراخ دلی رمضان کے مہینے میں تو انتہا کو پہنچ جاتی تھی۔ آپ غربت اور آنے والے دن کی فاقہ کشی سے کبھی نہیں ڈرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس جو کھانے پینے کی چیزیں آتیں تھیں آپ انہیں شام تک لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات آپکو اپنے کنبے سمیت بھوکا ہی سو جانا پڑتا تھا۔

رمضان کے مہینے میں فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رات کو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن مجید کی تلاوت سنتے تھے۔

میدانِ جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہترین گھوڑ سوار ایک بہترین تلوار چلانے والے ایک بہادر سپاہی اور ساتھ ہی ایک اچھے کمانڈنگ جنرل بھی تھے۔ آپ ﷺ جنگ میں دشمن کے بالکل ہی قریب ہوتے تھے۔ میدانِ جنگ کے نازک اور مشکل ترین مرحلے میں بھی آپ ﷺ نہایت بہادری کا مظاہرہ کرتے تھے۔ میدانِ جنگ میں آپ ﷺ اپنے غصے کو قابو میں رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مشکل وقت میں ہوتے تھے تو آپ ﷺ صبر اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو جسمانی تکلیف پہنچتی تھی تو آپ ﷺ اور زیادہ صابر اور خاموش ہو جاتے تھے۔

ہر جنگی کامیابی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزمرہ کی عبادات میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا اور زیادہ شکر ادا کرنے کے لیے کہیں اور زیادہ وقت دینے لگتے تھے۔

Marfat.com

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ نصر 110:1:3 میں فرمایا ہے۔ ''اور جب اللہ کی مدد اور فتح حاصل ہو جائے اور آپ دیکھیں کہ لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہو رہے ہوں تو اپنے پروردگار کی تعریفوں کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو۔ بیشک وہ معاف کرنے والا ہے''۔

فتح مکہ کے موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تقریباً سب ہی پرانے دشمنوں کو معاف کر دیا تھا جنہوں نے کچھ برسوں پہلے ہی آپ ﷺ کو اور آپکے ساتھیوں کو پورے تیرہ سال اذیتیں پہنچائی تھیں۔ قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سال تک وادی شعب میں مکمل بائیکاٹ کر دیا تھا۔ انہیں تنگ کیا تھا۔ انہیں ستایا تھا۔ اور ان کی بے عزّتی کی تھی اور مدینے کے خلاف تین جنگیں کی تھیں۔ بدلہ لینے کی بجائے آپ ﷺ نے ان کو معاف کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ''میں تم سے وہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی کہ ''لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْم'' یعنی آج تم پر کوئی لعنت ملامت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو'' سورہ یوسف 12:92۔ یہ تھی آپکی دل کی کشادہ دلی۔ آپ ﷺ بدلہ لینے کے بجائے آپ ﷺ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے معاملے میں کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وہ راستہ اختیار کرتے تھے جو آسان اور کم مشکل ہوتا تھا۔ اسلام کی حفاظت کی خاطر آپ ﷺ نازک وقت میں مثلاً تمن دشمن سے صلح کے معاہدے بھی کر لیتے تھے تاکہ خون خرابہ نہ ہو (صلح حدیبیہ)۔ آپ ﷺ اس لیے کافروں کی بے رخی اور جہالت کو بھی برداشت کر لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہر کام اللہ

Marfat.com

سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے اور اسلام کی بقا کے لیے کیا، نہ کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کیا۔ آپ ﷺ جو وعدے کرتے تھے اسے ہر حالت میں پورا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ خندہ پیشانی، انکساری اور درگزر آپ ﷺ کی شخصیت کے نمایاں پہلو تھے۔ جو دوسروں کو آپ ﷺ کے قریب کر دیتے تھے۔

جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ ڈرتا تھا وہ ہی سب سے درجے میں اونچا سمجھا جاتا تھا۔ آپ اپنی تعریف سننا پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ اپنے ملازم سے بھی کبھی بے رخی یا جھنجلاہٹ سے پیش نہیں آتے تھے۔ ان پر کبھی الزام بھی نہیں لگاتے تھے۔ آپ ﷺ کے خادم حضرت انسؓ جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت دس سال تک کی تھی انہوں نے کہا کہ۔ آپ ﷺ نے مجھے نہ تو کبھی ڈانٹا اور نہ ہی مجھ سے زور سے بات کی اور نہ ہی مجھ پر لعنت ملامت کی۔

مکے کی مجلسوں میں آپ ﷺ کے بیٹھنے کی کوئی خاص جگہ نہیں ہوتی تھی۔ اس مجلسوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔ لیکن مدینے میں آپ ﷺ جب بھی مجلس میں تشریف لاتے تو لوگوں کو اپنے استقبال کے لیے کھڑے ہونے سے منع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی شخصیت میں ایک روحانی مقناطیسی کشش تھی جو لوگوں کو آپ ﷺ کی طرف کھینچ لاتی تھی۔ آپ ﷺ کے ساتھی ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، آپ ﷺ کی بات فوراً مان لیتے تھے اور آپ ﷺ کے حکم کو ادا کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانا چاہتے تھے۔

مجلسوں میں آپکا رویہ نرم مزاجی، مخلصانہ، سچائی اور ایمان داری کا ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی مجلسوں میں نہ تو کوئی زور کی آواز سے بات کرتا تھا اور نہ کوئی شور شرابہ

Marfat.com

ہوتا تھا۔ نہ آپکی محفلوں میں کوئی بداخلاقی ہوتی تھی۔ آپ کی بات سننے کے لیے لوگ مسجد میں ادب سے اور خاموشی سے بیٹھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مصروف ترین انسان تھے۔ آپکی عبادات۔ پانچ فرض نمازیں اور تہجد کی نمازیں۔ تبلیغی کام۔ آپ ﷺ کی جنگوں کی مصروفیات۔ آپکی وفدوں سے ملاقاتیں اور اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورے۔ یہ سب آپکو مصروف رکھتے تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ساری ذمہ داری آپ ﷺ پر ایک بھاری بوجھ تھے۔ اس وجہ سے آپکو کبھی لمبے عرصے تک کا آرام نہیں ملا۔

یہ تھا مختصراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان شخصیت کا ایک چھوٹا سا خاکہ۔ میں تو کیا دراصل دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا پورا احاطہ کر سکے۔ آپ ﷺ دنیا کے سب سے بڑے اُستاد تھے جو انسانیت کی عظیم تر قدروں کو قرآن کی روشنی میں پہنچ چکے تھے۔

۱۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہدو: "اے انسانو! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں بھیجا گیا ہوں تم سب کی طرف" (سورہ اعراف 7:158)

۲۔ اور نہیں بھیجا ہے ہم نے (اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے) تم کو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر رحمت بنا کر جہان والوں کے لیے (سورہ الانبیاء 21:107)

۳۔ یقیناً ہے تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ ہر شخص کے لیے جو اُمیدوار ہو اللہ کا اور یومِ آخرت کا.......... (سورہ الاحزاب 33:21)

۴۔ بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی درود بھیجو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر (سورہ الاحزاب 33:56)

Marfat.com

۹۱۔ آپ ﷺ کی غیر مسلموں سے رواداری اور حسنِ سلوک۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ غیر مسلموں کے ساتھ نیکی اور رواداری کا ایسا سلوک کیا جو انسانی اخلاقی قدروں میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا ہے اور جو دوسروں کے لئے بھی مشعل راہ اور ایک نمونہ ہے۔ اسلام ہے ہی وہ دین جس میں محبت، نرمی، رحم دلی اور درگذر ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو اپنے مذہب کو ماننے کی پوری آزادی بھی ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے کبھی غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا اور نہ کبھی کسی زور یا طاقت کا استعمال کیا۔ اور یہی قرآن مجید کا حکم ہے۔ ایک مسلمان کا رب بھی وہی اللہ ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) کا رب ہے۔ مسلمان اللہ کے تمام گذشتہ پیغمبروں کو بڑے احترام اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے آپؐ کے نزدیک موسیٰ علیہ السلام اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیات بڑی محترم ہیں۔ ان پیغمبروں کے ماننے والوں کو قرآن مجید میں اہل کتاب کہا گیا ہے۔ اسی وجہ سے یہودیوں اور عیسائیوں کو مدینے کی اسلامی ریاست میں ایک خصوصی مقام حاصل تھا۔

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر 136 دفعہ آیا ہے اور مریم علیہ السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر 97 دفعہ، بی بی مریم کا 34 دفعہ اور انجیل کا ذکر 12 دفعہ آیا ہے۔ مسلمان تمام گذشتہ پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ او ان میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

لوگوں پر کوئی جبر نہیں ہے کہ وہ اسلام قبول کریں۔ قرآن کی تعلیمات میں ٹھوس دلائل ہیں۔ وہ سچائی سے بھرپور ہے، ایماندارانہ بحث مباحثہ ہی وہ طریقہ

Marfat.com

ہے جس کے ذریعے انسان کو حق، سچائی ہدایت اور روحانی روشنی کا راستہ ملتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

قرآن کا فرمان ہے ''پھر کوئی حجت بازی کرے تم سے اس معاملے میں اس کے بعد بھی کہ آچکا ہے تمہارے پاس صحیح علم۔ تو تم ان سے کہو کہ آؤ! بلا لیتے ہیں ہم اپنی اولاد کو اور بلا لو تم اپنی اولاد کو۔ اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو۔ اور ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آجاؤ۔ پھر ہم مباہلہ کریں اور بھیجیں لعنت اللہ کے جھوٹوں پر'' (سورۃ ال عمران 3:61) اسلام نے بغیر کسی جبر اور طاقت کے ایک نہایت روشن خیال تبلیغی نظام اختیار کیا ہے جو انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور دنیا کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ جب اسلامی تبلیغ کے باوجود لوگ دین اسلام سے منہ پھیر لیں تو قرآن مجید مذہبی درگذر اور رواداری کے معاملے میں سورۃ ال کافرون 109:6 میں یوں فرماتا ہے کہ ''تو تم اپنے دین پر (چلو) اور میں اپنے دین پر۔'' دراصل اسلام میں مذہبی درگذر مذہبی نفرت سے کہیں زیادہ اونچا مقام رکھتی ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے جو اہلِ کتاب کہلاتے ہیں مدینے کی اسلامی ریاست میں خصوصی رعایتیں تھیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا تھا۔ انکی مذہبی کتاب تورات اور انجیل کی حفاظت کی گئی تھی۔ نہ کسی سینا گاگ کو، نہ کسی چرچ کو نہ کسی صلیب (Cross) کو ہاتھ لگایا گیا تھا۔ ان کو اپنے مذہبی عقائد کے ماننے میں مکمل آزادی دی گئی تھی۔ ان کی جائیدادیں مدینہ کی اسلامی ریاست کی حفاظت میں تھیں۔ وہ اپنی مرضی سے کوئی

Marfat.com

بھی پیشہ اختیار کر سکتے تھے اور اپنی دولت کو جس طرح چاہتے خرچ کر سکتے تھے۔ ریاست کے دفاعی اخراجات کے لیے ان پر ایک معمولی سا ٹیکس لگایا گیا تھا جس کا نام جزیہ تھا۔ جب کے مسلمانوں پر زکوٰۃ دینا فرض ہے اس طرح جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو بغیر تعصب اور دشمنی کے اسلامی ریاست کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے ان سے رواداری اور پاسداری کا نیک سلوک کیا تھا۔

۹۲۔ آپ ﷺ کامل ترین انسان تھے۔

بلا شبہ اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ترین ہستی تھے۔ کیوں کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے قرانی احکامات کی پوری اطاعت کی تھی۔ آپ ﷺ کا کردار اعلیٰ نفیس اور بے مثال تھا۔ بچپن میں بکریاں چرائیں اور تاجروں کی ملازمت کی۔

آپ ﷺ واحد انسان تھے جنہوں نے مکہ میں بت پرستی اور بیہودہ رسم رواج کے خلاف آواز اُٹھائی۔ آپ ﷺ اسلام کے ایک عظیم داعی اور معلم تھے۔ مدینے میں آپ ﷺ نے مختلف قبیلوں کے دیرینہ لڑائی جھگڑوں کو ختم کر کے ان کو ایک مسلم اُمہ میں جوڑ دیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔ مکہ میں اگر آپ ﷺ بت پرستی کے خلاف تھے تو مدینے میں آپ ﷺ ایک اعلیٰ سیاست دان اور اسلام کے داعی بھی تھے۔ آپ ﷺ نے اسلام کے دفاع کے خاطر کتنی ہی جنگوں کی سربراہی کی۔ آپ ﷺ ایک سپاہی تھے اور ساتھ ہی ایک جنرل بھی تھے۔ آپ ﷺ ایک اعلیٰ منتظم اور ایک بے مثال سربراہ مملکت بھی تھے۔ آپ ﷺ مسلمانوں کے امام اعظم تھے۔ آپ ﷺ

Marfat.com

غریبوں کے مددگار۔ بیواؤں اور یتیموں کا سہارا اور غلاموں کے نجات دہندہ تھے ۔آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت انسانی معیار میں بے مثال تھی۔ آپ ﷺ کا اخلاقی معیار میں کوئی ثانی اور ہم سرتاریخ عالم میں پیدا نہیں ہوا۔ آپ ﷺ اپنے کردار اور افعال میں عام انسانوں سے بلند و بالا نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ انسانیت کا بہترین نمونہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کا کوئی انسان تاریخ نے کبھی نہیں دیکھا۔

آپ ﷺ تمام پیغمبروں میں سب سے زیادہ با اثر اور کامیاب پیغمبر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ کی شخصیت دنیا کے لیے بے مثال ہے۔ آپ ﷺ نے ڈوبی ہوئی انسانیت کو اندھیرے اور جہالت کے بھنور سے باہر نکال کر قرآن کی روشنی دکھائی۔ آپ ﷺ نے انسان کو بتوں کی غلامی سے نجات دلائی اور اللہ کی بندگی کی راہ دکھائی۔ انسانیت کو حقِ آخر قرآن سکھایا۔ آپ ﷺ نے انسانی عقیدوں، اعمالوں اور عبادات کو قرآن کی ہدایات کے مطابق ڈھال دیا اور یہ کارنامہ اس صورت میں انجام دیا جب کہ آپ ﷺ خود اُمّی تھے۔ آپ ﷺ کو کسی انسان نے سکھایا یا پڑھایا نہیں تھا۔ آپ ﷺ کی تربیت تو قدرت اور فطرت نے کی تھی۔ آپ ﷺ کو جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی قرآنی وحی آتی تھی اور ہدایت ملتی تھی۔ آپ ﷺ کے تمام اعمال میں ایک معنی اور مقصد ہوتا تھا اور تمام گفتگو میں عقل و دانش اور علم کی باتیں ہوتی تھی۔ تمام معاملوں

Marfat.com

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی قرآن سے ہوتی تھی خواہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی عبادات سے ہو یا دنیاوی معاملات سے ہو! حقوق اللہ ہو یا حقوق العباد ہو دونوں میں آپ ﷺ کو قرآن نے اعلیٰ رہنمائی فرمائی۔ سورہ علق 96:6 میں فرمایا گیا ہے ''اللہ نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' آپ ﷺ زندگی کے تمام مراحل سے گزرے اور تمام مشکلات برداشت کیں اور پھر بھی ناقابلِ یقین کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ نے قرآن کی تعلیم پر خود مکمل عمل کیا۔ آپ ﷺ کی تعلیم کی وجہ سے بعد کے زمانوں میں مسلمانوں نے اعلیٰ ترین کامیابیاں حاصل کیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے متعلق جو شخص جتنا زیادہ جانتا ہے وہ آپ ﷺ کا اتنا ہی زیادہ احترام کرتا ہے۔ مقابلہ کیجئے ان حالات کا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے، اور ان حالات کا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تھا۔ اس وقت تک تقریباً سارا عرب مسلمان ہو چکا تھا۔ آپ نے انسانی زندگی میں عظیم الشان انقلاب برپا کیا تھا۔ آپ نے تاریخ کا رُخ بدل ڈالا تھا۔ آپ ﷺ نے مذہبی، سیاسی، معاشرتی، سماجی حالات کو بدل ڈالا تھا۔ آپ ﷺ نے بے ہودہ اعتقاد، رسم ورواج اور غلامی کے دور کا خاتمہ کر دیا تھا آپ نے سب مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے قرآن مجید کا بول بالا کر دیا تھا۔

Marfat.com

۹۳۔ آپ ﷺ نے کیا کچھ حاصل کیا؟

یہ دعوت کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی دوسری ہستی عبادت کے لائق نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے 610 عیسوی میں مکہ میں پیش کی تھی۔آپ ﷺ نے اعلان کیا تھا کہ اس کائنات کا مالک بس ایک اللہ ہی ہے جو ہر جگہ حاضر ہے اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔آپ ﷺ نے لوگوں کو سمجھایا کہ اپنے جسم، کائنات، زندگی اور موت کے بارے میں تھوڑا سا غور وفکر کرو۔ایک صحیح الدماغ انسان کو اس نتیجے تک پہنچانے کے لئے کافی ہے کہ دنیا کا مالک ایک اللہ ہی ہے اور بت پرستی ایک بیمار ذہن اور کم عقلی کی علامت ہے۔

اس زمانے میں بت پرستی کا سب سے بڑا گڑھ اور مندر خانہ کعبہ تھا۔ آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ سب سے بڑا گناہ بت پرستی ہے۔اس وقت عرب کے لوگ خانہ کعبہ میں ایک بت کی نہیں بلکہ 360 بتوں کی پرستش کرتے تھے جن میں چھوٹے بڑے، دیوی دیوتا سب شامل تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں سے کہا کہ وہ ان بتوں سے نجات حاصل کرلیں۔آخر کار عرب سے بت پرستی نیست و نابود ہو کر رہ گئی' اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنی تعلیمات کو پورے عرب میں پھیلانے میں کامیاب ہو گئے' جاہلانہ روایات کے خلاف آپ ﷺ نے انہیں قرآنی تعلیمات سے آگاہ کیا۔

مکہ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا 13 سالہ قیام سخت کشمکش اور تکلیفوں

Marfat.com

کا تھا۔ کامیابی تو آپ ﷺ کو وہاں کم ہی نصیب ہوئی تھی البتہ تکلیفیں اور سزائیں بہت ملیں تھیں۔ تین سال تک آپ ﷺ کو اور آپ کے ساتھیوں کو پہاڑ کی وادی شعب میں قید رکھا تھا۔ فاقہ کشی سے برا حال تھا۔ آپ ﷺ کو مار ڈالنے کی بھی تین بار کوشش کی گئی۔ کون سی تکلیف تھی جو قریش مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو نہیں پہنچائی تھی؟ مکہ میں آپ ﷺ کے دشمن بہت زیادہ تھے اس لئے یہاں کے لوگوں پر قرآنی تعلیمات زیادہ اثر انداز نہیں ہوسکی تھیں۔ حضور کے کہنے پر ظلم سے بچنے کے لئے کچھ مسلمان ابی سینیا چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ کے حکم سے مکہ سے ہجرت کرنا پڑی تھی۔

مدینہ پہنچنے پر یہاں کے باشندوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سربراہ تسلیم کرلیا تھا جس کے باعث آپ کو بے مثال کامیابیاں حاصل ہوئیں تھیں۔ کچھ رکاوٹیں تھیں جو یہودیوں اور مشرکین کی طرف سے تھیں۔ پھر بھی آپ کو اسلام پھیلانے میں کافی کامیابی ہوئی تھی۔ اللہ کے مقابلے میں اہل مدینہ نے تمام دیوی دیوتاؤں اور بتوں کو چھوڑ دیا تھا۔ جس کے بعد آپ نے ان کی روزمرہ کی زندگی میں اصلاح کی تھی اور ان کے باطل عقیدہ اور جاہلانہ روایات کو ختم کردیا تھا۔

آپ ﷺ کے آنے سے پہلے ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا جس کا دائرۂ اثر ایک خاص حلقے تک ہوتا تھا۔ عرب زیادہ تر ناخواندہ، غیرمہذب، دیہاتی اور اُجڈ قسم کے لوگ تھے۔ ان کی زندگی زیادہ تر خانہ بدوشوں کی سی تھی۔ کچھ ہی لوگ کسی آبادی میں رہتے تھے۔

Marfat.com

قبیلوں میں غیر معمولی حسد اور جلن کے باعث جنگوں کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتیں انہیں ایک دوسرے کے خلاف تلواریں اٹھانے پر آمادہ کرتی رہتی تھیں۔ ایک ذرا سی توہین بھی انہیں نسل درنسل ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنے پر تیار کر دیتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے اس کبھی نہ ختم ہونے والی جنگوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا تھا اور سب قبیلوں کو اسلام کے دائرے میں لا کر آپس میں شیر وشکر کر دیا تھا۔ اسلام کے دائرے میں لا کر ان سب کو متحد کر دیا تھا۔ تمام فرقہ وارانہ رنجشوں کو ختم کر دیا تھا۔ مدینے کے باشندے انصار کہلاتے تھے (یعنی انصارِ مدینہ) اور مکے سے آنے والے صحابہ مہاجرین کہلائے تھے (یعنی مہاجرین مکہ)۔ اور اسلامی بھائی چارے سے ان دونوں کے درمیان اس قدر بے مثال یکجہتی، قربانی وایثار ہو گیا تھا کہ دنیا نے آج تک اس محبت اور میل جول کی کوئی مثال پیش نہیں کی ہے۔

اس دور میں جبکہ عرب میں غلامی کا سلسلہ جاری تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے مالکوں سے خرید کر آزاد کیا اور انھیں اپنا بھائی قرار دیا۔ فرمایا کہ اللہ کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔ دوسری جانب عورتوں کو بھی صدیوں پرانی غلامی سے باہر نکالا اور ایک کمترین مخلوق کی حیثیت سے باہر لا کر باوقار مقام پر پہنچا دیا۔

عرب میں اس دور میں بمشکل ہی کوئی تعلیم وتعلم کا سلسلہ تھا۔ لوگ عام طور پر ناخواندہ تھے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے لوگوں پر تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور

Marfat.com

زور دیا کہ ''علم حاصل کرو ماں کی گود سے قبر کی آغوش تک۔'' اور اس سلسلے میں آپ نے مرد اور عورت دونوں میں کوئی تخصیص نہیں کی۔ فرمایا کہ ''علم کا حصول ہر مسلم مرد اور عورت پر فرض ہے۔''

خشک سالی کے باعث عرب میں فصلیں بہت کم پیدا ہوتی تھیں۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں تجارت کی طرف راغب کیا اور سمجھایا کہ ''محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔''

شراب، جوئے، سود، جاہلی اعتقادات، بدکاری، اور ان جیسی دیگر درجنوں برائیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کی جان چھڑائی۔

پرانے قوانین منسوخ کر کے قرآنی نئے ایمان افروز قوانین متعارف کروائے جو اللہ کے حکم کے مطابق ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مدینے کا انتظامی اور سیاسی نظام بدل گیا۔ معاشرے میں تبدیلی آ گئی۔ غیر اخلاقی برائیاں دور ہوگئیں، نفس پرستی مٹ گئی اور امیرانہ زندگی بدل کر سادگی والی زندگی اختیار کرنے کا رواج آ گیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کو تاریکی سے نکال کر اُجالے میں لا کھڑا کیا۔ آپ ﷺ محض منبر و محراب سے صرف خطبے ارشاد نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ جنگوں میں بھی صف اول میں نظر آتے تھے۔ آپ ﷺ سپاہی بھی تھے اور سپہ سالارِ اعلیٰ بھی تھے۔

اسلام کے بچاؤ کے خاطر دشمنوں سے جنگیں بھی کرنی پڑتی تھیں۔ جنگو

Marfat.com

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی حکمت عملی اعلیٰ ترین درجے کی ہوتی تھی۔ اگر آپ ﷺ دوسرے قبیلے کے لوگوں کے ساتھ معاہدے کرتے تھے تو انہیں ہمیشہ پورا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ پڑوسی ممالک کے بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط بھی روانہ فرمایا کرتے تھے۔ اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ آپ ﷺ کی جسمانی و ذہنی اور دوراندیشی صلاحیتیں حد درجہ اونچی اور قابل تعریف تھیں۔

آپ ﷺ نے اہل عرب کی زندگیوں میں دینی سماجی، اخلاقی، سیاسی، اور مالی تبدیلیاں لا کر ایک نیا معاشرہ وجود میں لا کھڑا کیا۔ اور تمام اخلاقی برائیوں سے باہر نکال کر اخلاقیات، تہذیب، اور علم کے اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔ اس کا سہرا کلی طور پر آپؐ ہی کی ذات پر ہے۔

دنیا میں ایسی کوئی مثال نہیں ہے کہ ساتویں صدی کے بدّو اور خون بہانے والے معاشرے میں اس قدر گہری اور دور رس تبدیلیاں صرف 23 برسوں میں عمل میں آگئی ہوں۔ آپ ﷺ کے پاس نہ تو کوئی فوج تھی اور نہ ہی کوئی پولیس کا محکمہ۔ آپ نے قرآنی حکمت عملی سے لوگوں کے ذہنوں کو بدل دیا۔ قرآن کی تعلیمات صرف عربوں کے لیے نہیں تھی بلکہ وہ ساری انسانیت کے لیے تا قیامت تک کے لیے ہیں۔

اس لحاظ سے آپ ﷺ دنیائے عرب ہی کے نہیں بلکہ تمام دنیائے انسانیت کے نجاتِ دہندہ قرار پاتے ہیں۔

Marfat.com

۹۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔

آپ ﷺ نے تین چیزوں سے اپنے آپ ﷺ کو بچا رکھا تھا۔ ایک ریا، دوسرا اکثرت کلام اور تیسرے غیبت۔ آپ ﷺ نے دوسروں کو بھی ان سے بچنے کی تلقین کی تھی۔ آپ ﷺ کسی کی مذمت نہیں فرماتے تھے نہ ہی کسی کے عیب تلاش کرتے تھے۔ آپ ﷺ کبھی اُونچی آواز سے نہیں بولتے تھے۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر غیر مناسب بات کبھی نہیں آتی تھی۔ آپ ﷺ کی زبان میں فصاحت اور بلاغت تھی۔ آپ ﷺ نرم مزاج تھے چھوٹی سی نعمت کی بھی قدر کرتے تھے۔ آپ ﷺ زور آواز سے نہیں ہنستے تھے بلکہ وہ ایک مسکراہٹ ہوتی تھی آپ ﷺ سب کے ساتھ خوش مجازی سے پیش آتے تھے۔ حقوق کے لحاظ سے آپ ﷺ کے نزدیک سب برابر تھے۔ لوگوں کو صرف تقویٰ کے باعث ایک دوسرے پر فضیلت ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کے قریب بہترین لوگ ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل وہ ہوتا تھا جو سب سے زیادہ لوگوں کا خیر خواہ، غم خوار ،خوش اخلاق اور مددگار رہوتا تھا۔ آپ ﷺ کسی کی خوشامد کو پسند نہیں کرتے تھے۔ جو بات آپکی طبیعت کے خلاف ہوتی تو آپ ﷺ اس سے تغافل فرماتے تھے۔ صرف احکام الٰہی کی مخالفت پر آپ کی ناراضگی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے تھے اپنے حقوق کی ادائیگی کرو اور میراث کا مال مت کھا جاؤ۔ دوسروں پر عیب لگانے سے پہلے اپنے عیبوں پر نظر ڈالو۔ جائز طریقے سے مال کماؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ دانش منداور سمجھدار لوگوں میں اُٹھو بیٹھو اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ مل جل کر رہو۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اخلاق کو پاکیزہ اور خوب صورت بناتے ہیں اور اپنے دل کو صاف رکھتے ہیں۔ لوگو میری سنت پر عمل کرو اور

Marfat.com

بدعت سے بچو۔ لوگو اپنے لیے نیک اعمال کا ذخیرہ اکٹھا کرو۔ سب پر موت کی بیہوشی آئیگی پھر اللہ روزِ قیامت پوچھے گا کیا میرا رسول تیرے پاس نہیں آیا تھا اور اس نے میرا پیغام نہیں پہنچایا تھا۔ کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور تجھے دوسری فضیلتیں نہیں دی تھیں۔ پھر تو نے اپنے لئے اس دن کے لیے کیا سامان لایا ہے۔ ما قدّمتْ لِغد (سورہ الحشر 59:18)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ہر پہلو کو حدیثوں میں بہت احتیاط سے محفوظ کر رکھا ہے۔ ان حدیثوں سے ہمیں پتا چلتا ہے حضور کے خوبصورت چہرے کا، شکل وصورت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا، آپ کے ہاتھ پیروں کا، اور آپ کے چلنے پھرنے کے انداز کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بات چیت کرنے کے انداز کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹ کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادا اور بے عیب غذا کا۔ آپ کی روزمرہ کے معمولات کا۔ آپ کے آرام کرنے کا اور سونے کا طریقہ کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے کے طریقے کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوں اور عطر کی مہک سے محبت کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاف اور سادہ زیبائش کا، آپ کی سادگی اور آپ کی قناعت پسندی کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے کی سواری پر مہارت کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش اخلاقی سے لوگوں کو سلام کا جواب دینا کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور رنج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے اظہار کا۔ آپکا خوشی اور رنج میں رویّہ اور برتاؤ کا۔ جنگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے خوف بہادری کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے انکے غم کے موقع پر ان سے تعزیت کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات میں مشغولیت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز، روزے اور حج کے فرائض ادا کرنے کے طریقوں کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدّت کی گہرائیوں سے اللہ کی عبادت کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگوں سے ہمدردی کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال ثابت قدمی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

لوگوں کا استقلال کرنے کا۔ آپ ﷺ کا اپنے پیروکاروں اور ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے کا، آپکی سچائی، دیانت داری اور آپ کی جھوٹ سے نفرت کا۔ آپ ﷺ کی مہمان نوازی کا۔ آپ ﷺ کی اپنے رشتے داروں سے میل ملاپ اور ہمدردی کا۔ آپ ﷺ کا غیروں اور دشمنوں سے حسن سلوک کا۔ آپ ﷺ کی چغل خوری اور خود نمائی سے نفرت کا، آپ ﷺ کی سادگی کا، آپ ﷺ کی انکساری اور عاجزی کا، آپکی جنگوں میں دلیری اور جواں مردی کا۔ آپ ﷺ کی شفاعت کا، آپ ﷺ کا عزم کا، آپ ﷺ کے خلوص کا، آپ ﷺ کی صداقت اور دیانت داری کا، آپ ﷺ کے وعدوں اور عہدوں کی پاس بانی کرنے کا۔ آپ ﷺ کی رحم دلی کا۔ آپ کی میانہ روی کا، آپکا دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے کا، آپ ﷺ کا برتاؤ اور رویہ ضعیفوں سے، بزرگوں سے اور ہم عمر لوگوں اور بچوں سے۔ آپ ﷺ کی ہمدردی، شفقت اور سخاوت یتیموں اور مسکینوں سے۔ آپ ﷺ کا عورتوں سے معقول سلوک کا، آپ ﷺ کی رحم دلی انسانوں اور جانوروں سے۔ آپ کا غلاموں سے نیک سلوک کا، آپکا دشمنوں سے سلوک کا، آپ ﷺ کا ذریعہ معاش اور روزگار کا۔ آپ ﷺ کے تجربے اور آزمائشیں سفر میں اور جنگوں میں۔ آپ ﷺ کا عالی کردار کا۔ آپ کا ایک شوہر، ایک باپ اور ایک سپہ سالار کی حیثیت سے مثالی کردار کا۔

حضور نے اللہ کی وحدانیت اور آخرت میں جواب دہی پر بہت زور دیا۔ اللہ ایک ہے دوسرا نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ نہیں ہے۔ انسان کو آخرت کے انجام سے ڈرنا چاہیئے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ وہ بھی حضور کی زندگی کی پیروی کرے۔ حضور کا ہر لفظ، ہر قول اور ہر عمل مسلمانوں کے ایک انمول امانت ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم وکرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

رحم وکرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

درود شریف

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے

نوٹ: سورہ الاحزاب 33:56 "بلاشبہ اللہ اور اُس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

چھٹا حصہ

۹۵۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور کامیابیاں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر کی حیثیت سے 571 عیسوی میں موجودہ تاریخ کی پوری روشنی میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی زندگی اور کامیابیاں گمان اور اندازے کی تاریکی میں چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ زندگی کا ہر کام اور ہر لمحہ مختلف لوگوں نے لکھ لیا ہے تاکہ آنے والی نسلوں سے کچھ چھپا نہ رہ جائے۔ (حضرت بخاری، حضرت مسلم، حضرت ترمذی، حضرت ابوداؤد وغیرہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے۔ انہوں نے کسی انسان سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن آپ ﷺ نے اللہ کے حکم سے انسان کو وہ سب کچھ سکھلایا جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔ انسانی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی کسی پیغمبر نے لوگوں کی ایسی قیادت نہیں کی جیسی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ آپ ﷺ نے "اسلام" دینِ فطرت کی تبلیغ کی۔ آپ ﷺ کی تعلیم زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھتی ہے جو جسم، دماغ اور روح کی تمام ضروریات پر محیط ہے۔ آپ ﷺ نے اس موجودہ زندگی کو اللہ کے بتائے ہوئے صحیح طریقے سے گزارنے پر زور دیا اور ساتھ ہی آخرت کی زندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

Marfat.com

اللہ نے آپ ﷺ کو غیر معمولی صلاحتیں عطا کی تھیں اور آپ ﷺ کا مشن لامحدود تھا۔

بنیادی طور پر آپ ﷺ نے اسلام کے تین اعتقادات کی تعلیم دی۔

(الف) یہ اعتقاد کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ یعنی وحدانیت پر

(ب) گذشتہ تمام پیغمبروں۔ کتابوں اور فرشتوں پر ایمان لانا۔

(ت) دوبارہ زندہ ہونا اور قیامت کے روز جزا و سزا پر ایمان لانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستی کا خاتمہ کیا جو انسانیت کے نام پر ایک دھبہ ہے۔ جو ایک بیمار ذہین کی ایجاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اللہ پر ایمان اور بھروسہ رکھنے کی تعلیم دی اور بتایا کہ تمام طاقت، قوت اور حاکمیت صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔

چونکہ انسانوں کی طبقاتی تقسیم معاشرے کو تباہ کرتی ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ میں پہلی دفعہ انسانی برابری کا اُصول پیش کیا کہ تمام انسان برابر ہیں۔ آپ ﷺ نے کالے اور گورے، غریب اور امیر کی تفریق مٹا دی۔ جب مسلمان نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو رنگ اور نسل کی بنیاد پر کوئی درجہ بندی نہیں ہوتی۔ اسی طرح لاکھوں مسلمان جب حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں تو سب کا لباس یکساں ہوتا ہے یعنی بغیر سلی ہوئی دو سفید سوتی چادریں اور سب ملکر باآواز بلند بار بار پکارتے ہیں۔

لبّیک اللّٰھمّ لبّیک

اے ہمارے رب میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ انسان صرف دو طبقوں میں بٹے

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ پہلے وہ ہیں جو پارسا اور راست باز ہیں اور جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو کافر، گمراہ اور سنگ دل ہیں جو اللہ کے نزدیک حقیر اور ناپسندیدہ ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر اجتماعیت (جمہوریت) کو اسلام کا طریقہ قرار دیا۔ دنیا کے کسی اور مذہب میں اجتماعیت اس طرح رائج نہیں ہے جیسی اسلام میں ہے۔ باجماعت نمازیں، حج اور دوسرے مناسک انسانوں کے درمیان تفرقہ مٹاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تمام مسائل کے حل کے لیے قرآن کی روشنی میں صلاح مشورہ کرنے کا حکم دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے پانچ ارکان رائج کئے اور اس طرح انسانوں کی زندگی میں عظیم تبدیلی پیدا کی۔ وہ پانچ ارکان یہ ہیں۔

(الف) توحید۔ سب سے پہلے اس بات کا اعلان کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(ب) پانچ وقت کی نمازیں باجماعت۔

(ت) زکوٰۃ ڈھائی فیصد سالانہ۔ غریبوں کو ادائیگی۔

(ث) رمضان کے مہینے کے روزے۔

(ج) حج۔ زندگی میں ایک دفعہ، بشرط استطاعت ہو۔ یہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک اجتماع ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج کے طریقے اور مسائل سکھائے۔ آپ ﷺ نے انسان کو کائنات پر غور کرنے پر زور دیا۔ زندگی اور موت پر غور کرنے کو کہا۔ فطرت کے قانون کو سمجھنے کو کہا۔ حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی ذات وصفات پر ایمان لانے کی تلقین کی۔ انسان جو سانس لیتا ہے وہ اللہ ہی کی پھونکی ہوئی ہے۔ انسان کا رابطہ اللہ سے بہت قریبی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی اور سمجھایا کہ دین اسلام کے قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے۔ انسان کی فطرت میں ہمیشہ ایک کش مکش ذہن اور روح کے درمیان رہتی ہے۔ لیکن اسلام کی سچائی کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ آخر کار وہ ایک سلیم الفطرت انسان کے دل اور دماغ دونوں کو فتح کر لیتی ہے اور وہ دل سے مسلمان ہو جاتا ہے۔

علم کے حصول کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کی نازل ہونے والی پہلی سورت کا پہلا لفظ ہی ''اقرء'' ہے جس کے معنی ہیں پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر تعلیم کے حصول پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں لفظ علم کئی دفعہ آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے وہ بڑے اُستاذ تھے جنہوں نے علم حاصل کرنے کی اہمیت کو تمام مردوں اور عورتوں پر زور دیا تھا۔ کیونکہ علم ذریعہ عزت ہے۔ پھر مسلمان دنیا اور کائنات کے رازوں کی تلاش میں لگ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ''اللہ تعالیٰ کی کائنات پر اور اسکے نظام پر غور کرنے کی ایک گھڑی ستر سال کی عبادات سے افضل ہے''۔ اس طرح سے آپ ﷺ نے آنے والی مسلمان نسلوں میں سائنسی ایجادات کی طرف رہنمائی کی۔ قرآن کے الفاظ اقرا، قلم اور تعلیم بڑے اہم ہیں۔

معاشی میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا نظام نافذ کیا۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ اور خیرات کا ذکر تقریباً۔ 150 دفعہ آیا ہے۔ قرآن میں نماز کا ذکر تقریباً۔ 700 دفعہ آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے علاوہ

Marfat.com

عشر کا نظام بھی نافذ کیا۔ جس کا مطلب ہے کہ زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ اسلامی حکومت کو ادا کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کو ختم کیا جو ظلم ہے اور جو انسانی معیشت کو چوس کر رکھ دیتا ہے اور معاشرہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ صدقات دینے کی بھی تاکید فرمائی تاکہ دولت ہمیشہ گردش میں رہے۔ اس طرح سے شوہر کی طرف سے بیوی کو مہر کی رقم کی ادائیگی بھی لازمی قرار دی۔ آپ نے دیانت دارانہ معاشی نظام بھی رائج کیا۔ تاکید کی کہ تمام بڑے کاروباری معاملات کی شقیں لکھی جائیں۔ مسلمانوں کو غبن، دھوکہ دہی، بے ایمانی اور وعدہ خلافی سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ اسراف اور فضول خرچی اور کنجوسی دونوں سے باز رہنے کی تلقین کی۔ دنیا کو ایک نفیس اور منصفانہ معاشی نظام دیا جو غریبوں اور امیروں دونوں کے مسائل کو حل کرتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ عورتیں مردوں کا نصف حصہ ہیں جن کے حقوق مُقدّس ہیں اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے رہنا چاہیئے۔ (سورہ نسا 4:1 اور 4:36) اللہ نے اعلان کیا کہ عورتوں کی وہی روح ہے جو مردوں کی ہے اور ان کے بھی وہی روحانی مقاصد ہیں جو مردوں کے ہیں (سورہ نور 24:26)۔ بیوی شوہر کے پاس اللہ کی امانت ہے لہٰذا اُس کی نگہداشت اور اُس سے محبت کرنی چاہیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ایک اعلیٰ درجہ کے محبت کرنے والے شوہر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کیا میں تم کو بتاؤں کہ بہترین خزانہ کیا ہے؟ ''وہ ایک اچھی بیوی ہے۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔'' قرآن سورہ روم

Marfat.com

30:21 میں آیا ہے کہ "اللہ نے تم ہی میں سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان سے سکون پاؤ اور تمہارے درمیان رحم اور محبت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مردوں کی غلامی سے نجات دلائی۔ بتایا کہ وہ غلام نہیں ہیں بلکہ مردوں کی ہم سفر زندگی ہیں۔ تاریخ میں پہلی دفعہ عورتوں کو وراثت میں حق دلوایا۔ قرآن 2:180۔ 2:240۔ 4:7۔ 4:11۔ 5:106۔ عورتوں کو عدالت میں گواہی کا حق بھی ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ادنیٰ ترین مقام سے اٹھا کر عزّت اور وقار کا مقام دیا اور قانونی برابری کا منصب عطا کیا۔ آپ ﷺ کہا کرتے تھے کہ جنّت تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ آپ ﷺ اپنی بیٹیوں کی آمد پر اٹھ کر خوش آمدید کہتے تھے۔

اسلام میں طلاق کی اجازت تو ہے مگر طلاق کو مکروہ اور بدترین قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اسلامی معاشرے میں طلاق ایک غیر معمولی چیز ہے۔ قرآن نے عورت کو خُلع لینے اور نان ونفقہ کے مطالبہ کا حق بھی دیا۔ قرآن نے غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی حمایت کا حکم دیا۔ (یہ احکامات نہ تو توریت میں پائے جاتے ہیں۔ نہ زبور میں، نہ انجیل میں، اور نہ ہی ویدوں میں)

شراب نوشی مکروہ چیز ہے۔ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اور اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ لیکن قرآن کے احکامات نے مسلم معاشرے سے اس کا مکمل بائیکاٹ کر کے دکھا دیا۔ تاریخ کسی ایسے آسان انقلاب کی مثال نہیں پیش کر سکتی۔ شراب نوشی سے پرہیز اسلام کا ایک جزو لازم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جوئے، فحاشی، بدکاری، دغا، جعل سازی سے منع فرمایا جو معاشرے کے عظیم جرائم

Marfat.com

ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غرور، تکبر، قتل اور غیبت کرنے سے منع فرمایا۔ چوری، ڈاکہ زنی، خودکشی اور جھوٹ سے روکا۔ انہوں نے لوگوں کو انکساری، نرم مزاجی، مستقل مزاجی اور خوش بیانی کی ترغیب دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایمانداری سے روزی کمانے اور اچھے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے کی ترغیب دی اور برے لوگوں سے دور رہنے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسروں سے ایسا ہی سلوک کرو جیسا کے تم خود ان سے توقع رکھتے ہو۔ لوگوں کو جسمانی لباس کی صفائی کی ترغیب دی اور فرمایا کہ صفائی اور پاکیزگی نصف ایمان ہیں۔

آپ نے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی۔ رواداری، سمجھوتہ، اور معافی پر زور دیا۔ سنگدلی اور ظلم سے باز رہنے کو کہا۔ سچائی اور انصاف قائم کرنے پر زور دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرسبز درختوں اور پھل دار درختوں کو بلا ضرورت کاٹنے سے منع فرمایا۔ فطرت کی ہم آہنگی کی طرف توجہ دلائی جس کے متعلق قرآن کی 6236 آیتوں میں سے بہت سی آیتیں اس کی توجہ دلاتی ہیں۔ آج کے حالات میں یہ ہدایتیں تمام کیمیاوی اور ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی عائد کرتی ہیں کیونکہ یہ انسانی نسل کو تباہ کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے سامنے عاجزی اور انکساری کی تعلیم دی۔ آپ نے انسانی محنت کی عظمت کو اُجاگر کیا اور خود دوسروں کے ساتھ محنت و مشقت میں برابر کا حصہ لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو ترجیح دی اور جوئے کی تمام اقسام سے منع

Marfat.com

کیا۔ حلال کی کمائی پر زور دیا۔ جوا اور سٹہ بازی جیسی تمام باتوں سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔ فضول خرچی اور کنجوسی سے منع فرمایا۔ یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور کمزوروں کی مدد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان سے نرمی اور محبت کا برتاؤ کرو۔ انہیں جھڑکو نہیں۔

قرآن نے معاشرتی جرائم کے لئے سخت سزائیں مقرر کیں۔ تاکہ معاشرے سے یہ گندگیاں کم ہو جائیں۔ چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا۔ اور زنا کے جرم پر سو (100) کوڑوں کی سرِ عام سزا دینے اور جھوٹی تہمت لگانے پر اسّی (80) کوڑے لگانے کی سزا دینے کا حکم دیا۔ افواہ پھیلانے اور بے حیائی کے کاموں سے منع فرمایا۔ چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی تمام چیزوں کا مالک اور وارث ہے اور تمام طاقتیں اسی کے ہاتھ میں ہیں اس لئے انسان کو جو کچھ بھی مانگنا ہے، وہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے مانگے اور کسی اور سے نہ مانگے چاہے اس کی کوئی بھی حیثیت کیوں نہ ہو۔ ایسا کرنا عقل اور ذہانت اور قرآن کے منافی ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہمسایہ بننے کی تلقین کی اور جھوٹی گواہی دینے سے منع کیا۔ آپ نے فیصلہ کرتے وقت انصاف کرنے کا حکم دیا۔ ماں باپ کی عزّت کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کو بتایا کہ اللہ کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ لوگوں کو امید کا سہارا دو، انہیں ناامید نہ کرو۔ محبت عام کرو۔ نفرت نہ پھیلاؤ۔ آپ ﷺ نے انسانی محنت کی عظمت کا نمونہ خود پیش کیا اور عملی طور پر خود اپنے ہاتھوں سے کام کر کے دکھایا۔ فرمایا کہ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

Marfat.com

اپنی تبلیغ اور تعلیمات کو عام کرنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں کو فتح کرنے والا نرمی کا انداز اپنایا اور ذہنوں کو مطیع کیا۔ لوگوں کو اسلام کی طرف خود ان کی عقل اور ذہن سے راغب کیا۔ نہ کہ کسی زور یا زبردستی سے۔ نہ فوج سے نہ پولیس سے۔ آپ نے تاریکی اور گمراہی کو اسلام کی تعلیم سے ختم کر دیا۔ آپ نے انسان کے ذہن میں پیدا ہونے والے برے خیالات اور مشکلات کا حل پیش کیا اور ان کے روحانی خلا اور بغاوت کو قرآن کی تعلیم سے دور کیا۔

۹۶۔ قرآن نے متوازن زندگی گزارنے کا طریقہ دیا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کی روشنی میں انسانیت کو ایک مکمل متوازن زندگی گزارنے کا طریقہ دیا۔

قرآن کریم میں 331 سوالوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو قرآن پر عمل کرنے کا حکم دیا تا کہ ان کی روح کو درجہ بدرجہ پاکیزگی عطا ہو۔ اپنی ذات اور اپنی سنت سے لوگوں کے لیے ایک مثال پیش کی۔ لوگوں کو تلقین کی کہ وہ تمام صفات جو اعلیٰ، ارفع اور پاکیزہ ہیں وہ اپنے اخلاق میں پیدا کریں اور نیک عمل کر کے اپنے گناہوں کا بوجھ اُتاریں۔ اگر دنیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی پیروی کرے تو اس کے آنسو مسکراہٹوں میں بدل جائیں گے۔ آپ ﷺ کے تمام احکامات قرآن کے مطابق تھے اور آپکی زندگی قرآن کی آئینہ دار تھی۔ وہ درحقیقت قرآن کے پیروکار تھے۔ قرآن ایک الہامی کتاب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسانی شکل میں قرآن کے عملی آئینہ دار تھے۔

Marfat.com

ہمارے نبی ﷺ نے انسان کی دینی اور دنیاوی زندگی کے لئے ایک خوبصورت دستورِ عمل دیا۔ آپ ﷺ کا مشن آفاقی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہوں نے دنیا کو بتایا کہ انسان کا ہر عمل دین کا ایک حصہ ہے۔ یہ زندگی آخرت کی کھیتی ہے اور قبر مقام اوّل ہے۔ زندگی کا سارا عمل گود سے قبر تک ایک دینی حیثیت رکھتا ہے۔

۹۷۔ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔

بیمار ذہن کے لوگوں نے اور اسلام کے مخالف دشمنوں نے غلط اور جھوٹا الزام عائد کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ یہ تلوار کی طاقت نہیں تھی ' بلکہ دین اسلام کی سچائی کی طاقت تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ مدینے سے مسلمانوں کے پر امن وفود قرآن کی دعوت کیلئے قریبی علاقوں میں آیا جایا کرتے تھے۔ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وفود کو سمجھا دیا تھا کہ اسلام کی تبلیغ کرتے وقت انہیں لوگوں سے حکمت عملی سے، نرمی سے' رواداری سے' مروت سے' درگزر سے اور احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت میں طاقت' زور اور جبر کے استعمال سے ہمیشہ منع کیا تھا۔ لیکن ہوتا یوں تھا کہ جب اسلام کے مخالف گروہ محسوس کرنے لگتے تھے کہ ان کے باپ داداؤں سے چلے آنے والی بت پرستی۔ عقیدے اور طور طریقے اسلام کے اعلیٰ ترین اصولوں کی زد میں مسمار ہونے والے ہیں تو وہ مسلمانوں کے ان اسلامی تبلیغ کے وفود پر یکا یک جنگی حملہ کر دیتے تھے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں کو بھی اپنی حفاظت اور دفاع کیلئے ہمیشہ تیار رہنا پڑتا تھا کیونکہ اسلام کے مخالفین نے تو

Marfat.com

اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کر رکھا تھا۔ اس کے لئے وہ کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ کر مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیتے تھے۔ اس طرح مسلمانوں کی یہ پر امن اسلامی ٹولیوں اپنے دفاع کے لیے جنگی ٹولیوں اور ٹکڑیوں میں تبدیل ہو جاتی تھی اور یہ سب کچھ مسلمانوں کو اپنے اور اسلام کے بچاؤ کی خاطر کرنا پڑتا تھا۔ اسلام کی ان جماعتوں نے کسی جنگ میں کبھی پہل نہیں کی۔ اسلام کی تاریخ میں جتنی بھی جنگوں کا ذکر آیا ہے وہ سب اسلام کے دفاع کے لئے تھیں۔ مسلمانوں نے اپنی تلواروں کو میان سے باہر کھینچ نکالنے میں کبھی پہل نہیں کی۔ دیکھئے سورہ بقرہ 2:216۔ سورہ نساء 4:74 اور 4:84 سورہ انفال 8:65 اور سورہ توبہ 9:20

۹۸۔ اسلام اور جہاد۔

یہ کہانیاں کہ مسلمانوں نے اسلام پھیلانے کے لئے اپنی ننگی تلواروں سے ساری دنیا پر حملہ کر دیا تھا' ایک بڑا بے ہودہ' سراسر جھوٹ' اور من گھڑت دشمنوں کا پروپیگنڈہ ہے جو مغرب کے شرارت انگیز تاریخ نویسوں نے پھیلایا ہے۔ کیوں کہ وہ آپنے خود کے مذہب کی کمزوریوں کو چھپانے کے لیے دین اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ بات یہ تھی کہ مکہ میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلامی تعلیم سے مکہ کے طاقتور قریش نامی قبیلہ کی جڑیں ہل گئی تھیں اور اس وجہ سے ان کے غصہ کی انتہا نہ رہی تھی۔ اس لئے انہوں نے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے جاں نثار ساتھیوں کو ہر طرح سے ہراساں کیا تھا' حتیٰ کہ آپ ﷺ کو جان سے مار دینے کے تین منصوبے بھی بنائے

Marfat.com

تھے۔ آخر کار مکہ میں 13 سال کی مصیبتوں اور اذیتوں کو برداشت کرنے کے بعد آپ ﷺ اللہ کے حکم سے مدینے ہجرت کر گئے۔ لیکن مکہ کی 13 سالہ زندگی میں آپ ﷺ نے کسی پر کوئی جنگ مسلط نہیں کی، مکہ میں کیونکہ مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے۔ لیکن یہاں مدینے میں بھی آپ ﷺ کو اسلام کے دشمنوں نے چین سے رہنے نہیں دیا۔ اسلام کے دشمن اور مخالفین نے آپ کو متعدد محاذوں پر جنگیں کرنے پر مجبور کر دیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام کو شکست ہو۔ کافروں نے 250 میل دور مکہ سے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینے میں تین بار حملے کئے اور اسلام کا خاتمہ ہی کر ڈالنا چاہا اس لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ حکم قرآن مدینے میں ان سے جنگ کرنے کی اجازت دے دی۔ جہاد کے معنی ہیں انتہائی درجے کی کوشش۔ اللہ نے قرآن مجید میں سورہ بقرہ 193-2:190 میں فرمایا ہے کہ ''اور (اے ایمان والو!) جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو۔ مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا .... اور ہاں' اگر وہ تم سے لڑیں، تو تم انہیں قتل کر ڈالو۔ اللہ نے سورہ توبہ 9:20 میں جہاد کا حکم دیا ہے اس کے علاوہ قرآن میں 27 دفعہ جنگ کا حکم آیا ہے'' اللہ کے اس حکم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک مسلمان جنگ کے خطرات، دشواریوں اور مصیبتوں سے بالکل بے خوف ہوتا ہے۔ وہ ان سے ڈرتا نہیں ہے کیونکہ جنگ کی مصیبتوں میں اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ اگر وہ شہید ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت میں

Marfat.com

اعلیٰ مقام حاضر ہے جہاں وہ زندہ رہتا ہے اور اسے رزق بھی ملتا ہے۔ اور اگر اسے فتح نصیب ہوتی ہے۔ تو وہ دنیا ہی میں فاتح اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مسلمان ایک بے انتہا نڈر اور بے خوف سپاہی ہوتا ہے۔

اللہ کے آخری نبی اسلام کے دفاع کے لئے خود جنگوں کی حکمت عملی بنایا کرتے تھے۔ ایسا کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ بھی ضرور کرلیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ایک سپاہی بھی تھے ایک تجربہ کار کمانڈنگ جنرل بھی تھے۔

آپ ﷺ ضرورت کے وقت ایک عام مزدور کی طرح، محنت اور مشقت بھی کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی قوت اور قوتِ برداشت اتنی زیادہ تھی کہ آپ ﷺ بڑی سے بڑی تکلیفیں، دشواریاں اور مشکلات کو بھی صبر سے برداشت کرلیتے تھے۔ آپ ﷺ سخت گرمیوں اور شدّت کی سردیوں کی دشواریوں میں لمبے لمبے سفر کرتے تھے جن میں آپ ﷺ کی جان کو دشمنوں سے ہمیشہ خطرہ ہی لگا رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُن عرب بدوؤں کو اسلام کے پرچم تلے یکجا اور متحد کیا جو اب تک آپس کی لڑائی جھگڑوں میں ہی لگے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی سلامتی کے خاطر بہادری کا جذبہ اور اللہ پر بھروسہ کرنا سکھایا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے یکے بعد دیگرے جنگوں میں فتوحات حاصل کیں جن کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ دشمن کی فوجی تعداد اسلامی لشکر کی تعداد سے اکثر تین گنا زیادہ ہوتی تھی لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے جذبہ ایمان سے حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کیں۔ دنیا کی تاریخ

Marfat.com

میں کوئی اور دین اتنی تیزی سے نہیں پھیلا جتنا کہ اسلام پھیلا۔ آپ ﷺ کی وفات کے صرف سو سال کے عرصہ میں نہ صرف رومی سلطنت بلکہ کسریٰ کی سلطنت کا بھی خاتمہ کر دیا گیا۔ جذبہ ایمان اور اسلام سے سرشار عرب کے ان مجاہدوں نے کئی فتوحات حاصل کیں اور مشرقی ایران سے ہوتے ہوئے شمالی افریقہ، اسپین اور جنوبی یورپ تک تیزی سے پھیل کر اس پر چھا گئے۔ یہ علاقے جو مسلمانوں کے قابو میں آئے وہ دنیا کی اُس زمانے کی دوسری حکومتوں کے علاقوں سے کہیں زیادہ بڑے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کا قبضہ بھی ان علاقوں پر دوسری حکومتوں سے کہیں زیادہ دیر تک رہا۔ تقریباً ایک ہزار سال!۔ اسلام نے تو دنیا کا مذہبی نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا۔ یہ تھا آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل قیادت کا اثر! اور ظاہر ہے جہاں کہیں بھی مسلمان گئے وہاں کے بے حساب باشندوں نے قرآن کی تعلیم کو اور اسلام کو قبول کیا۔

اللہ کے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے 53 برس کی عمر سے لے کر 63 برس کی عمر تک (ہجری سال) یعنی وفات تک سال 10 دشمن کافروں سے مدینے میں جنگ کرتے ہی گزاری۔ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق، جنگ حنین، جنگ طائف، جنگ موتہ اور جنگ خیبر وغیرہ اور کئی دوسری جنگیں بھی اس بات کی گواہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کا سفر، صلح حدیبہ اور فتح مکہ بھی قابل ذکر ہیں۔ اتنی زیادہ جنگیں اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ کافروں کی دشمنی۔ آپ ﷺ سے کس قدر زیادہ تھی۔ آپ ﷺ نے مدینے کو بچانے کے لیے ستائیس (27) جنگوں میں اپنے فوجی لشکروں کو روانہ

Marfat.com

کیا اور ان میں سے 9 جنگیں تو ایسی خطرناک تھیں جن میں اچھا خاصہ خون خرابہ بھی ہوا تھا۔ اُحد کی جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی زخمی ہوئے تھے خون بہا تھا اور آپ موت سے بال بال بچے تھے۔

آپ ﷺ کی جسمانی اور روحانی طاقت اور قوت برداشت اتنی زیادہ تھی کہ ان سب مصیبتوں اور سختیوں کو آپ ﷺ برداشت کر لیتے تھے جو دشمن آپ ﷺ پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار ساتھیوں پر توڑتے تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ اپنے جذبات اور احساسات کو اپنے قابو میں رکھتے تھے۔ ان بڑی جنگوں کے علاوہ آپ ﷺ نے اور کئی چھوٹی تبلیغی مہموں کی تیاری اپنی نگرانی میں کروائی تھی اور پھر انہیں اپنے اعلیٰ سپہ سالاروں کے زیر کمان دشمنوں سے مقابلے کے لئے روانہ کیں تھیں۔ ہم جب ان جنگوں کے بارے میں غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ لگتا ہے اور ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ ان ساری جنگوں کی تیاری میں آپ ﷺ کس قدر غور وفکر اور احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ ﷺ کی جنگی حکمت عملی کس قدر گہری اور پیشہ ورانہ ہوتی تھی۔ آپ ﷺ کس قدر بالغ نظری، دوراندیشی اور احتیاط سے میدانِ جنگ میں اترتے تھے اور اپنے ساتھیوں کو تعینات کرتے تھے۔ ہمّت اور دلیری کا آپ ﷺ خود نمونہ پیش کرتے تھے۔ کیسا تھا آپ ﷺ کا ایمانی جذبہ اور کیسی تھی آپ کی رہنمائی! کیسی تھی اسلام کے دفاع کے لئے محبت اور کیسی تھی آپ کی ہمّت اور کیسی تھی یہ قوتِ برداشت! آپ نے یہ جنگیں دین اسلام کے دفاع کے خاطر لڑیں، نہ کہ کسی ذاتی ہوس کے لئے۔ نہ ہی کسی سیاسی فائدے کے لئے اور نہ ہی

Marfat.com

کچھ علاقوں کو اپنے قابو میں لانے کے لئے۔ بلکہ یہ سب جنگیں اسلام کے خاطر تھیں۔ مگر ان ساری جنگی کامیابیوں سے آپ ﷺ میں کوئی فخر کی لہر نہیں اٹھی۔ آپ ﷺ کی کامیابیاں آپ ﷺ کی ذاتی ناموری کے لئے نہیں تھیں۔ مقصد تو صرف اسلام کو پھیلانا تھا تاکہ ایک عظیم الشان اسلامی معاشرہ وجود میں آئے۔ دنیا کی تاریخ میں اب تک ایسا کوئی سپہ سالار نہیں آیا جس نے اس قدر جنگیں لڑی ہوں جتنی اسلام کے اس مرد اوّل آنحضرت جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑیں۔ اور یہ سب آپ ﷺ نے اسلام کے بقاء کی خاطر، اللہ کے نام کی خاطر، اور اس کے پیغام قرآن مجید کے خاطر لڑیں! اسلام نے حق سے باطل کو باہر نکال پھینکا۔ دس سال میں ان ساری جنگوں میں مسلمانوں کا صرف 1200 جانوں کا نقصان ہوا۔ کسی عالم کا قلم، کسی معلم کا وعظ اور کسی مالدار کا عطیہ بھی ایک طرح سے اللہ کی راہ میں جہاد ہیں۔ قرآن میں جہاد کا ذکر ۲۷ مرتبہ آیا ہے وہ یہ ہیں۔

2:154، 2:190، 2:191، 3:157، 4:71، 4:74، 4:78، 5:21، 7:128، 7:136، 8:6، 8:12، 8:15، 8:16، 8:19، 8:60، 8:65، 8:66، 9:20، 10:109، 22:39، 42:39، 46:35، 47:4، 52:48، 61:4 and 73:110 (ٹوٹل 27 دفعہ)

۹۹۔ رسول اللہ کے غزوات۔

رسول اللہ نے کئی غزاوات میں حصہ لیا جن میں سے چھ کا ذکر قرآن میں ہے۔

(۱) بدر۔ سورہ العمران 3:13، سورہ انفال 8:5-19،

(۲) احد۔ سورہ العمران 3:121-128، 3:140-180

Marfat.com

(۳) خندق سورہ الاحزاب 33:9-20

(۴) فتح مکہ۔ سورہ حجر 110

(۵) حنین سورۃ توبہ 9:25-26

(۶) تبوک سورہ توبہ 9:40-42

۱۰۰۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کچھ نکات۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بردبار تھے

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشکلات میں صبر کرنے والے تھے

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں قوتِ برداشت تھی

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں فصاحت اور بلاغت تھی

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم درگذر کرنے والے تھے

(۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار بلند تھا

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حد حلیم انسان تھے

(۸) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اور اسلام کے لئے انتقام ضرور لیتے تھے

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وسلم برائیوں سے دور رہتے تھے

(۱۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ہی راضی ہو جاتے تھے

(۱۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخی تھے۔ رمضان میں تو انتہا سے زیادہ

(۱۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگنے والے کو کبھی انکار نہیں کیا

(۱۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بہادری، دلیری اور شجاعت میں اعلیٰ تھا۔

Marfat.com

(۱۵) آپ ﷺ جنگوں میں پیچھے نہیں ہٹتے تھے بلکہ آگے ہی بڑھتے تھے

(۱۶) آپ ﷺ جنگ میں سب سے آگے ہوتے تھے۔

(۱۷) آپ ﷺ سب سے زیادہ حیاءدار انسان تھے

(۱۸) آپ ﷺ زیادہ تر اپنی نگاہ نیچی رکھتے تھے

(۱۹) آپ ﷺ کو کوئی بات ناگوار لگتی تو آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تھے

(۲۰) آپ ﷺ کسی شخص کو گھور کر نہیں دیکھتے تھے

(۲۱) آپ ﷺ امین، صادق اور پاک دامن تھے

(۲۲) آپ ﷺ سب سے زیادہ نرم دل اور عادل مجاز انسان تھے

(۲۳) آپ ﷺ تکبر سے دور تھے

(۲۴) آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو اپنے استقبال کے لئے کھڑے ہونے سے منع فرماتے تھے

(۲۵) آپ ﷺ مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرتے تھے

(۲۶) آپ ﷺ بیماروں کی عیادت کرتے تھے

(۲۷) آپ ﷺ غریب اور فقراء کے بیچ اٹھتے بیٹھتے تھے

(۲۸) آپ ﷺ غریبوں، غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے

(۲۹) آپ ﷺ کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح نیچے بیٹھ جاتے تھے

(۳۰) آپ ﷺ اپنے جوتے اور کپڑے خود مرمت کر لیتے تھے۔

(۳۱) آپ ﷺ اپنے گھر کے سب کام کاج خود کر لیتے تھے

Marfat.com

(۳۲) آپ ﷺ اپنی بکری کا دودھ خود دھو لیتے تھے

(۳۳) آپ ﷺ محنتی تھے

(۳۴) آپ ﷺ اپنے عہد اور وعدوں کے پابند تھے

(۳۵) آپ ﷺ صلۂ رحمی کو ترجیح دیتے تھے

(۳۶) آپ ﷺ سب سے شفقت، رحم دلی اور مروت سے پیش آتے تھے

(۳۷) آپ ﷺ ادب اور اخلاص میں سب سے اچھے تھے

(۳۸) آپ ﷺ زیادہ بات نہیں کرتے تھے

(۳۹) آپ ﷺ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے تھے

(۴۰) آپ ﷺ چیختے چلاتے نہیں تھے

(۴۱) آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے

(۴۲) آپ ﷺ معافی اور درگذری سے کام لیتے تھے

(۴۳) آپ ﷺ کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالتے تھے

(۴۴) آپ ﷺ سب ساتھیوں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر اکثر کھانا کھاتے تھے

(۴۵) آپ ﷺ اپنے خادم کا کام بھی خود کر دیتے تھے

(۴۶) آپ ﷺ نے اپنے خادم کو کبھی اُف تک نہیں کہا

(۴۷) آپ ﷺ غریبوں مسکینوں سے محبت کرتے تھے

(۴۸) آپ ﷺ اُن کے جنازوں میں جاتے تھے

(۴۹) آپ ﷺ کسی فقیر کو حقیر نہیں سمجھتے تھے

Marfat.com

(۵۰) آپ ﷺ اپنے ساتھیوں میں خود کو ممتاز نہیں سمجھتے تھے

(۵۱) آپ ﷺ ہمیشہ غور فکر میں ڈوبے رہتے تھے

(۵۲) آپ ﷺ ہمیشہ مصروف رہتے تھے

(۵۳) آپ ﷺ بلا ضرورت نہیں بولتے تھے

(۵۴) آپ ﷺ منہ ہی منہ میں بات نہیں کرتے تھے بلکہ پوری طرح صاف بات کرتے تھے

(۵۵) آپ ﷺ دیر تک خاموش رہتے تھے

(۵۶) آپ ﷺ کی طبیعت میں نرمی تھی سختی نہیں تھی۔

(۵۷) آپ ﷺ ہر نعمت کا شکر ادا کرتے تھے

(۵۸) آپ ﷺ کشادہ دل تھے

(۵۹) آپ ﷺ جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی سے ارشاد فرماتے نہ کہ ایک انگلی سے!

(۶۰) آپ ﷺ جب ناراض ہوتے تو اپنا رُخ پھیر لیتے تھے

(۶۱) آپ ﷺ جب خوش ہوتے تو چہرہ گلاب کی طرح کھل جاتا تھا

(۶۲) آپ ﷺ زور سے ہنستے نہیں تھے۔ صرف مسکراتے تھے تو آپ ﷺ کے چمکدار دانت نظر آتے تھے

(۶۳) آپ ﷺ ساتھیوں کو جوڑتے تھے توڑتے نہیں تھے

(۶۴) آپ ﷺ لوگوں کے شر سے دور رہتے تھے

(۶۵) آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کی خبر گیری اور ان کے حالات دریافت کرتے رہتے تھے

Marfat.com

(۶۶) آپ ﷺ اچھی چیز کی تعریف اور بری چیز کو برا سمجھتے تھے

(۶۷) آپ ﷺ اُٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر اور شکر کرتے تھے

(۶۸) آپ ﷺ کے پاس کوئی بیٹھتا یا کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ رکے رہتے جب تک کہ وہ خود چلا نہ جاتا

(۶۹) آپ ﷺ ضرورت مند کو نوازتے تھے یا اُسے خوش اخلاقی سے واپس کر دیتے تھے

(۷۰) آپ ﷺ سب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے

(۷۱) آپ ﷺ کے نزدیک کسی کو فضیلت تھی تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر تھی

(۷۲) آپ ﷺ امانت دار تھے

(۷۳) آپ ﷺ لوگوں سے محبت کرتے تھے

(۷۴) آپ ﷺ لوگوں سے ہمدردی کرتے تھے

(۷۵) آپ ﷺ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے

(۷۶) آپ ﷺ حاجت مندوں کو نوازتے تھے

(۷۷) آپ ﷺ اجنبی کو خوش آمدید کہتے تھے مہمان نواز تھے

(۷۸) آپ ﷺ کے چہرے پر ہمیشہ بشاشت رہتی تھی

(۷۹) آپ ﷺ ہمیشہ پاک صاف رہتے تھے۔ کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔

(۸۰) آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا

(۸۱) آپ ﷺ کسی کی مذمّت اور عیب جوئی نہیں کرتے تھے

Marfat.com

(۸۲) آپ ﷺ اچھی اور ثواب کی بات کرتے تھے

(۸۳) آپ ﷺ صابر تھے

(۸۴) آپ ﷺ حاجت مندوں کو نوازتے تھے

(۸۵) آپ ﷺ برائی کا بدلا برائی سے نہیں دیئے تھے۔

(۸۶) آپ ﷺ احسان کا بدلہ احسان سے دیتے تھے

(۸۷) آپ ﷺ کسی بھی قسم کا نشہ نہیں کرتے تھے

(۸۸) مکہ میں آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ اپنے گھر سے شروع کی بت پرستی سے لوگوں منع کیا تو لوگوں نے آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہا مگر آپ ﷺ نے صبر کیا۔ آپ ﷺ کو ستایا تو آپ نے صبر کیا۔ جب آپ ﷺ کے سر پر گندگی پھینکی گئی تو آپ ﷺ نے صبر کیا۔ جب آپ کے راستے میں کانٹے پھیلا گے تو آپ نے صبر کیا۔ جب آپ ﷺ کو وادی شعب میں تین سال تک بند کیا گیا تو آپ ﷺ نے صبر کیا۔ جب آپکو پاگل، شائر، کاہن وغیرہ کہا گیا تو آپ نے صبر کیا۔ آپ انتہائی صابر تھے۔

(۸۹) آپ ﷺ کی ان کو خوبیوں کی وجہ سے لوگ آپ ﷺ کی طرف کھینچے آتے تھے ان کے دلوں میں آپ ﷺ سے محبت بڑھ جاتی تھی۔ وہ آپ ﷺ کی قیادت قبول کر لیتے تھے۔ لوگ آپ ﷺ پر فدا ہوتے تھے۔

(۹۰) آپ ﷺ کی سیرت کے اتنے اعلیٰ خزانے ہیں کہ انہیں گنا نہیں

Marfat.com

جا سکتا۔ آپ ﷺ کی عظمت کی انتہا کو نہیں پہنچا جا سکتا۔ یہ قلم کی طاقت سے باہر ہے۔

(۹۱) مسلمان آپ ﷺ کی تعریف تو کرتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی بات نہیں مانتے۔ وہ ان سے محبت تو کرتے ہیں لیکن ان کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ ان کی زندگی کے راستوں پر نہیں چلتے۔ وہ ان کی زبانی باتیں تو خوب کرتے ہیں لیکن اپنی زندگی کو ان کی زندگی کی طرح نہیں گذارتے۔ کیا ہم سچ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار ہیں؟

(۹۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہمارے دین کا مرکزی کردار ہے۔ ہر مسلمان میں آپ کی عزت اور احترام کا جذبہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مسلمان آپ کی بے عزّتی یا بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔

(۹۳) اللہ تعالی نے ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر توجہ دینے کی ہدایت کی ہے۔

۱۰۱۔ آپ ﷺ کے آباؤ اجداد۔

دادا۔ حضرت عبدالمطلبین ہاشم

والد۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب

والدہ۔ حضرت آمنہ بنتِ وہب

Marfat.com

۱۰۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔

۱۔ حضرت حارث بن عبد المطلب

۲۔ حضرت زبیر بن عبد المطلب

۳۔ حضرت ابولہب بن عبد المطلب

۴۔ حضرت ابو طالب بن عبد المطلب

۵۔ حضرت عباس بن عبد المطلب

۶۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب

۱۰۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے۔

حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو بیٹے

۱۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور

۲۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

(دونوں بیٹے بچپن میں ہی مکہ میں فوت ہو گئے تھے)

۳۔ حضرت ماریہ قبطیہ سے ایک بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ جو دو سال بعد مدینے میں وفات پا گئے تھے

۱۰۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں حضرت خدیجہؓ سے۔

۱۔ حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا

۲۔ حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا

۳۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا

(تینوں بیٹیاں آپ کی وفات سے پہلے وفات پا گئیں)

۴۔ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضور کی وفات کے 6 مہینے بعد وفات پا گئیں

Marfat.com

۱۰۵۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد۔

(۱) حضرت ابو العاص بن ربیعؓ

(۲) حضرت عثمان غنیؓ

(۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ

۱۰۶۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے۔

(۱) حضرت امام حسن بن علیؓ

(۲) حضرت امام حسین بن علیؓ

۱۰۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسیاں۔

(۱) حضرت امِ کلثوم بنتِ علیؓ

(۲) حضرت زینب بنتِ علیؓ

۱۰۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کی اہمیت۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیویاں اُمِ المومنین کہلاتی ہیں ۔سورہ احزاب 33:6 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کل ۱۲ شادیاں کیں جن کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔

اسلام نے نکاح کے باہر کے تعلقات کو قطعی منع کیا ہے معاشرے میں بے راہ روی کو روکنے کے لیے۔ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو چار (4) شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے۔(سورۃ نساء 4:3)

لیکن نبی کو چار سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی تھی۔ (سورہ احزاب 33:50

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اہمیت یہ ہے کہ مسلمان بیوہ عورتوں کو ایک گھر، حفاظت اور سربراہی میسّر آسکے۔ باقاعدہ طریقہ سے شادی سے ان عورتوں کو نہ صرف ایک گھر عزت اور تحفظ ملتا ہے بلکہ خوشی اور امید کا سہارا بھی ملتا ہے۔ ان کو بھی اور ان کے بچوں کو بھی۔ یقیناً یہ سب سے زیادہ باعزت اور بلند اخلاقی کردار کا تقاضہ ہے۔

شہر مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم، نے 3 نکاح کیے۔ حضرت خدیجہؓ سے، حضرت سودہؓ سے اور حضرت عائشہؓ سے۔

شہر مدینے میں آپ نے اور 9 خواتین سے نکاح کیا جو سب کی سب 40 اور 50 سال کی بیوائیں تھیں یا انکو انکے شوہروں نے انہیں طلاق دے دی تھی یہ سب خواتین مسلمان تھیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے کل 12 نکاح کیے۔ ان میں سے 2 بیویاں حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب (I) آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئیں تھیں۔ باقی 9 ازدواجِ مطہرات آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔

یہ بات غور کرنے کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بے داغ تھی اور وہ بچپن سے ہی صادق اور امین کہلاتے تھے آپ کے دوست اور دشمن دونوں آپ کی نیک سیرت اور پاک بازی کے گواہ تھے اور آج 1438 سال بعد (2017) میں بھی گواہ ہیں۔ آپ ﷺ نے مدینے میں ان 9 خواتین سے جو عمر رسیدہ بیوائیں تھیں ان سے نکاح انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 54 سال سے 60 سال کے درمیان تھی۔ یعنی 6 سالوں کے درمیان 9 شادیاں کیں یہ وہ زمانہ تھا جب اسلام کے خلاف کئی

Marfat.com

جنگیں ہو رہی تھی اور کچھ مسلمان شہید بھی ہو رہے تھے اور عورتیں بیوہ ہو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان خواتین سے شادی کر کے ان کو ایک ٹھکانہ فراہم کرنے کے علاوہ ان نکاحوں نے مدینے کی اسلامی ریاست کا رشتہ دوسرے قبائلوں اور حکومتوں سے جوڑ دیا تھا۔ تاکہ ان سے اسلام کے خلاف جنگوں کا خطرہ نہ رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حضرت خدیجہ سے چھ اولاد اور حضرت ماریہؓ سے ایک اولاد ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کا اسلام کو پھیلانے کی ذمہ داریاں تھیں۔ وہ مسلم خواتین کو صحیح رہنمائی فراہم کرتی تھیں۔ غلط فہمیوں کا ازالہ کرتی تھیں اور گھریلو معاملات میں اسلام سے رہنمائی کرتی تھیں۔

اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اولاد کے لیے ایک شفیق باپ تھے اور آپ ﷺ ایک ہمدرد اور محبت کرنے والے شوہر بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں نیکی، پارسائی اور شرافت کا پیکر تھیں۔ وہ سب بڑی عزّت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ انہیں مسلمان اُمت کی مائیں یعنی ''اُم المومنین'' کہتے ہیں۔

مدینے میں آپ کے اتنے نکاح کرنے کا خالص مقصد یہ تھا کہ بے سہارا خواتین کی نگہداشت اور پرورش ہو جائے۔ یہ شادیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری دور میں یعنی 54 سال اور 60 سال کے درمیان میں کیں۔ یہ زمانہ کئی جنگوں کا زمانہ تھا۔ اتنی شادیوں کو نبھانہ ایک عام انسان کے

Marfat.com

بس کی بات نہیں ہے۔ اس زمانے میں عام مسلمانوں کو بھی چار شادیاں کرنے کی اجازت ملی تھی۔

۱۰۹۔ شادی کرنے کی اہمیت۔

شادی کرنا مرد اور عورت کی فطرت میں ہے اور اس کی جسمانی ضرورت بھی ہے۔ شادی کرنا اللہ کا حکم ہے۔ قرآن سورہ فاطر میں 35:38

آپ ﷺ نے تو خود عربستان سے 23 سالوں میں بے حیائی، بدکرداری اور بدفعلی کو ختم کر دیا تھا تو کیا ایسی ہستی خود جنسی دل کشی میں مبتلا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ کا دامن ہمیشہ پاک اور بے داغ رہا ہے۔

۱۱۰۔ آپ کی شادیوں کی تفصیل۔

(۱) اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب 25 سال کے تھے تو آپ ﷺ خاتون حضرت بی بی خدیجہ کے تجارتی قافلے کو لیکر شام (سیریا) دوبار گئے۔ اس تجارت میں حضرت خدیجہ کو بہت فائدہ ہوا۔ حضرت خدیجہ نے آپ کو ایمان دار، صادق، محنتی اور شریف النفس انسان پایا، حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال تھی اور وہ دوبار بیوہ ہو چکی تھیں انہوں نے آپ کو شادی کا پیغام اپنی سہیلی صفیہ کے ذریعہ بھیجا جسے آپ ﷺ نے قبول فرما لیا۔ دونوں نے 25 سال خوش گوار زندگی گزاری۔ ان سے آپ کو 2 بیٹے، حضرت قاسمؓ اور حضرت ابراہیمؓ ہوئے جو دونوں بیٹے بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔ آپ کو اسی رشتے سے چار بیٹیاں بھی ہوئیں۔ (I) حضرت زینبؓ (II) حضرت رقیہ (III) حضرت ام کلثوم اور (IV) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

Marfat.com

حضرت خدیجہؓ کا انتقال 65 سال کی عمر میں مکہ میں ہوا۔اس وقت آپ ﷺ کی عمر 50 سال تھی حضرت خدیجہ کے بارے میں آپ حضرت عائشہ سے اکثر ذکر کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے ''جب لوگوں نے میری تکذیب کی تھی تو حضرت خدیجہؓ نے میری تصدیق کی تھی۔ جب لوگ کافر تھے تو حضرت خدیجہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ جب میرا کوئی معاون نہیں تھا تو انہوں نے میری اخلاقی مدد کی تھی اور میری مالی امداد بھی کی تھی میں اُنکا شکرگزار ہوں۔

(۲) حضرت سودہؓ۔

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے کچھ مہینوں بعد آپ ﷺ نے ایک بیوہ حضرت سودہ بنت زمعا سے نکاح کیا کہ حضرت فاطمہ اور حضرت کلثوم کی گھر میں دیکھ بھال بھی ہو سکے حضرت سودہؓ کچھ عرصے پہلے اپنے شوہر کے ساتھ مکے چھوڑ کر ابی سینیا ہجرت کر کے چلی گئیں تھیں وہاں سے واپسی پر اُنکے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔حضرت سودہؓ نے اپنے کو غیر محفوظ پا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پناہ مانگی۔حضور ﷺ نے انہیں اپنی زوجیت میں لیکر ان سے شادی کی۔اس طرح اُن کو پناہ ملی اور بیٹیوں کی دیکھ بھال بھی ہو سکی۔

(۳) حضرت عائشہؓ۔

نبوت کے 11 ویں سال یعنی حضرت سودہ سے شادی کے ایک سال بعد حضور نے حضرت عائشہؓ سے جو حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھی ان سے مکہ میں نکاح کیا۔حضرت عائشہ کی عمر اُس وقت 7-6 سال تھی۔(لیکن ان کی رخصتی مدینے میں ہوئی جب وہ بالغ ہوئی تھیں اور انکی عمر 9 سال کی تھی)

حضور کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر 18 سال تھی۔وہ حضور کی سب سے زیادہ محبوب بیوی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ 48

Marfat.com

سال مزید زندہ رہیں اور مسلمان عورتوں کو اسلام کی تعلیم دیتی رہیں۔ ان سے 2210 حدیثیں مروی ہیں۔

نوٹ: حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہ کے ساتھ آپ ﷺ 6-5 سال تک رہے اور اس دور میں آپ نے کوئی دوسری شادی نہیں کی۔

نوٹ: آپ ﷺ نے 56 سال کی عمر سے 60 سال کی عمر میں یعنی 4 سال میں (یعنی 3 ہجری سے لیکر 7 ہجری کے درمیان) 9 شادیاں کیں۔ اس کے بعد آپ نے 60 کی سال عمر سے لیکر 63 سال کی عمر تک اور کوئی شادی نہیں کی۔

آپ ﷺ نے یہ شادیاں اُس زمانے میں کیں جب اسلام کے خلاف دشمنوں سے سخت جنگیں ہو رہی تھیں اور بہت سی عورتیں بیوہ ہونے لگیں تھیں ان بیوہ عورتوں کو آپ نے خود اور اپنے ساتھیوں میں نکاح کر کے بانٹ دیں۔ تا کہ بے راہ روی نہ ہو۔

(۴) حضرت حفصہؓ۔

آپ نے بیوہ حضرت حفصہؓ سے مکہ میں 3 ہجری میں نکاح کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوہ بیٹی تھیں۔

(۵) حضرت زینبؓ (اوّل)۔

یہ حضرت عبد اللہ بن جحش کی بیوی تھی وہ جنگ اُحد میں بیوہ ہوگئیں تھی۔ حضور نے ان سے 4 ہجری میں شادی کی مگر 8 ماہ بعد حضرت زینب کی وفات ہوگئی۔

(۶) حضرت اُم سلمہؓ۔

پہلے یہ ابو سلم کے کے عقد میں تھی اُن کا انتقال 4 ہجری میں ہو گیا۔ بیوہ اُم سلمہ سے حضور نے 4 ہجری میں ان سے نکاح کیا۔

Marfat.com

(۷) حضرت زینبؓ (دوئم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ انکی شادی پہلے حضرت زیدؓ بن حارث سے ہوئی تھی۔ حضرت زیدؓ پہلے غلام تھے۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت زینبؓ کا حضرت زیدؓ سے نباہ نہ ہوسکا اور طلاق ہوگئی۔ عدت پوری ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان سے شادی کی اجازت دے دی۔ یہ واقعہ 5 ہجری میں پیش آیا (دیکھئے سورہ احزاب 33:37)

(۸) حضرت جویریہؓ۔

حضرت جویریہؓ بنت حارث بنو المُصطلق کے قیدیوں میں لائی گئی تھیں۔ انکے شوہر جنگ مرسی میں فوت ہوگئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ حضرت جویریہؓ سے 5 ہجری میں شادی کی۔

(۹) حضرت ام حبیبہؓ

یہ ابوسفیانؓ کی بیٹی تھیں۔ ان کا نکاح پہلے عبداللہ بن جحش سے ہوا تھا اور وہ انکے ساتھ ہجرت کر کے ابیسینیا گئی تھیں۔ لیکن وہاں جانے کے بعد انکے شوہر مرتد ہوکر عیسائی ہوگئے تھے اور وہیں انتقال کر گئے۔ لیکن اُم حبیبہؓ اپنے دین پر قائم رہیں۔ حضور نے بیوہ حضرت اُم حبیبہؓ سے 7 ہجری میں نکاح کیا۔

(۱۰) حضرت صفیہؓ۔

یہودی سردار کی بیٹی تھیں۔ ان کے شوہر جنگ خیبر میں مارے گئے تھے وہ قید کی گئی تھیں۔ حضو صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ حضرت صفیہؓ سے 7 ہجری میں شادی کی۔

(۱۱) حضرت میمونہؓ۔

ان کا تعلق بنو میلان قبیلے سے تھا۔ ذہنی ناہم آہنگی کے باعث ان کی طلاق ہوگئی تھی جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کرلی تھی۔

Marfat.com

(۱۲) حضرت ماریہ قبطیہ۔

ان کو مصر کے عیسائی بادشاہ نے بطور تحفہ آپکو پیش کیا تھا۔ انکے بطن سے آپ ﷺ کے صاحب زادے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے تھے جو 2 سال بعد 10 ہجری میں مدینے میں انتقال کر گئے۔

نوٹ: یہ کل 12 بیویاں تھیں جو حضور کے نکاح میں آئی تھیں۔ ان میں سے دو بیویاں یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ (اوّل) کی وفات حضور کی زندگی میں ہی ہو گئی تھی۔ باقی 9 بیویاں حضو صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حیات رہیں۔

نوٹ: حضور نے حضرت عائشہؓ سے اور حضرت حفصہؓ سے شادی کر کے اپنے صحابی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے رشتے قائم کیے۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ سے پے در پے اپنی 2 صاحب زادیوں حضرت رقیہؓ اور پھر حضرت ام کلثومؓ کی شادی کر کے رشتے قائم کیے اور بعد میں حضرت علی سے اپنی لختِ جگر بیٹی فاطمہؓ کی شادی کر کے رشتہ قائم کیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ آپ ﷺ ان چاروں صحابیوں سے اپنے تعلقات پختہ کر لیں۔

نوٹ: حضرت زینبؓ (دوئم) کی شادی حضرت زیدؓ سے ہوئی تھی جو حضو ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ حضرت زینب (دوئم) سے اللہ کی اجازت سے شادی کرنا ایسی جاہلی رسم کو توڑنے کے لیے تھا جو معاشرے میں صدیوں سے چلی آرہی تھی۔ (دیکھئے سورۃ احزاب 33:37) آپ ﷺ نے اس رسم کو توڑنے کے لیے عملی نمونہ پیش کر دیا اور اس رسم کو مٹا دیا۔

نوٹ: آپ ﷺ نے دوسرے قبیلوں سے رشتے قائم کر کے آنے والی جنگوں اور دشمنیوں کو ختم کر دیا۔ یہ آپکی حکمت عملی تھی۔

Marfat.com

۱۱۱۔ حضور کی بیویاں اور نکاح کی مُدّت۔

نمبر شمار	نام	نکاح	حالت	شادیوں کی مدت
(۱)	حضرت خدیجہؓ بنت خویلد	27 سال ہجرت سے پہلے	2 بار بیوہ	25 سال
(۲)	حضرت سودہؓ بنت زمعہ	3 سال ہجرت سے پہلے	بیوہ	13 سال
(۳)	حضرت عائشہؓ بنت حضرت ابوبکرؓ	ہجرت کے ایک سال بعد	دوشیزہ	9 سال
(۴)	حضرت حفصہؓ بنت عمر	3 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	7 سال
(۵)	حضرت زینبؓ بنت جحش (اول)	4 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	6 ماہ
(۶)	حضرت اُمّہ سلمہؓ بنت ابواُمیہ	4 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	6 سال

Marfat.com

(۷)	حضرت زینب بنت خزیمہ (دوئم)	4 سال ہجرت کے بعد	طلاق شدہ	6 سال
(۸)	حضرت جویریہؓ بنتِ حارث	5 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	5 سال
(۹)	حضرت اُمّہ حبیبہؓ بنتِ ابو سفیان	7 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	3 سال
(۱۰)	حضرت صفیہؓ بن یحییٰ بن اخطب	7 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	3 سال
(۱۱)	حضرت میمونہؓ بنتِ الٰ حارث	7 سال ہجرت کے بعد	بیوہ	3 سال
(۱۲)	حضرت ماریہؓ قبطیہ	7 سال ہجرت کے بعد	دوشیزہ	3 سال

نوٹ:۔ (1) دو بیویاں نمبر 1 اور نمبر 5 حضور کی زندگی میں ہی وفات پاگئیں باقی 9 بیویاں حضور کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔

(2) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیویاں اُم المومنین کہلاتی ہیں

Marfat.com

۱۱۲۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک نظر میں۔

	تاریخ	واقعہ
		مکی دور
۱	ابراحا کا خانہ کعبہ پر حملہ ہاتھی والا سال 569 A.D.	۱۔ یمن کے عیسائی گورنر ابراحا نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے فوج سے حملہ کیا۔ ۲۔ پرندوں نے پتھر کی کنکریوں کی بارش کی۔ ۳۔ سپاہی اور ہاتھی ہلاک ہو گئے ابراحا زخمی ہو کر خالی ہاتھ یمن واپس چلا گیا۔
۲	والد حضرت عبداللہ کی وفات 569 A.D.	آپ ﷺ کی پیدائش سے 6 مہینے پہلے آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کی وفات 25 سال کی عمر میں مدینے کے سفر میں ہوگئی
۳	آپ کی پیدائش 20 اپریل 571 A.D. 12 ربیع اول پیر کے روز مکہ میں ہوئی	۱۔ آپ ﷺ کی والدہ کا نام حضرت آمنہؓ تھا ۲۔ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا تھا ۳۔ محمد ﷺ کے معنی ہیں جس کی تعریف کی جائے ۴۔ آپ ﷺ کی پیدائش ابراحا کے حملے کے 2 ماہ بعد ہوئی

Marfat.com

۴	پیدائش کے 8 دن بعد آپ کو دودھ پلانے کو حضرت حلیمہ ؓ کے پاس بھیج دیا گیا	۱۔ آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ ؓ کے پاس مکہ سے باہر ریگستانی بستی میں دودھ پلانے کو بھیج دیا گیا۔ ۲۔ حضرت حلیمہ ؓ کا خود کا اپنا ایک بیٹا عبداللہ تھا ۳۔ دونوں بچے خوب پیٹ بھر کر دودھ پینے لگے۔
۵	پانچویں سال میں فرشتوں نے آپ کا سینہ چاک کر کے کالا داغ نکالا	۱۔ پانچویں سال میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کا رضائی بھائی عبداللہ بکریاں چرانے بستی سے باہر گئے تھے۔ ۲۔ دو فرشتوں نے آپ کو لٹایا۔ سینہ چاک کیا اور دل کا کالا داغ نکال دیا۔
۶	5 سال بعد حضرت حلیمہ ؓ آپ کو ان کی والدہ حضرت آمنہ ؓ کے پاس مکہ واپس لے آئیں	مکہ سے 5 سال باہر رہنے کے بعد حضرت حلیمہ ؓ آپ ﷺ کو آپکی والدہ حضرت آمنہ ؓ کے پاس واپس لے آئیں۔
۷	والدہ حضرت آمنہ ؓ کی وفات آپ ﷺ کی عمر 6 سال	۱۔ ابھی آپ ﷺ اپنی والدہ کے پاس ایک سال ہی رہے تھے کہ والدہ کا انتقال بھی ہو گیا۔ ۲۔ آپ ﷺ یتیم ہو گئے اس وقت آپ ﷺ کی عمر 6 سال تھی

Marfat.com

۸	آپ ﷺ دادا عبدل مطلب کی سرپرستی میں آگئے۔ عمر 6سال	اب آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی سرپرستی سنبھال لی۔
۹	آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطب کی بھی وفات ہوگئی آپ کی عمر 8سال	2سال بعد جب آپ ﷺ 8سال کے تھے تو دادا کا بھی انتقال ہوگیا۔
۱۰	آپ ﷺ چچا حضرت ابو طالب نے آپ کی سرپرستی سنبھال لی۔ عمر 8سال	8ویں سال میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب نے آپ ﷺ کی سرپرستی سنبھال لی (حضرت ابو طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد تھے) آپ ﷺ انکے گھر 17سال رہے۔(عمر 25سال) ہوگئی۔
۱۱	آپ ﷺ دوبار تجارتی سفر پر شام گئے عمر 12سال	12-13سال کی عمر میں آپ ﷺ اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ دوبار تجارتی قافلے کے ساتھ شام گئے۔
۱۲	شام کے راستے میں عیسائی پادری راہب بحیرا کی پیشین گوئی عمر 12-13سال	شام کے سفر میں ایک عیسائی بزرگ راہب نے آپ ﷺ میں نبوت کے آثار دیکھے اور آپ ﷺ کے پیغمبر ہونے کی پیشین گوئی کی۔راہب نے آپ ﷺ کو شام جانے سے روک دیا۔کہا یہودیوں سے خطرہ درپیش ہے۔

Marfat.com

۱۳	آپ ﷺ کی آمد کی پیشین گوئیاں	آپ ﷺ کے نبی ہونے کی پیشین گوئیاں تورات ، انجیل ، ہندوؤں کی ویدوں ، پارسی مذہب اور قرآن میں ہیں۔
۱۴	25 سال کی عمر میں آپ ﷺ کی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی	ا۔ 25 سال کی عمر میں آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا تجارتی مال لے کر شام گئے۔ ۲۔ تجارت میں فائدہ ہوا۔آپ کی ایمانداری اور دیانت داری کے واقعات سن کر حضرت خدیجہؓ نے دو مہینے بعد آپ سے شادی کا پیغام بھجوایا جو آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔ ۳۔ حضرت خدیجہ کے چچا نے نکاح پڑھایا۔ حضرت ابو طالب نے خطبہ پڑھا۔ ۴۔ ان سے آپ ﷺ کی چار بیٹیاں ا۔ حضرت زینبؓ، ۲۔ حضرت رُقیہؓ، ۳۔ حضرت اُم کلثومؓ ، ۴۔ حضرت فاطمہؓ اور دو بیٹے حضرت قاسمؓ ، حضرت عبداللہؓ ہوئے۔

Marfat.com

۱۵	35 سال کی عمر میں آپ ﷺ نے حجرا سود کو نصب کیا	۱۔ حجرہ اسودہ کو دوبارہ دیوار میں رکھنے کے وقت قبیلوں میں جھگڑا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا میں حجرہ اسود کو نصب کروں۔ ۲۔ آپ نے حجرہ اسود کو چادر پر رکھا اور سب قبیلوں کو چادر کو اٹھانے کو کہا ۳۔ اور حجرہ اسود کو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کے مقام پر رکھ دیا۔ یوں قبیلوں کا اختلاف ختم ہوا۔
۱۶	39 سال	۱۔ آپ ﷺ جاہلیت کے زمانے کی بت پرستی اور بے راہ روی سے بیزار تھے۔ ۲۔ اکثر غارِ حرا میں دو دو تین تین دن خاموشی سے اللہ کی عبادت کرتے رہتے تھے۔
۱۷	40 سال 4 مہینے 22 دن کی عمر میں 16 اگست 610 A.D کو نبوت ملی	۱۔ رمضان کے آخری ہفتے میں غارِ حرا میں حضرت جرائیل آئے اور آپ ﷺ کو سینے سے زور سے ۳ بار جکڑ کر سورۃ علق کی پہلی 5 آیتیں پڑھوائیں۔ سورۃ علق No. 96۔ ”پڑھ اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔“

Marfat.com

۱۸	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین سال خفیہ تبلیغ کی عمر 40 سے 43 سال	۱۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ (55 سال)، حضرت علیؓ (10 سال)، حضرت ابوبکر صدیقؓ (سال 38)، حضرت زیدؓ (12 سال) اور کچھ اور قریبی لوگ خفیہ طور سے مسلمان ہو گئے
۱۹۰		۲۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلمؐ خفیہ اسلام کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ۳۔ حضرت جبرائیلؑ نے آپ کو وضو کرنا اور نماز پڑھانا سکھایا۔شروع میں 2 رکعات فجر اور 2 رکعات مغرب تھیں۔نماز قریش سے چھپ کر ادا کی جاتی تھی۔
۲۰	نبوت کا چوتھا سال عمر 44 سال	۱۔ نبوت کے چوتھے سال میں اللہ نے آپ علیہ وسلم صلی اللہ کو علی اعلانیہ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ ۲۔ تو قریش نے دشمنی کرنی شروع کر دی۔ ۳۔ مسلمانوں پر سختیاں شروع کر دیں۔ ۴۔ سورہ مزمل 73، سورہ مدثر 74، سورہ الحجر 15:9 نازل ہوئیں

Marfat.com

۲۱	مکہ میں نبوت کے پہلے 13 سال عمر 40 سے 53 سال	نبوت ملنے کے بعد جب آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو قریش کے لوگوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو تنگ کرنا شروع کردیا۔
۲۲	نبوت کا پانچوں سال عمر 45 سال	کچھ مسلمان تنگ آکر ابیسینیا (اتھو پیا) ہجرت کر گئے۔ ا۔ پہلی ہجرت میں 12 مرد اور 4 عورتیں تھیں ۲۔ دوسری ہجرت میں 82 مرد اور 18 عورتیں تھیں ابی سینیا کے عیسائی بادشاہ نجاشی (NEGUS) نے انہیں پناہ دی
۲۳	نبوت کا چھٹا سال عمر 46 سال	ا۔ نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ ۲۔ مسجد حرام میں علی اعلان نماز ادا کی گئی ۳۔ حضرت عمرؓ کی بہن کا اسلام قبول کرنے کا قصہ

Marfat.com

۲۴	نبوت کا ساتواں سال آپ ﷺ کو دولت، عورت اور بادشاہی کا لالچ دیا گیا۔ عمر 47 سال	۱۔ قریش نے آپ ﷺ سے کہا کہ ہمارے بتوں کو بھلا برا مت کہو ۲۔ ہم تمہیں دولت مند کر دینگے۔ ۳۔ تم کو عزت دینگے۔ بادشاہ بنا دینگے۔ ۴۔ اور سب سے خوبصورت عورت سے شادی کر دینگے۔ ۵۔ لیکن آپ نے تینوں تجویزیں رد کر دیں۔
۲۵	نبوت کے ساتواں سال سے دسویں سال تک۔ مکہ کی وادی شعب میں مکمل بائیکاٹ عمر 48 سال	۱۔ قریش جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو روک نہیں سکے تو انہوں نے آپ ﷺ کا مکہ میں مکمل بائیکاٹ کر دیا۔ ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک پہاڑی وادی شعب میں تین سال تک بند رکھا۔ ۳۔ نہ بات چیت، نہ کوئی لین دین، نہ کوئی شادی بیاہ ۴۔ انہیں پتے اور چمڑے کھانے پڑے ۔بھوک سے بلکتے بچے اور عورتوں اور بچوں کی چیخ و پکار وادی کے باہر تک سنائی دیتی تھی۔ ۵۔ تین سال بائیکاٹ کے بعد رہائی ہوئی

Marfat.com

۲۶	نبوت کا 8 واں سال ابو جہل کی حضرت ابو طالب سے ملاقات عمر 48 سال	دشمن ابو جہل ایک وفد لے کر چچا حضرت ابو طالب کے پاس گیا اور کہا کہ اپنے بھتیجے کو سمجھائیں کہ وہ ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہے ۔ حضرت ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا تو آپ ﷺ نے ابو جہل سے اعتماد سے کہا کہ آپ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور بتوں کی پوجا کرنا چھوڑ دیں ۔ میرا مشن تو جاری رہے گا ۔
۲۷	نبوت کا 10 واں سال غم کا سال عمر 50 سال	ا۔ قید وادی سے رہائی ہوئی۔ ۲۔ آپ ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب کا انتقال 80 سال ۳۔ پانچ دن بعد حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ ۴۔ کچھ عرصے آپ ﷺ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کیا
۲۸	عمر 50 سال	ا۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے مکہ میں نکاح کیا۔ عمر 6-7 سال۔ ۲۔ لیکن رخصتی 9 سال کی عمر میں مدینے میں ہوئی ۳۔ واقعہ طائف پیش آیا ناکام واپسی۔ سورہ جن نازل ہوئی۔

Marfat.com

۲۹	10واں سال معراج کا واقعہ عمر 50 سال	۱۔اس سال معراج کا واقعہ پیش آیا ۲۔ پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔(پہلے دو نمازیں تھیں)
۳۰	نبوت کا 11واں سال پہلی بیعت عقبہ عمر 51 سال	11ویں سال میں مدینہ سے کچھ لوگ آئے ان میں سے 6 مرد اور 2 عورتوں نے اسلام قبول کرلیا۔اور آپ ﷺ کو مدینے آنے کی دعوت دی۔اور آپ ﷺ کی حفاظت اور وفاداری کا ذمہ لیا۔
۳۱	نبوت کا 12واں سال	اس دفعہ 12 مردوں نے اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ کو مدینے آنے کی دعوت دی اور آپ ﷺ کی حفاظت اور وفاداری کا ذمہ لیا۔
۳۲	ہجرت۔24 ستمبر 622 A.D پیغمبری کا 13واں سال عمر 53 سال	۱۔ مسلمانوں کو مکہ سے مدینے ہجرت کرنے کی اللہ نے اجازت دی۔ ۲۔ اسی سال قریش نے آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا ۳۔ آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے 12-13 ستمبر 622 A.D میں ہجرت کی۔غار ثور میں 3 دن رہے ۴۔ آپ ﷺ 10 دنوں کے سفر کے بعد قباء پہنچے

Marfat.com

مدنی دور

۳۳	ہجرت کا پہلا سال عمر 53 سال	۱۔ قباء میں آپ ﷺ نے اسلام کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی ۲۔ اسی سال مدینے میں مسجد نبوی کی بھی بنیاد رکھی ۳۔ مدینے کے لوگوں اور مدینے کے یہودیوں نے میثاق مدینہ پر دستخط کیے ۴۔ حضرت سلمان فارسی ؓ مسلمان ہوئے ۵۔ مدینے میں اذان اور نماز قائم کی گئی۔ ۶۔ انصار اور مہاجرین کے درمیان مثالی بھائی چارا قائم ہوا ۷۔ حضرت عائشہ ؓ کی رخصتی 9 ویں سال میں ہوئی
۴۳	ہجرت کا دوسرا سال عمر 54 سال	۱۔ مسجد اقصیٰ کے بجائے خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔ ۲۔ جہاد فرض ہوا ۳۔ جنگ بدر ہوئی ۴۔ روزے، زکوٰۃ، اور عیدین کی نمازوں کا حکم ہوا ۵۔ حضرت فاطمہ زہرہ ؓ کا نکاح حضرت علی ؓ سے ہوا۔

Marfat.com

۳۴	ہجرت کا تیسرا سال عمر 56 سال	۱۔ جنگ اُحد پیش آئی ۲۔ آپ ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے نکاح کیا ۳۔ حضرت حسن بن علیؓ کی پیدائش ہوئی ۴۔ آپ کی بیٹی حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہوا۔
۳۵	ہجرت کا چوتھا سال عمر 56 سال	۱۔ یہودی قبیلے بنونظیر کی غداری کے الزام میں مدینے سے باہر جلاوطنی ہوئی۔ ۲۔ حضرت حسینؓ بن علی کی پیدائش ہوئی ۳۔ آپ ﷺ نے حضرت اُم سلمہؓ سے نکاح کیا ۴۔ شراب حرام ہوئی
۳۶	ہجرت کا پانچواں سال عمر 57	۱۔ پردے کا حکم ہوا۔ ۲۔ غزوہ خندق، غزوہ بنی مُطلق پیش آئے ۳۔ حضرت عائشہ پر الزام۔ سورۃ نور 24 زنا کی سزا کا حکم ہوا ۴۔ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ اور حضرت جویریہ سے نکاح کیا۔ ۵۔ ۷۰ حافظ قرآن کو دھوکے سے شہید کیا گیا۔

Marfat.com

۳۷	ہجرت کا چھٹا سال عمر 58-57	۱۔ حج فرض ہوا ۲۔ اس سال آپ ﷺ 1400 حجاج کرام کو لیکر عمرے کے لیے مکہ روانہ ہوئے۔ لیکن مکہ میں داخلا ممنوع ہوا۔ ۳۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ دس سال تک جنگ کی ممانعت ۔فتح مبین۔سورہ الٓ فتح 48
۳۸	ہجرت کا ساتواں سال عمر 60-59	۱۔ غزوہ خیبر پیش آیا۔ یہودیوں کے 8 قلعے فتح ہوئے۔ ۲۔ واپسی میں پورے لشکر کی نماز قضا ہوئی۔ ۳۔ یہودی عورت نے آپ کو زہریلا گوشت کھانے کو دیا۔ ۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔
		۵۔ آپ ﷺ نے حضرت اُم حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت صفیہؓ سے آخری نکاح کیئے۔ ۶۔ آپ نے 2000 صحابیوں کو لیکر عمرہ قضا کیا۔ صرف 3 دن کے لیے۔

Marfat.com

۳۹	ہجرت کا آٹھواں سال عمر 61 سال	۱۔ قریبی ملکوں کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت کے خطوط لکھے گئے ۲۔ حضور کے ایلچی کو قتل کیا گیا۔ غزوہ موتہ پیش آیا۔ ۳۔ مکہ فتح ہوا۔ سارے بت ہٹا دیئے گئے۔ ۴۔ حضرت ابوسفیان نے اسلام قبول کیا ۵۔ غزوہ طائف پیش آیا ۶۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔
۴۰	ہجرت کا نواں سال عمر 61 سال	۱۔ غزوہ حنین پیش آیا۔ ۲۔ غزوہ تبوک پیش آیا ۳۔ مسجد ضرار کو گرایا گیا۔ ۴۔ تقریباً 70 وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ۵۔ سورہ توبہ نازل ہوئی۔ ۶۔ حج فرض ہوا۔ 300 حاجیوں کا حج، امیر حضرت ابو بکرؓ، حضرت علی کا کافروں کو اعلان سنایا گیا اور 4 مہینوں کی مہلت دی گئی۔

Marfat.com

۴۱	ہجرت کا دسواں سال آپ کا حج۔ جمعہ مارچ A.D.632 عمر 62 سال	۱۔ آپ ﷺ نے حج کیا۔ ۲۔ حجۃ الوداع کا خطبہ ۳۔ آپکے اس حج میں 9 ازدواج مطہرات موجود تھیں۔ ۴۔ صحابہ کرام کی تعداد تقریباً 1,24,000 تھی۔ ۵۔ اس خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے سارے اُصول سمجھا دیئے۔ جاہلیت کی رسموں اور شرک کی باتوں کو مٹا دیا۔ ۶۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر اُمّت کو الوداع کہا۔
۴۲	ہجرت کا آخری سال 632 A.D عمر 63 سال	۱۔ آپ ﷺ کی بیماری ۲۔ آپ ﷺ کی وفات۔ سورہ اٰلِ عمران 3:144۔ نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول۔ بے شک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول۔

Marfat.com

۱۱۳۔ آپ ﷺ کے اضافی ناموں کی فہرست۔

(۱)	محمد ﷺ	_ سورہ ال عمران 3:144
(۲)	محمد ﷺ	_ سورۃ الاحزاب 33:40
(۳)	محمد ﷺ	_ سورۃ محمد 47:2
(۴)	محمد ﷺ	_ سورہ فتح 48:29
(۵)	احمد	_ سورۃ الصف 61:6
(۶)	رسول	_ سورۃ الاعراف 7:158
	رسول	_ سورہ حجرات 49:2
	رسول	_ سورہ تحریم 66:1-3
	رسول	_ سورہ الاعراف 7:158
	رسول	_ سورہ الاحزاب 33:45
(۷)	نبی	_ سورہ ممتحنہ 60:12
	نبی	_ سورہ اَلعراف 7:157
(۸)	خاتم نبیین	_ سورہ احزاب 33:40
(۹)	شھدَآءَ عَلَی النَّاس	_ سورۃ بقرہ 2:143
(۱۰)	شَاھد" ومبشراً ونذ یراً	_ سورۃ الحزاب 33:45
(۱۱)	بل مُؤمِنینَ رَءوُفٌ رّحیم	_ سورۃ توبہ 9:128
(۱۲)	ومآ ارسلنٰکَ اِلّا رحْمَۃً اِلعٰا لَمین	_ سورۃ انبیاء 21:107

Marfat.com

(۱۳) منذِرٌ۔ وَّلِکُلِّ قومٍ ھَاد _ سورۃ ارعد13:7

(۱۴) سِرَاجاً مُّنِیرا _ سورۃالاحزاب33:46

(۱۵) لِنۡتَ لَھُم۔ _ سورۃالاعمران3:159

(۱۶) لَقَد مَنَّ اللّٰہُ۔ _ سورہالاعمران3:164

(۱۷) صاحبِ مقامِ محمود _ سورۃبنی اسرائیل17:79

(۱۸) طٰہٰ _ سورہ طٰہٰ20:1

(۱۹) یٰسٓ _ سورہ یٰسین36:1

(۲۰) اُے اوڑھ لپیٹ کرسونے والے _ سورہالمزّمل73:1

(۲۱) اے اوڑھ لپیٹ کرلیٹنے والے _ سورہالمدّثر74:1

(۲۲) اے نبی یقیناً ہم نے فتح عطا کی ہے تم کو کھلی فتح _ سورۃال فتح48:1

(۲۳) بیشک ہم نے عطا کیا ہے تم کو الکوثر _ سورۃ کوثر108:1

(۲۴) آپ سراپا رحمت ہیں ان لوگوں کے لیے جواہل ایمان ہیں _ سورۃ توبۃ9:61

(۲۵) اے نبی بھیجا ہے ہم نے تم کو رحمت بنا کر جہاں والوں کے لیے _ سورۃ انبیآء21:107

(۲۶) نہیں ہو تم اپنے رب کے فضل سے دیوانہ _ سورہ اَلقلم 2 :68

Marfat.com

(۲۷) اے انسانو! بے شک میں رسول ہوں اللہ کا — سورہ الاعراف 7:158

(۲۸) دعوت دیتا ہوں میں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کے ساتھ — سورہ یوسف 12:108

(۲۹) بے شک میں تو ہوں صاف صاف متنبہ کرنے والا — سورہ الحجر 15:89 سورہ نجم 53:56

(۳۰) نہیں پیروی کرتا میں مگر اُس کی جو وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف — سورہ یونس 10:15

(۳۱) عبادت کرو تم صرف اللہ کی۔ یقیناً میں ہوں تمہارے لیے، اس کی طرف سے خبر دار کرنے والا اور بشارت دینے والا — سورہ ھود 11:2

(۳۲) اور کہتے ہیں وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں کہ نہیں ہو تم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول۔ کہہ دو کافی ہے اللہ گواہی کے لیے میرے اور تمہارے درمیان — سورہ رَعد 13:43، سورہ العنکبوت 29:52، سورہ الاَحْقَاف 46:8

(۳۳) آپ کو سخت کوفت ہوتی ہے۔ اُن کی باتوں سے — سورہ اَلحجر 15:97

(۳۴) آپ صبر کیے جاؤ۔ نہ غم کھاؤ۔ — سورۃ النحل 16:127

Marfat.com

(۳۵) محمد بھی ایک بشر تھے۔ _ سورہ الکہف 18:110

(۳۶) جبریل علیہ السلام نے وحی پہنچائی تھی _ سورہ النجم 53:10

(۳۷) کافر لوگ آپ کا مذاق اڑاتے تھے _ سورہ الفرقان 25:41

_ سورہ صٓ-38:7

(۳۸) آپ اس کام پر کوئی اُجرت نہیں مانگتے تھے سورہ الفرقان 25:57

(۳۹) نبی زیادہ مقدم ہیں اہل ایمان کے لئے اُن کی اپنی ذات پر اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں _ سورہ الاحزاب 33:6

(۴۰) جو لوگ بیعت کر رہے تھے آپ کی درحقیقت بیعت کر رہے تھے اللہ کی۔ _ سور الفتح 48:10، 48:18

(۴۱) جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی وہی سب سے ذلیل مخلوق ہیں _ سورہ المجادلہ 58:20

(۴۲) عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے بعد ایک رسول آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ _ (سورہ الصّف 61:6)

(۴۳) حضرت موسیٰ نے حضور کے آنے کی گواہی دی تھی (بائبل ٹیوٹر نامی 18:15 میں بھی پیشین گوئی ہے) _ سورہ 46:10 الاحقاف

Marfat.com

(۴۴) اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت اور _ سورہ الصَّف 61:9
سچا دین دیکر بھیجا تا کے اسے اور
تمام مذاہب پر غالب کر دے خواہ
کتنا بھی ناگوار ہو مشرکین کو۔

(۴۵) رسول اُمّی تھے۔ _ سورہ الأ عَراف 7:157-158
_ سورہ ال جمعہ 62:2

(۴۶) اے نبی! جہاد کرو کافروں سے اور _ سورہ تحریم 66:9
منافقوں سے اور سختی سے پیش آو
ان کے ساتھ۔

(۴۷) بے شک آپ فائز تھے اخلاق کے _ سورہ اَلْقَلَم 68:4
بڑے مرتبے پر۔

(۴۸) قرآن کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔ _ سورہ اَلْحاقّہ 69:41

(۴۹) اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے _ سورہ المزّمّل 73:1-2-3
کھڑے رہا کرو رات کو (نماز
میں) مگر تھوڑا حصہ۔ آدھی رات یا
کم کر لو۔

(۵۰) یقیناً اللہ نے بھیجا ہے انسانوں۔ _ سورہ المزمل 73:15
کی طرف ایک رسول گواہ بنا کر

(۵۱) رسول اللہ لوگوں کو قرآن پڑھ کر _ سورہ اَلْبَیِّنہ 98:2
سناتے تھے۔

Marfat.com

۱۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری مثال دوسرے پیغمبروں میں ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا لیکن دیوار کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوں نے دیکھ کر کہا کیا خوب ہے۔

مگر اس خالی جگہ پر ایک اینٹ اور ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں سب نبیوں پر مہر ہوں''۔

۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ''اللہ کے پیغمبر چلتے پھرتے قرآن تھے''۔

۳۔ اللہ کے نبی نے فرمایا۔ دنیا کی ہر چیز اللہ کے تابع ہے۔ اللہ کو سب سے محبوب وہ ہے جو اپنے ماتحتوں پر نرمی برتتا ہے۔

۴۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ ''تم میں سے کسی کا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے باپ، اپنے بیٹوں، اور سارے جہان سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرنے لگے۔

۵۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے دونوں پیر اللہ کے راستے میں (تبلیغ) دھول میں بھر جائیں اسے دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی۔

۶۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ لوگ جنت میں داخل ہو رہے ہیں جن میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں

۷۔ غلط فیصلہ دینے والے قاضی (جج) کو آگ کا سامنا ہوگا۔

۸۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی کو کھڑے ہو کر پینے کو منع کرتے تھے

Marfat.com

۹۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ بیماروں کے پاس جا کر عیادت کرو۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور غلام کو آزاد کرو۔

۱۰۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی پر رحم اور نرم دلی سے پیش آتا ہے۔ اور میں اپنی بیویوں پر سب سے زیادہ نرم دل ہوں۔

۱۱۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ میں دو باتیں تمہارے لیے اپنے بعد چھوڑے جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی سے پکڑے رہو تو کبھی نہیں بھٹکو گے۔ ایک ہے اللہ کی کتاب قرآن اور دوسری میری سنتیں (حدیث)

۱۲۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر لازم ہے۔

۱۳۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہونگے جو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہونگے۔ ان میں سے ایک وہ ہو گا جو خیرات کو چھپا کر دیتا ہے۔

۱۴۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک یہ کہ جب بولے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے جب قسم کھائے تو توڑ دے۔ اور تیسرے یہ کہ جب کسی کی امانت رکھے تو اُس میں خیانت کرے۔

۱۵۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو خود اپنے لیے چاہتا ہے۔

۱۶۔ سب سے بہترین جگہ اللہ کا گھر مسجد ہے۔

Marfat.com

۱۸۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۱۸۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔

۱۹۔ نماز ایسے پڑھو جیسے مجھے (محمد ﷺ) کو پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

۲۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔

۲۱۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۲۲۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

۲۳۔ اللہ کا ذکر ایک نعمت ہے۔

۲۴۔ اللہ سے توبہ کرو اور اس سے بخشش مانگو۔

۲۵۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور پھر ڈٹ جاؤ۔

۲۶۔ اچھی آواز سے قرآن کو پڑھا کرو۔

۲۷۔ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

۲۸۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ اور ختم پر شکر ادا کرو

۲۹۔ جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا

۳۰۔ طہارت اور پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

۳۱۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں

۳۲۔ تمہاری عزت اور شرافت تمہارے تقویٰ میں ہے۔

۳۳۔ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔

۳۴۔ لوگوں میں اچھا وہ ہے جو دوسروں کو (جائز) فائدہ پہنچاتا ہے

۳۵۔ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

۳۶۔ دوسروں پر جھوٹ باندھنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

Marfat.com

۳۷۔ خاندانی شرافت اعمال سے ہے۔

۳۸۔ نیکی کی رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

۳۹۔ لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلاؤ۔

۴۰۔ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے۔

۴۱۔ جماعت میں برکت ہے۔

۴۲۔ تم جماعت کے ساتھ رہو۔

۴۳۔ دوسروں سے نفرت مت کرو۔

۴۴۔ روزہ گناہوں کی ڈھال ہے۔

۴۵۔ زکوٰۃ دیتے رہو۔

۴۶۔ حج جہاد ہے۔

۴۷۔ حج گناہوں کو ایسے دھوڈالتا ہے جیسے پانی میل کچیل کو

۴۸۔ بات چیت کرنے سے پہلے سلام کیا کرو۔

۴۹۔ ایک دوسرے کو سلام کرنے کو رواج دو۔

۵۰۔ جنت سخی لوگوں کا گھر ہے۔

۵۱۔ عمل میں اخلاص پیدا کرو۔

۵۲۔ سچائی کو اپنے پر لازم کرلو۔

۵۳۔ امانت داری میں عزت ہے۔

۵۴۔ شرم اور حیا اختیار کرو۔

۵۵۔ حیاء ایمان کا جز ہے۔

۵۶۔ جس کا قول وقرار نہیں اس کا دین نہیں۔

۵۷۔ جھوٹ ایمان کے منافی ہے۔

Marfat.com

۵۸۔ جھوٹ رزق کو کم کر دیتا ہے۔

۵۹۔ حسد سے بچو۔

۶۰۔ فتنہ سے بچو۔

۶۱۔ غیبت سے بچو

۶۲۔ خیانت اور بددیانتی سے بچو۔

۶۳۔ قرض لینے سے بچو۔

۶۴۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔

۶۵۔ غصے سے بچو

۶۶۔ اپنی زبان کی حفاظت کرو

۶۷۔ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ

۶۸۔ حلال کی کمائی فرض ہے۔

۶۹۔ بدشگونی شرک ہے۔

۷۰۔ ایک دوسرے کو تحفے دیتے رہو۔ باہمی محبت ہوگی

۷۱۔ جب غصہ آئے تو خاموشی اختیار کرلو۔

۷۲۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔

۷۳۔ پڑوسی کا تم پر حق ہے

۷۴۔ حلال کی کمائی جہاد ہے۔

۷۵۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۷۶۔ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔

۷۷۔ اصل امیری دل کی امیری ہے۔

۷۸۔ رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں دوزخی ہیں۔

Marfat.com

۷۹۔ جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے

۸۰۔ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

۸۱۔ جس میں امانت نہیں اس کا دین نہیں

۸۲۔ جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ غریب نہیں ہوگا۔

۸۳۔ مسلمان وہ ہے جو فضول بات اور فضول کام نہیں کرتا۔

۸۴۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

۸۵۔ ذخیرہ اندوزی صرف گنہگار ہی کرتا ہے۔

۸۶۔ رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اس کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے

۸۷۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم ایک اجنبی مسافر ہو۔

۸۸۔ جو علم کی تلاش میں نکلا وہ اللہ کی رہ میں نکلا۔

۸۹۔ جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۹۰۔ جو نرم دلی سے محروم رہا گویا ہر بھلائی سے محروم رہا۔

۹۱۔ مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاقی لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

۹۲۔ اے اللہ جیسے تو نے مجھے جسمانی لحاظ سے حسین بنایا ہے۔پس اخلاقی لحاظ سے بھی مجھے حسین بنا دے۔

۹۳۔ ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔

۹۴۔ زبان سے وہ بات کہو جو بہتر ہو۔

۹۵۔ تمہارا رب تمہارے حال سے تم سے زیادہ واقف ہے۔

۹۶۔ جب پانی پیو تو برتن میں سانس نہ لو۔

Marfat.com

۹۷۔ جنت میں مکار، کنجوس اور احسان فراموش داخل نہیں ہوگا۔

۹۸۔ ظاہر اور باطن ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

۹۹۔ غصے اور خوشی دونوں میں حق کی بات کہو۔

۱۰۰۔ غریبی اور امیری دونوں میں اعتدال قائم رکھو

۱۰۱۔ میرا بولنا ذکر الٰہی کا ذکر ہو۔

۱۰۲۔ میری اُمت کو چاہیے کہ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔

۱۰۳۔ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہوگا۔

۱۰۴۔ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ قبر میں تم سے میرے صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۰۵۔ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن مجھ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

۱۰۶۔ جس کے سامنے میرا (صلی اللہ علیہ وسلم) تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

۱۰۷۔ جو مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا۔ اللہ اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔

۱۰۸۔ جو مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

۱۰۹۔ مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو درود شریف پڑھے گا قیامت مین اس پر نور ہوگا۔

۱۱۰۔ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہو، بے شک تمہارا درود مجھ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا رہتا ہے۔

Marfat.com

۱۱۱۔ جب کسی کو مشکل پیش آئے اس کو چاہئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھے۔

۱۱۲۔ جمعہ کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ جمعہ کو تمہارا درود محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے۔

۱۱۳۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرو۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ دعا کے بعد آخر میں پھر درُود بھیجو دعا قبول ہو گی۔

۱۱۴۔ جب تک کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہے گا فرشتے اس پر درود پڑھتے رہیں گے۔

۱۱۵۔ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے میں اس کے لیے دعا کرتا ہوں۔

۱۱۶۔ جو چاہتا ہے کہ روز قیامت اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوشی کے ساتھ ملاقات ہو تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھے۔

۱۱۷۔ قرآن میں سورۂ احزاب 33:21 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یقیناً ہے تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں بہتر نمونہ۔ ہر اس شخص کے لیے جو اُمید وار ہو اللہ کا اور یوم آخرت کا۔ اور جو ذکر کرتا رہتا ہو اللہ کا بہت زیادہ۔“

۱۱۸۔ کثرت سے سجدے کرنا جنت میں جانے کا سبب بنتا ہے

۱۱۹۔ اسلام اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

۱۲۰۔ توحید جنت کا مستحق بنا دیتی ہے اور شرک جہنم کا مستحق۔

۱۲۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ 3 آدمیوں سے بات نہیں کریگا نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائے ایک وہ جو

Marfat.com

ٹخنو سے نیچے ازار یا شلوار یا پتلون لٹکانے والا ہے دوسرا احسان جتانے والا ہے اور تیسرا جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرنے والا ہے

۱۲۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ 3 قسم کے آدمیوں سے بات نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی ان کے گناہوں سے پاک کریگا نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھائے گا اور انکو دردناک عذاب ہوگا ایک بوڑھا ہونے کے باوجود زنا کرنے والا، دوسرا جھوٹ بولنے والا اور تیسرا تکبر کرنے والا فقیر۔

۱۲۳۔ جنت میں وہی جائیں گے جو ایمان دار ہوں گے۔

۱۲۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا حکمران بنایا ہو اور وہ ان کے حقوق کی ادائیگی میں خیانت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادے گا۔

۱۲۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمین میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

۱۲۶۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وضو کے بغیر پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۱۲۷۔ چوری کے مال میں سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

۱۲۸۔ وضو میں اگر ایک ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔

۱۲۹۔ دعا ''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں بنادے۔

۱۳۰۔ جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں نکالتے ہیں انہیں حضور کے پاس حوضِ کوثر پر جانے سے روک دیا جائے گا۔

Marfat.com

۱۳۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مونچھوں کو کٹواؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ“۔

۱۳۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان کی آواز سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو کیوں کے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

۱۳۳۔ نماز میں امام کے پیچھے مقتدیوں کو صرف سورہ فاتحہ کی خاموشی سے تلاوت کرنی چاہیے۔ امام کے باقی آیات پڑھنے پر مقتدیوں کو خاموش کھڑے رہنا چاہیے۔

۱۳۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں اکثر سورۃ ”ق“ کی تلاوت کرتے تھے اور دوسری رکعت میں کوئی چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۔ رسول کریم نے فرمایا کہ نماز کے بعد 33 بار سبحان اللہ اور 33 بار الحمد للہ اور 34 اللہ اکبر تو وہ ثواب اور بلند درجات سے محروم نہیں ہوگا۔

۱۳۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نماز اوّل وقت میں پڑھی جاتی تھیں۔

۱۳۷۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلئے نماز پڑھنے سے 27 درجے افضل ہے

۱۳۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے عشاء کی نماز با جماعت پڑھی تو وہ ایسا ثواب پائے گا گویا وہ ساری رات نفل نماز پڑھتا رہا اور جس نے صبح کی نماز بھی با جماعت پڑھی تو وہ گویا ساری رات نماز پڑتا رہا

۱۳۹۔ رسول اللہ نے فرمایا مسجد میں جانے کے لیے تمہارے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ثواب ہے۔

Marfat.com

۱۴۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے اور اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے پھر اشراق کی دو رکعت نماز پڑھتے تھے اس سے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۴۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہ مسجد ہے اور سب سے بری جگہ بازار ہے۔

۱۴۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس گھر کی مثال جس میں اللہ عزوجل کو یاد کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ عزوجل کو یاد نہیں کیا جاتا۔ زندہ اور مردہ کی طرح ہے''۔

۱۴۳۔ گھر میں قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنی چاہئے تاکہ گھر میں خیر و برکت رہے اور شیطان کا اثر ختم ہو جائے۔

۱۴۴۔ قرآن مجید میں سب سے عظیم آیت آیت الکرسی ہے۔(سورۃ بقرہ 5،

۱۴۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی حالت میں یہ تین سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے تھے۔(ا) سورۃ اخلاص 112۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) سورہ فلق 113۔قل اعوذ رب فلق اور (۳) سورہ ناس 114 قل اعوذ رب الناس۔ یہ بہترین دم اور علاج بھی ہیں

۱۴۶۔ رسول اکرم نے فرمایا ''جس بہترین دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی، دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن آدم علیہ السلام جنت میں داخل کیے گے اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

۱۴۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل دن جمعہ ہے۔ اسی دن صور پھونکا جائیگا اسی دن قیامت ہوگی۔ اسی دن مجھ پر کثرت سے درود

Marfat.com

شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی دن حشر ہوگا اسی دن حساب ہوگا۔ اس دن کے آخر میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے قبول ہو جاتی ہے۔

۱۴۸۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے وقت لوگوں کو ''لا الہ الا اللہ کہنے کی حکمت سے تلقین کرو۔

۱۴۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا تھا

۱۵۰۔ قبروں کی زیارت کیا کیرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں

۱۵۱۔ نبی کریم نے فرمایا پہلے کے لوگ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے تھے۔ خبردار! کہیں تم بھی ان کی طرح قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالینا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہو۔

۱۵۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' دنیا کی بہترین متاع (سازو سامان) نیک بیوی ہے۔

۱۵۳۔ جب رسول اللہ صبح نیند سے اٹھتے تھے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے مبارک پر مسح کرتے تھے اور پھر اللہ کی ثنا کرتے تھے پھر فرماتے تھے جس نے موت کے بعد ہمیں زندگی دی بیشک وہی ہمیں موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔

۱۵۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جوتا پہنتے تھے تو پہلے دائیں پیر میں۔ پھر بایں پیر میں پہنتے تھے۔ اور جب جوتا اتارتے تھے تو پہلے بایں پیر سے اور پھر بعد میں دائیں پیر سے اُتارتے تھے۔

۱۵۵۔ آپ کپڑے پہنتے وقت پہلے قمیص پہنتے تھے بعد میں نیچے کا لباس اور اللہ سے دعا کرتے تھے کہ آپ نے مجھے یہ کپڑے پہنائے۔

Marfat.com

۱۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو دعا کرتے کہ اللہ کے نام لیکر میں گھر میں داخل ہو رہا ہوں اور میں اللہ پر مکمل بھروسہ کرتا ہوں پھر گھر والوں کو سلام عرض کرتے تھے۔

۱۵۷۔ آپ لوگوں کو مسجد میں نماز کے کافی پہلے پہنچ جانے کو کہتے تھے مسجد میں جانے میں ہر قدم پر ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ جب مسجد میں داخل ہو جاؤ تو ضرور درود شریف پڑھو، مسجد میں دائیں پیر سے داخل ہو اور بائیں پیر سے باہر نکلو۔ آپ تلقین کرتے تھے کہ پہلی صف میں بیٹھنا افضل ہے

۱۵۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد اللہ سے دعا مانگتے تھے۔

۱۵۹۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جنکو تم جانتے ہو اور جنکو تم نہیں جانتے ہو سلام کے سب الفاظ ادا کرو۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہٗ۔

۱۶۰۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ تین انگلیوں سے کھاؤ پلیٹ کے سامنے کے حصے کھاؤ پلیٹ میں اتنا لو جو جتنا کھا سکو۔ کھانے کے بعد پلیٹ کو انگلیوں سے بالکل صاف کر ڈالو۔ اور شکر الحمدُ لِلّٰہ کہو۔ اگر زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاؤ تو بائیں پیر پر بیٹھو اور دائیں پر اونچا کھڑا رکھو۔ ہر نوالے کو اچھی طرح چباؤ۔ اطمینان سے کھانا کھاؤ۔

Marfat.com

۱۶۱۔ جب پانی پیو تو بیٹھ جاؤ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔ دائیں ہاتھ میں برتن کو پکڑو اور تین سانسوں میں پانی پیو۔ برتن میں سانس نہ لو۔ آپ دوسرے ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھانا پسند فرماتے تھے۔

۱۶۲۔ اللہ کا ذکر عبادت کا مغز ہے رسول اللہ ہر وقت اللہ کو یاد کرتے رہتے تھے قرآن سورہ بقرہ 2:152 میں اللہ فرماتے ہے ''تو مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور شکر گزار رہو میرے اور نہ کروں ناشکری میری''۔ اللہ کا ذکر ایک مومن کو ایک کافر سے الگ کرتا ہے اور شیطان اس مومن پر غالب نہیں ہوتا۔ اللہ کو متواتر یاد کرتے رہو۔ دلی خوشی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں سورہ الاعراف 7:205 میں فرماتے ہیں اور (اے نبی ﷺ) یاد کیا کرو اپنے رب کو دل ہی دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور بغیر آواز بلند کئے ہوئے۔ صبح و شام اور نہ ہو جاؤ تم اُن لوگوں میں سے جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۶۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے یہ دعا فرماتے تھے ۔اے اللہ میرا مرنا اور جینا آپ کے لیے ہے مجھ پر رحم فرما۔ پھر آپ (۱) سورہ اخلاص ۱۱۲ قل هو الله احد ,(۲) سورہ فلق ۱۱۳ قُلْ أعوذُ بربِّ الفلق اور پھر (۳) سورہ ناس ۱۱۴ قُلْ أعوذُ بربِّ النّاس کی تلاوت کرتے تھے۔

۱۶۴۔ رسول کریم عشاء کی نماز کے بعد جب سوتے تھے تو پہلے دائیں کروٹ۔ بعد

Marfat.com

کی رات میں بایں کروٹ سوتے تھے۔ سوتے وقت آپ اپنی ہتھیلی اپنا گال کے نیچے رکھتے تھے۔

۱۶۵۔ رسول اللہ خود بہت زیادہ صدقات اور خیرات کیا کرتے تھے آپ نے کسی مانگنے والے کو کبھی انکار نہیں کیا۔

۱۶۶۔ آپ فضول خرچی کرنے کو منع کرتے تھے۔

۱۶۷۔ رسول کریم اپنے کپڑوں پر اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیا کرتے تھے

۱۶۸۔ آپ اپنے گھر والوں کے کام بھی کر لیا کرتے تھے مثلاً جھاڑو دینا، چولہے میں آگ جلانا، بکری کا دودھ نکالنا وغیرہ

۱۶۹۔ آپ نے اپنے خانے میں کبھی تنقید نہیں کی

۱۷۰۔ آپ کی چال میں چستی تھی اور آپ اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے چلنے سے منع کرتے تھے

۱۷۱۔ آپ سفید لباس پہننا پسند فرماتے تھے آپ نہایت سادہ لباس پہنتے تھے

۱۷۲۔ آپ چاندی کی انگوٹھی پہنتے تھے جس پر اللہ، رسول، محمد لکھا ہوا تھا

۱۷۳۔ جب چھینک آتی تو آپ کہتے الحمدللہ اور جب کسی کی چھینک سنتے تو کہتے یرحمک اللہ

۱۷۴۔ آپ بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے تاکہ سننے والے آپ کا ایک ایک لفظ پوری طرح سمجھ لیا کریں۔ آپ کی بات مختصر ہوتی تھی۔

۱۷۵۔ آپ زیادہ تر خاموش رہتے تھے کبھی زور کی آواز سے نہیں ہنستے تھے نہ غم میں با آواز روتے تھے

۱۷۶۔ آپ کی سیرت قرآن کے مطابق تھی

Marfat.com

۱۷۷۔ آپ سچ کو پسند فرماتے تھے اور جھوٹ سے نفرت فرماتے تھے

۱۷۸۔ آپ اپنے وعدے کے سچے تھے آپ صادق اور امین تھے

۱۷۹۔ آپ دلیر اور بہادر تھے

۱۸۰۔ آپ مصیبت کے وقت صبر سے کام لیتے تھے

۱۸۱۔ آپ کی طبیعت میں حیا اور انکساری تھی آپ نرم مجاز اور بردبار تھے آپ کی طبیعت میں تحمل، برداشت اور رواداری تھی۔

۱۸۲۔ آپ برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتے تھے

۱۸۳۔ آپ بچوں سے پیار محبت سے پیش آتے تھے آپ نہایت رحم دل تھے

۱۸۴۔ آپ خوشبو لگانا پسند فرماتے تھے

۱۸۵۔ آپ انتہائی مہمان نواز اور شریف نفس انسان تھے

۱۸۶۔ آپ کسی کی بے عزّتی نہیں کرتے تھے نا ہی کسی کی دل شکنی کرتے تھے

۱۸۷۔ آپ غریبوں، یتیموں کی مدد کرتے تھے

۱۸۸۔ آپ دوسروں کے دکھ درد میں شامل ہوتے تھے

۱۸۹۔ آپ بغیر ضرورت درختوں کو کاٹنے سے منع کرتے تھے

۱۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت سمجھو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ

(ا) غنیمت جانو جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے

(ب) اور غنیمت جانو تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے

(ج) خوش حالی کو تنگدستی سے پہلے

Marfat.com

(د) غنیمت جانو فرست کو مشغولیت سے پہلے

(ہ) غنیمت جانو زندگی کو موت کے آنے سے پہلے

۱۹۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''طاقتور مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے اچھا اور زیادہ محبوب ہے''

۱۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اُتاری ہے

۱۹۳۔ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی دُکھ اور تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا اور دعا نہ کرے

۱۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزع کی حالت میں یہ دعا پڑھی ''اے اللہ! مجھے معاف کر دے میری حالت پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے''

۱۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امت مسلمہ ایک جسم و جان ہے اگر اس کی آنکھ میں دکھ ہو تو اس کا سارا جسم دکھ محسوس کرتا ہے

۱۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (۲) ایک مسلمان دوسرے سملمان پر ظلم نہ کرے نہ مالی، نہ جانی نہ عزّت و آبرو پر (۳) اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کسی مصیبت میں دیکھے تو اس کی مدد کرے (۴) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مصیبت میں مالی حاجت پوری کرے (۵) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی پریشانی اور غم کو دور کرے (۶) ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے

Marfat.com

۱۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے یہاں بندہ مسلم کو خوش کر دینا ہے

۱۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم ہمیشہ اپنے سے کم حیثیت والے شخص کو دیکھا کرو اور اپنے سے بڑی حیثیت والے شخص پر کبھی نظر نہ کیا کرو

۱۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میت کے گھر والوں کو تسلی دینا اور صبر کی تلقین کرنا باعث ثواب ہے

۲۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا جو اچھائی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے روکتا نہیں وہ ہم میں سے نہیں''

۲۰۱۔ جب کوئی کسی کی عیادت کے لیے جائے تو اسکے ہاتھ اور پیشانی پر ہاتھ رکھے اور اس کو تسلی اور دلاسا دے اور اس کو شفا پانے کے لیے اللہ سے دعا کرے۔

۲۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی عیادت کرنا (۳) جنازے کے ساتھ جانا (۴) دعوت قبول کرنا (۵) چھینک آنے پر یر حمک اللہ کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا

۲۰۳۔ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ (۱) اللہ پر (۲) اسکے فرشتوں پر (۳) اس کی کتابوں پر (۴)

Marfat.com

اس کے رسولوں پر (۵) آخرت کے دن پر (۶) اور تقدیر پر جو اللہ کی طرف سے مقدّر ہے

۲۰۴۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی ہے (۱) گواہی دینا کے کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا

۲۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسجدوں کو آباد رکھو''

۲۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں''

۲۰۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہ ہو اور اس کا کوئی دین نہیں جو عہد کو پورا نہیں کرے۔

۲۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وسوسے کے خلاف علاج بتایا۔ فرمایا یہ جب شیطان وسوسہ پھیلائے تو اعوذ باللہ من شیطان الرجیم پڑھ لیا کرو۔

۲۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ منافق ہوتے ہیں یعنی جو دل سے مسلمان نہیں ہوتے وہ مسلمان سے بھی ظاہری تعلق رکھتے ہیں اور کافروں سے بھی۔ تا کہ دونوں طرف سے منافع حاصل کرسکیں۔

Marfat.com

۲۱۰۔ منافق کی پہچان ہے (ا) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (ب) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (پ) جب عہد کرے تو دھوکا دے (ت) جب جھگڑے کرے تو بیہودہ الفاظ نکالے''۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز کیا لوح قلم تیرے ہیں
(اقبال)

Marfat.com

۱۱۵۔ خانہ کعبہ۔

آدم علیہ السلام جب آسمان میں تھے تو عبادت بیت المعمور میں کرتے تھے۔ جب آسمان سے زمین پر اُتارے گئے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے درخواست کی زمین پر اب میں کہاں عبادت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے جگہ مکہ میں خانہ کعبہ بتائی جو عین بیت المعمور کے نیچے ہے۔ مکّہ کا نام پہلے بکّہ تھا۔ یہ شہر چاروں طرف سے پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ایک پیالے نما پہاڑوں کے بیچ میں بسا ہوا۔ بارش کے دنوں میں یہاں پانی جمع ہو جاتا ہے۔ باہر نکلنے کے لئے صرف تین راستے ہیں۔ خانہ کعبہ میں زم زم پانی کا ایک کنواں ہے۔ اس کا پانی میٹھا

خانہ کعبہ اللہ کا گھر کہلاتا ہے۔ یہ چوکور ہے اسکی چوڑائی 10 میٹر لمبائی 12 میٹر اور اُونچائی 15 میٹر ہے۔ خانہ کعبہ میں ایک آسمانی کالا پتھر حجرہ اسود دیوار میں مشرق کی جانب نصب ہے۔ حجر اسود میں بھی آٹھ چھوٹے چھوٹے کئی رنگ کے پتھر جمع ہوئے ہیں جو ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں کے برابر چھوٹے ہیں۔ حجر اسود ایک آسمانی پتھر ہے۔ زائرین خانہ کعبہ کے گرد سات چکر بائیں سے دائیں کے رخ کرتے ہیں (جو سورج کی گردش کے مخالف رخ ہے) خانہ کعبہ کے چاروں کونے گلوب کے چاروں سمت کی طرف ہیں۔ خانہ کعبہ کی دیواروں میں پانچ پہاڑوں کے کالے پتھر لگے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

خانہ کعبہ کا مشرق کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی دہلیز 7 فٹ کی اونچائی پر ہے۔(پہلے دو دروازے تھے ایک آنے کا دوسرا باہر جانے کا) خانہ کعبہ کے دروازے میں 300 کلوگرام سونے سے قرآن کے چاروں قل لکھے ہوئے ہیں۔خانہ کعبہ ایک کالے مخمل کے کپڑے کے غلاف سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے جس کے اوپر کے حصے پر سونے سے قرانی آیات چاروں طرف لکھی ہوئی ہیں۔یہ غلاف ہر سال حج کے موقع پر بدل دیا جاتا ہے۔

خانہ کعبہ کے شمال کے جانب سفید سنگ مرمر کا ایک صحن حطیم ہے جسکی دیوار 6 فٹ اونچی ہے یہ صحن خانہ کعبہ کا حصہ ہے۔

خانہ کعبہ کے اندر کا فرش اور چاروں دیواریں سفید رنگ کے سنگ مرمر پتھر کے ٹائلوں سے جڑے ہوئے ہیں۔دیواروں کے سب سے نیچے کے حصّے پر چاروں طرف ایک کالے سنگ مرمر کی ایک فٹ چوڑی پٹی ہے۔ایسی ہی کالی پٹی فرش پر پھر بھی ہے جو دیواروں کے قریب قریب چاروں طرف جاتی ہے۔ فرش کے بیچ پر ایک لائن میں چھت تک اونچے تین ستون ہیں جو کتھّے رنگ کے ہیں اور ان پر چاروں طرف سونے سے لکھی قرآنی آیات ہیں۔چھت پر کئی چراغ لٹکے ہوئے ہیں۔فرش کے شمالی اور داہنے کونے میں ایک لکڑی کا اسٹینڈ ہے جہاں کھڑے ہو کر دعا مانگی جاتی ہے۔خانہ کعبہ کے اندر نماز کسی بھی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔

Marfat.com

چونکہ حاجیوں کی تعداد حج کے وقت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے زمینی احاطے میں سما نہیں سکتے تھے اس لئے طواف کرنے کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا سعودی حکومت نے خانہ کعبہ کے چاروطرف ایک گول دائرے کی دو منزلہ گول عمارت بنا دی ہے لہٰذا جو حاجی زمین پر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر پاتے ہیں اب وہ دوسری اور تیسری منزل کی گول عمارت پر چل کر خانہ کعبہ کا طواف کر سکتے ہیں۔ سن 2015ء میں تیس لاکھ حاجیوں نے حج ادا کیا تھا۔ حضرت ابراہیم کے بعد خانہ کعبہ کئی دفعہ دوبارہ تعمیر ہو چکا ہے۔ خانہ کعبہ دنیا کے جغرافیہ سینٹرل مقام پر واقع ہے۔

خانہ کعبہ وہ مقام ہے جہاں آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، لاکھوں ولی اللہ اور کروڑوں عربوں حاجیوں نے سجدے اور طواف کئے ہیں۔ خانہ کعبہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد اور عبادت گاہ ہے۔ جس کا بلاوا آتا ہے وہی وہاں جاتا ہے اور پھر خالی ہاتھ واپس نہیں آتا۔ وہاں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے رحمتیں ہوتی ہیں۔ مسلمان جو حج کر سکتے ہیں ان پر حج فرض ہے۔

Marfat.com

۱۱۶۔ مسجدِ نبوی۔

آپ ﷺ جب ہجرت کر کے مکّہ سے قبا پہنچے تو پیر کا دن تھا۔۱۲ ربیع الاول یعنی 23 ستمبر 622 عیسوی تھی۔ آپ ﷺ قبا میں حضرت کلثومؓ کے گھر پیر سے جمعرات تک چار دن ٹھہرے۔ قبا میں آپ ﷺ نے اسلام کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ پھر آپ جمعہ کے دن قبا سے مدینے کو روانہ ہوئے۔ راستے میں جمعے کی نماز کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے آبادی بنو مسلم بن عوق میں نماز پڑھی۔ یہ اسلام کی جمعے کی پہلی نماز تھی۔ جب آپ ﷺ مدینے پہنچے تو ہر مدینے والا یہ چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اس کے گھر ٹھہریں۔ آپ ﷺ نے کہا جہاں یہ میری اُونٹنی ''قصوا'' خود بیٹھے گی میں وہیں اُونٹنی سے نیچے اتروں گا۔

اُونٹنی یہاں وہاں چل پھر کر ایک چھوٹے کھلے میدان میں بیٹھ گئی۔ یہ کھلا میدان دو یتیم بچوں سہل اور سہیل کا تھا جو کھجور کو سوکھانے اور قبرستان کی طرح استعمال ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میدان کو عطیہ کے طور پر لینے سے انکار کیا اور اسے باقاعدہ خرید لیا۔ حضرت عثمان نے رقم ادا کی۔ آپ ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر ٹھہرے اور سات مہینے رہے۔ آپ ﷺ نے اس میدان میں سات مہینے میں مسجدِ نبوی بنائی۔ آپ نے خود اسکے بننے میں اپنے ہاتھوں سے کام کیا۔ وہ مسجد 100x 17 فٹ کی تھی۔ اسکی دیوار مٹی کی تھی اور چھت کھجور کی چٹائی اور مٹی کے گارے کی تھی۔ اس کے پلر کھجور کے تنے کے تھے۔ بارش میں پانی ٹپکتا تھا۔ اس کے 3 کھلے دروازے تھے۔ یہ مسجد ایک عبادت گاہ، ایک اسلامی تعلیم گاہ اور ایک مجلس شوریٰ کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔

Marfat.com

مدینے میں آپ ﷺ کا وصال حضرت عائشہؓ کے حجرے میں جس جگہ ہوا تھا آپ ﷺ کو عین اسی جگہ دفن کیا گیا ہے۔(اب یہ حصہ مسجد نبوی کے اندر کا حصہ ہے)۔اسکے اوپر اب سبز گنبد ہے۔آپ ﷺ کی قبر کے پاس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کیقبر ہے اور اسکے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ان قبروں کے پاس کا اگلا حصہ خالی رکھا گیا ہے۔کہا جاتا ہے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن کیے جائیں گے۔

جنگ بدر کے بعد اس مسجد میں توسیع کی گئی تھی۔پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس میں کوئی توسیع نہیں ہو پائی۔پھر حضرت عمرؓ کے زمانے میں اس مسجد میں بڑی توسیع کی گئی۔آس پاس کے کچھ مکان گرا دیئے گئے لیکن حضرت عائشہؓ کا حجرا نہیں گرایا گیا۔(وہ اب بھی محفوظ ہے)۔پھر حضرت عثمانؓ کے زمانے میں مسجد میں اور توسیع کی گئی۔دیوار اب پتھر کی بنا دی گئی۔چھت اُونچی کی گئی۔کھجور کے کھمبے ہٹا کر پتھر کے کھمبے لگا دیئے گئے۔چھت کو اونچا کر دیا گیا۔پھر جب حضرت اُمیہ کا دور آیا تو اس میں اور توسیع کی گئی۔اب اس میں ایک مینار بھی لگا دی گئی۔پھر دورے عباسی میں مسجد میں اور توسیع کی گئی اور فرش سنگ مرمر کا بنایا گیا۔پھر ترکی کے سلطان محمود II کے زمانے 1818 میں لکڑی کے گنبد کو ہٹا کر نیا گنبد بنایا گیا اور اس کے سفید رنگ کے بجائے اس کا رنگ ہرا کر دیا گیا۔اب قریب 150 سال سے اسکا رنگ ہرا ہی ہے۔یہ مسجد مختلف زمانوں میں 12 دفعہ دوبارہ سے تعمیر کی گئی ہے۔ترکی سلطنت کے زمانے میں حضرت عائشہؓ کے گھر کا کچھ سامان ترکی لوگ لے گئے اب وہ

Marfat.com

استنبول کے توپ کاپی محل کے عجائب گھر میں رکھا ہوا ہے۔ مسجد نبوی میں 3 محرابیں ہے۔ ایک حنفی، دوسری مالکی اور تیسری جو آج کل خطبے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ مسجد میں ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ جو ریاض الجنۃ کہلاتا ہے۔ اس میں بامشکل 150 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں ہرا قالین بچھا ہوتا ہے۔

1996 میں سعودی حکومت نے اسکی زبردست توسیع کی۔ دھوپ سے بچنے کے لیے چھتریاں لگادی گئیں۔ ایک زمانے میں دو یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو چرانے کے لئے ایک سرنگ بنائی تھی۔ وہ پکڑے گئے تھے۔ انکا ارادہ ناکام ہوا۔ اس لیے اب آپ کے روضہ مبارک کے چاروں طرف زمین میں ایک موٹے سیسے کی چادر بچھادی گئی ہے۔

1975 میں وہابی تحریک نے جنت البقیع کے سارے مزار اور گنبدیں گرادیں کیوں کہ لوگ مزاروں پر دعائیں اور منتیں مانگتے تھے۔ اس سے پہلے وہابیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک سے سونا اور جواہرات وغیرہ بھی ہٹا دیئے تھے۔ اب مسجد نبوی کا احاطہ 107 ملینا سکوائر فٹ ہوگیا ہے۔ اس کے 10 مینار ہیں جنکی اونچائی 341 فٹ ہے۔

Marfat.com

۱۱۷۔ مقام قبا میں آپ ﷺ نے اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنائی۔

قبا میں اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنائی گئی۔

قبا میں سب سے پہلی آذان دی گئی۔

قبا میں سب سے پہلے باجماعت نماز ادا کی گئی۔

مدینہ میں قبلہ کا رخ یروشلم سے مکہ کی طرف کیا گیا۔

مدینہ میں زکوۃ کا حکم آیا۔

مدینہ میں ایک مہینہ کے روزوں کا حکم آیا۔

مدینے میں سب سے پہلے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی عیدیں منائی گئیں۔

مدینے میں قرآن مجید کی 27 سورتیں نازل ہوئیں۔

مدینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں کی دس سال تک امامت کی۔

مدینہ میں آپ کا دورِ پیغمبری اختتام کو پہنچا۔

مدینہ میں آپ کا انتقال ہجری سال کے مطابق 63 ہجری سال 4 دن کی عمر میں ہوا۔(عیسائی سال کے مطابق 62 سال)

حضرت عائشہؓ کے حُجرے میں جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی عین اسی جگہ آپ کو دفن کیا گیا۔

مدینے میں لاکھو مسلمان آپ کے روضۂ مبارک پر ہر سال حاضری دینے آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں میں بستے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

اے اللہ: رحم و کرم فرما: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح کہ آپ نے

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

رحم و کرم فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہی ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جس طرح آپ نے برکت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

نازل کی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک آپ ہیں یہی تعریف کے لائق بزرگی والے

سورہ الاحزاب 33:56۔ بالاشبہ اللہ اور اس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں نبی پر۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو درود بھجوان پر اور خوب سلام بھجا کرو۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ساتواں حصہ

۱۱۸۔ دنیا کے غیر مسلم محققین قرآن، اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ (=۳۶)

دنیا کے بہت سے نامور غیر مسلم عالموں اور سائنس دانوں نے قرآن کریم کا تعصب سے ہٹ کر صحیح معنوں میں مطالعہ کیا ہے اور اس پر اپنی رائے قائم کی ہے۔۔ مندرجہ ذیل اقتباسات ان کی تحریروں میں سے ہیں۔آپ بھی دیکھئے

میری یہ کوشش موجودہ نئی نسل اور نئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قرآن اور محمد ﷺ کے قریب لانے کی ہے۔مغربی تعلیم نے جو کجی اور رنگ ان کے دلوں اور دماغوں میں جما رکھا ہے اس کو دور کرنے کی ہے۔ان کے یقین اور ایمان کو جگانے کی ہے۔یہ نوجوان اسلام کے مستقبل کے محافظ ہیں۔

اگر نیچے دیئے ہوئے اقتباسات آپ کے ذہن کو جھنجھوڑتے ہیں اور آپ کے ضمیر کو پکارتے ہیں اور روح کو ہلاتے ہیں تو قرآن کے احکامات کو

Marfat.com

قبول کیجئے تو پھر اٹھئے اور قرآن کے احکامات پر عمل کیجئے ۔ قرآن سورۃ التین (95:4) میں اللہ فرماتا ہے کہ ’’ ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے۔‘‘

ا۔ مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب ’’ایک سو بڑے انسان‘‘:

(جو اس نے نیو یارک سے چھاپی ہے) اس میں اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اول نمبر پر رکھا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو تیسرے نمبر اور گوتم بدھا کو چوتھے نمبر پر۔ وہ اگرچہ ایک یہودی تھا مگر اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو 16 ویں نمبر پر رکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

(الف) میں نے ان سو آدمیوں کو ان کی اہمیت کے مطابق ترتیب دی ہے۔

(ب) ایک چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہلے نمبر پر رکھا ہے، عیسیٰ (علیہ السلام) سے اوپر، کیونکہ میرے خیال میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسلامی دین کے قیام کے لئے زیادہ اہم کام کیا ہے۔

(ت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ کارنامہ بے مثال ہے کہ انہوں نے مذہبی اور سیاسی معاملات کو یکجا کر دیا ہے اور یہ بات ان کو انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے کے لحاظ سے اول نمبر پر لانے کے لئے کافی ہے۔‘‘

(ج) مردوں اور عورتوں کی ترتیب جو میں نے اس کتاب میں قائم کی ہے میں نے یہ خیال رکھا ہے کہ ان کے کارناموں نے آنے والی نسلوں اور واقعات پر کیا اثر ڈالا ہے۔

Marfat.com

(ح) چونکہ قرآن مسلمانوں کے لئے جتنا اہم ہے اتنا بائبل عیسائیوں کے لئے ہے۔لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر بذریعہ قرآن مسلمانوں پر بے حد زیادہ ہے اور یہ بات غلط نہ ہوگی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر مسلمانوں پر عیسیٰ اور سینٹ پال کے) عیسائیوں پر مشترکہ اثر سے کہیں زیادہ ہے۔

۲۔ لندن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر حارٹ وج ہرش فلڈ:

قرآن بے مثال ہے۔اپنی بات کو آسانی سے منوانے کے لئے قران کے نقطہ نظر سے کوئی بھی قوم اس تیزی کے ساتھ اسلام کے دائرے میں نہیں آئی جیسا کہ اوّلین مسلمان آئے۔قرآن آج کے تمام سائنسی علوم کا سرچشمہ ہے۔

۳۔ لندن یونیورسٹی کے ڈاکٹر سرٹرٹن اپنی کتاب ''اعتقاد اور عمل'' میں لکھتے ہیں:

''قرآن کے اعتقادات کی بنیاد عقل پر نہیں بلکہ اللہ کی وحی پر ہیں۔قرآن صرف اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے۔''

۴۔ ڈاکٹر البرٹ آئن سٹائن:

مشہور سائنس دان اپنی کتاب ''زندگی اور وقت'' میں کہتا ہے: ''سب سے زیادہ خوبصورت جذباتی تجربہ جو انسان کو ہوسکتا ہے وہ روحانی ہے۔وہ شخص جس کو یہ جذبات ہلا نہیں سکتے وہ ایک بے حس شخص ہے اور وہ شخص جس کو یہ روحانی تجربہ مسحور نہیں کرتا وہ ایک مردہ شخص ہے۔اس (اللہ) کو پہچاننا جو سمجھ

Marfat.com

میں نہ آسکے مگر یقیناً موجود ہے عقل کی انتہا ہے اور خوبصورتی کی انتہا ہے۔ اس کو ہماری کند صلاحتیں محسوس نہیں کر سکتیں۔ لیکن یہ ایمان اور یہ احساس صحیح مذہبیت کی بنیاد ہے اور میں اس حلقہ میں ایک گہرا مذہبی شخص ہوں۔ وہ شخص جو ایک خدا' الہامات' پیغمبروں' فرشتوں اور جزا کے دن پر یقین نہیں رکھتا وہ ایک سائنس دان نہیں کہلا سکتا۔"

۵۔ گوئٹے:

سب سے بڑے جرمن شاعر نے قرآن کے متعلق کہا: کہ یہ کتاب ہمیشہ اور ہر زمانے میں لوگوں پر اثر انداز ہوگی۔ اگر اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرنے کا نام اسلام ہے تو کیا ہم سب مسلمان نہیں ہیں۔

۶۔ ڈاکٹر اسوالڈ سینگر نے اپنی کتاب "تاریخ فلسفہ" میں لکھا:

قرآن کا کارنامہ انسانی تاریخ میں انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس نے پرانی رومن اور یونانی تہذیبوں کے خلاف بغاوت کر کے انکو ختم کر دیا۔ یہ قرآن تمام برائیوں اور غلط عقیدے رسم و رواج کے خلاف ہے۔ قرآن بار بار دہراتا ہے کہ فطرت' قدرت اور ایمانی تاریخ سے سبق سیکھو۔

۷۔ پروفیسر آربری کیمبرج یونیورسٹی نے اپنی کتاب:

"کتاب قرآن کا مطلب" میں لکھا ہے "قرآن کے آنے کے بعد یونانی اور رومن تہذیبیں بالکل مرگئیں۔ قرآن والوں نے اپنی سائنس اور آرٹس کو خود پیدا کئے۔"

Marfat.com

۸۔ ایک کتاب ''انسانیت کی تاریخ''

میں کہا گیا ہے: کہ ''اگر قرآن نازل نہ ہوتا تو یہ ممکن تھا کہ موجودہ تہذیب ایسی نہ ہو پاتی جو تمام پرانی تہذیبوں سے آگے بڑھ کر ہے۔''

۹۔ پروفیسر ڈیورانٹ عظیم امریکن تاریخ دان کہتا ہے:

قرآن نے انسانیت کی سب سے بڑی خدمت یہ کی ہے کے اس نے انسانوں کو پروہتوں اور پادریوں سے نجات دلائی۔ یہ مذہبی ٹھیکیدار انسانی معاشرہ کی انتظامی اور روحانی زندگی میں زبردست فساد اور رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

اسلام کے خلاف مغربی لکھنے والوں کی جھوٹ اور بیہودہ کتابیں اب بے پردہ ہو چکیں ہیں اور بہت سے مغربی فلسفیوں اور مصنّفوں نے اسلام اور قرآن کا تفصیل سے مطالعہ کیا ہے اور انہیں سچ پایا ہے۔

۱۰۔ کارنیگی ریسرچ واشنگٹن نمبر 76 میں لکھا ہے:

''آٹھویں صدی سے بارہویں صدی تک یورپ کی زبان عربی تھی۔ عربی سائنس اور ترقّی کی زبان تھی۔ سائنس کی پوری تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ مسلمان سائنسی تحقیق اور ذہانت سے سرشار تھے۔ مسلم کلچر کی روشنی بہت سے مرکزوں سے پھوٹ رہی تھی جو یورپ اور وسطی ایشیا میں پھیلے ہوئے تھے۔ یہ مسلمانوں کی سائنسی کلچر، حساب، اسٹرانومی، کیمسٹری، فزکس، انجینئر نگ، جغرافیہ اور طب پر مشتمل تھی۔

(نوٹ) یورپ میں جب انڈسٹریل ریولیوشن 1700 صدی میں آیا تو انگلش، فرنچ، جرمن، اٹالین اور اسپینش حکومتوں نے عیسائیت کو کمزور ہوتے

Marfat.com

دیکھا تو پادریوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یوروپین حکومتوں نے مل کر اسلام کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ آخر میں قرآن کی سچائی ہی کامیاب ہوئی۔

750ء سے 1100 عیسوی تک اسلام نے کئی عالم پیدا کئے مثلاً البطیر جو نباتیات کا عالم تھا۔ عبداللطیف جوطب کا ماہر تھا۔ جابر ابن حیان الکندی۔ الخوارزمی۔ ابن سینا' المسعودی۔ الغزالی۔ عمر خیام اور الجرّ ارو غیرہ۔"

۱۱۔ برطانوی تحقیقاتی رسالہ کہتا ہے

(الف) یورپ اور دوسرے علاقے تلوار سے فتح نہیں کئے گئے بلکہ وہ قرآن کی روحانی اپیل اور قرآن کی تمدّنی برتری کی وجہ سے فتح ہوئے۔ قرآن میں علم کے بے حساب خزانے موجود ہیں۔ قرآن کی دلیلیں اتنی جامع اور ٹھوس ہیں کہ انسان اُنھیں دل سے قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی تلوار یا زور زبردستی کی ضرورت نہیں ہے۔

(ب) 800 سے 1200 عیسوی تک جنوبی یورپ کی زبان عربی تھی اور قرآن یورپ کا نظریہ زندگی تھا۔ بارھویں صدی تک یورپ کے پڑھے لکھے لوگوں نے قرآن کے قانون کو منظور کر لیا تھا۔

(ت) برطانوی تحقیقات سے وہ تاریخی واقعات کھلتے ہیں جن پر جھوٹے یورپین تاریخ دانوں نے قرآن کی تعلیمات پر پردے ڈال رکھے تھے۔ ان تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کی تعلیمات کا شہنشاہوں' پادریوں' جنگی جرنلوں نے خفیہ مطالعہ کیا تھا اور انہیں خفیہ طور پر اپنایا تھا۔

Marfat.com

(ث) تحقیقاتی مقالے بتاتے ہیں کہ قرآن اپنی روشنی خاموشی سے سارے یورپ میں پھیلا رہا تھا۔ نویں صدی تک جرمن' فرنچ اور انگریزوں نے قرآن اور اسلامی تعلیمات کو اپنے اداروں میں رائج کرایا تھا۔

(ج) قرآنی احکامات نے اعلیٰ ترین مذہبی اداروں میں رواج پالیا تھا۔

(چ) یورپین یونی ورسٹیوں نے خصوصاً آکسفورڈ اور پیرس کی یونی ورسٹیوں نے عربی زبان کو اپنانے میں بڑا کردار ادا کیا تھا۔

(ح) فرانس کے مارسیلز شہر میں عربی تعلیم کا اعلیٰ ترین ادارہ تھا۔

(خ) قرآن کا ترجمہ لاطینی زبان میں ہوا تھا اور یورپ نے عربی سائنس کو اپنایا تھا

(د) تیرہویں صدی کے آخر تک سارا یورپ قرآنی تعلیمات اور قرآنی علم اور تحقیق کے اثر میں تھا۔

(ذ) اس طرح سے قرآنی علم کا اثر فرانس' جرمنی' انگلستان اسپین اور اٹلی کے مختلف طبقوں پر جم گیا تھا۔ غریب شہریوں سے لے کر جرمن کے شہنشاہوں تک۔

۱۲۔ نپولین بونا پارٹ نے ''ایٹ اسلام'' میں کہا:

مجھے امید ہے کہ وہ دن زیادہ دور نہیں جب میں تمام ملکوں کے پڑھے لکھے اور ذہین آدمیوں کو قرآن کے اصولوں پر متفق کر سکوں گا۔ وہ اصول جو سچے ہیں اور انسانوں کو خوشیاں بخش سکتے ہیں۔

۱۳۔ قرآنی لوگ سائنس اور ادب کے بڑے شیدائی تھے۔ صرف قاہرہ میں علم فلکیات پر 6000 کتابیں تھیں اور ایک لاکھ سے زیادہ حساب' فزکس' کیمسٹری اور طب پر تھیں۔

بہت سے یورپین علم اور ادب کے بے شرم چوروں نے ان کتابوں کو عربی

Marfat.com

سے لاطینی میں ترجمہ کر کے اپنے خود کے نام کر لیا۔ بہت سے مسلم مصنفوں کے نام لاطینی میں لکھ کر بگاڑ دیئے گئے تا کہ ان کی پہچان چھپ جائے۔

قرآن بہت سی یورپ کی یونی ورسٹیوں میں پڑھایا جاتا تھا۔

"انسانی زندگی کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہے جہاں اسلام نے مغربی روایات کو ماضی میں مالا مال نہیں کیا ہو۔ کھانا پینا' دوائیں' اسلحہ' صنعت' تجارت' ایجادات' بحری جہاز رانی' آرٹ وغیرہ۔ تمام شعبوں میں اسلام نے اضافہ کیا اور بہت سی اصطلاحات عربی سے لی گئیں۔

۱۴۔ پروفیسر میکس مائر پیرس یونی ورسٹی کی فرنچ تحقیق لی مانڈے اسلامک Lemonde Islamique میں کہتا ہے

(الف) یورپ کو سائنٹیفک' معاشی' سیاسی اور ادبی تصورات قرآنی تہذیب نے دیئے۔

(ب) اگر تاریخ کا ایمانداری سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تقریباً ۱۰۰ الفاظ یورپی زبانوں میں ایسے ہیں جو قرآن کی عربی زبان سے لئے گئے ہیں۔

۱۵۔ پروفیسر آرنلڈ جے ٹوائن بی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(الف) نسلی امتیاز کا خاتمہ موجودہ دنیا میں قرآن کا عظیم کارنامہ ہے۔ اس نیکی کو پھیلانے کی سخت ضرورت ہے۔ اسلامی اسپرٹ اس مسئلہ کو امن اور رواداری کے ساتھ سلجھا سکتی ہے۔

(ب) اس زمانے میں مغربی تہذیب نے معاشیات اور سیاسیات پر زیادہ زور دیا ہے مگر ساتھ ہی اس نے اخلاقی اور معاشرتی خلاء بھی پیدا کر دیا ہے۔

۱۶۔ برنارڈ شا نے اپنی کتاب Whither Islam میں لکھا ہے:

(الف) کسی اور مذہب کو اتنی کامیابی نہیں ملی جتنی اسلام کو۔ لوگوں کو برابری ملی۔

Marfat.com

(ب) میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب دنیا کے تمام لوگوں کو آئندہ گوارا ہوگا جیسا کہ وہ آج کے یورپ کو گوارا ہو رہا ہے۔ یوروپین لکھنے والوں نے یا تو لاعلمی کی وجہ سے یا شرارت کی وجہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے مذہب سے نفرت کرنی سکھائی اور انہیں عیسیٰ (علیہ السلام) کے مخالف کے روپ میں پیش کیا۔ (اس میں عیسائی پادریوں کا بہت ساتھ تھا) میں نے اس عظیم شخصیت کا مطالعہ کیا اور میرے خیال میں یہ دین عیسیٰ (علیہ السلام) کا قطعی مخالف نہیں ہے۔ اس کو انسانیت کا نجات دہندہ سمجھنا چاہئے۔ میرا یقین ہے کہ اگر اس جیسا کوئی شخص یورپ کا ڈکٹیٹر ہو جائے تو وہ موجودہ دنیا کے مسائل کو بخوبی حل کر سکے گا اور پھر امن اور آشتی اور خوشیوں کی وہ فضاء آئے گی جس کی ہمیں تمنا ہے۔ یورپ آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی طرف جھک رہا ہے۔ اگلی صدی میں یہ جھکاؤ اور بھی بڑھ جائے گا اور اس مذہب کی افادیت کو محسوس کیا جائے گا اور اس کو میری پیش گوئی سمجھنا چاہئے۔

۱۷۔ <u>پروفیسر بوس ورتھ نے اپنی کتاب محمدؐ اور محمد ازم میں کہا ہے:</u>

(الف) ''ان کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) دنیا کا سب سے بڑا اصلاح کرنے والا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اتنی عظیم انقلابی تبدیلیاں نہ ان سے پہلے کوئی لا سکا اور نہ ان کے بعد۔ وہ تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں کامیاب ترین شخصیت ہیں۔

(ب) محمدؐ پوپ بھی تھے لیکن پوپ کی شان وشوکت کے بغیر۔ محمد سی زر بھی تھے مگر کسی

Marfat.com

فوج کے بغیر۔ بغیر محلوں کے بغیر مالی آمدنی کے۔ محمدؐ کے پاس طاقت کا کوئی ذریعہ نہیں تھا سوائے ربّانی رہنمائی کے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیر، تلوار اور فوج کی طاقت نہیں تھی۔ طاقت تھی تو صرف ربّانی تھی۔

۱۸۔ پروفیسر گبن دنیا کے ایک نامور مورخ نے لکھا ہے کہ:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سب سے بڑی فتح یہ تھی کہ یہ فتح اخلاقی قوت سے تھی۔ نہ کہ تلوار کی ایک ضرب سے۔ یہ بات قرآن سے اور مسلم فاتحین کی تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کس طرح عیسائی طرز عبادت کو گوارا اور برداشت کیا۔

۱۹۔ پروفیسر میسیکنن کہتا ہے کہ:

(الف) اسلام شدید مخالف قوتوں کے درمیان توازن پیدا کرتا ہے۔

(ب) یہ سب سے پہلے کردار کی تعمیر پر توجہ دیتا ہے جو تہذیب کی بنیاد ہے۔

(ت) یتیم خانے دنیا میں سب سے پہلے اسلامی پیغمبر کی تعلیمات کی بنیاد پر قائم ہوئے۔ اس لیے دنیا یتیم خانوں کو پیغمبر اسلام کا شکر گزار ہونا چاہیے جو خود یتیم پیدا ہوئے تھے۔

۲۰۔ سروجنی نائیڈو لکھتی ہیں:

''یہ پہلا مذہب تھا جس نے جمہوریت کی تعلیم دی اور اس پر عمل کیا کیونکہ مسجد میں جب اذان دی جاتی ہے اور نمازی جمع ہو جاتے ہیں تو اسلام کی جمہوریت دن میں پانچ بار دہرائی جاتی ہے جب کہ غریب اور بادشاہ

Marfat.com

ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہو کر کہتے ہیں اللہ ھو اکبر' یعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔''

۲۱۔ پروفیسر ہر گرونجے (Hurgronje) کہتا ہے:

''اسلام نے مختلف قوموں کو اکٹھا کر کے بین الاقوامی بھائی چارے کی ایسی بنیاد ڈالی جو دوسروں کے لئے رہنمائی کا کام کرتی ہے۔''

۲۲۔ پروفیسر رادھا کرشنا میسور (India) سے لکھتے ہیں:

''اسلام کمزور جنس (عورت) کے محافظ کی حیثیت میں آیا اور عورتوں کو وراثت کا حق دیا۔ اس نے عورت کو 1438 سال پہلے (2017) جائیداد رکھنے کا حق دیا۔ انگلستان نے جو جمہوریت کا گھر سمجھا جاتا ہے اس نے اسلام کے اس اصول کو 1200 سال بعد اپنایا اور پارلیمنٹ (Parliament) نے ایک قانون بنایا جس کا نام تھا (The Married Women Act) ''شادی شدہ خواتین کا قانون'' جس نے عورت کو اسلام کی طرح ملکیت کا حق دیا۔

۲۳۔ Encylopaedia Britannica لکھتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دنیا کے سب پیغمبروں اور مذہبی رہنماؤں میں سب سے زیادہ کامیاب شخصیت تھے۔

۲۴۔ Laura - Veccia Varieri نے اپنی کتاب ''اسلام کا جواب'' میں لکھا ہے:

''قرآن کے الہامی کتاب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ یہ کتاب آج تک اُسی

Marfat.com

حالت میں محفوظ رکھی گئی ہے جس دن سے وہ نازل ہوئی تھی۔ اس دن سے آج کے دن تک۔ ساری دنیا اس کو بار بار پڑھتی اور دہراتی ہے اور مسلمان اس سے کبھی نہیں اکتاتے بلکہ بار بار دہرانے سے ان کی محبت اور بڑھتی ہے۔ یہ ان لوگوں پر جو اس کو پڑھتے ہیں اور جو اس کو سنتے ہیں ایک ہیبت طاری کرتی ہے۔"

۲۵۔ ڈاکٹر تاراچند انڈیا کے ایک مشہور عالم اور مورخ لکھتے ہیں:

"ایک ہزار سال تک یہ تہذیب (اسلامی تہذیب) ایک روشنی کا مینار تھی جس سے دنیا روشن ہوئی۔ یہ یورپی تہذیب کی ماں تھی کیونکہ اس تہذیب کے ماننے والے انسانوں (مسلمانوں) نے وسطی دور میں حکومت کی، انہی کے قدموں میں بیٹھ کر اسپین، فرانسیسیوں، انگریزوں، اطالویوں اور جرمنی والوں نے فلسفہ، سائنس، حساب، فلکیات (Astronomy)، کیمسٹری، فزکس، طب (Medical) اور صنعتی تعلیم (Industrial Technique) حاصل کی۔ ان کے استادوں کے نام اور کام آج تک ان ملکوں میں مشہور ہیں۔

۲۶۔ مارس بوکیل ایک فرنچ سائنس دان نے اپنی کتاب "بائبل، قرآن اور سائنس"

میں کہا: "قرآن کوئی ایسی بات پیش نہیں کرتا جو موجودہ ثابت شدہ سائنسی حقائق کے خلاف ہو۔ یعنی خدا حق کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حقائق اپنے آپ کو آخر کار منوا لیتے ہیں چاہے باطل پرست اس کی کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کریں۔

Marfat.com

۲۷۔ سٹوڈارڈ نے کہا:

''اسلام کا عروج انسانی تاریخ کا عظیم الشان واقعہ ہے۔ایک قطعی غیر معروف اور غیر اہم خطے سے اٹھ کر اسلام ایک صدی میں آدھی دنیا پر چھا گیا۔ بڑی بڑی سلطنتوں کو جھکا دیا اور ایک روحانی انقلاب برپا کیا اور ایک نئی دنیا تعمیر کی ۔اسلام کی دنیا۔''

۲۸۔ جیمس میکینے کہا:

''قرآن دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے اور یقیناً سب سے زیادہ حفظ کی جانے والی کتاب ہے اور یقیناً لوگوں کی زندگی میں سب سے زیادہ انقلاب پیدا کرنے والی کتاب ہے۔ان لوگوں کی زندگی میں جو اس پر ایمان لاتے ہیں ۔ یہ نہ نظم ہے اور نہ نثر۔لیکن پھر بھی یہ سننے والوں پر وجد طاری کر دیتی ہے۔''

۲۹۔ موہن داس کرم چند گاندھی نے کہا:

(الف) ''یہ اسلام ہی تھا جس نے اسپین کو قرآن کی روشنی دی۔ یہ اسلام ہی تھا جس نے اپنی روشنی مراکش تک پھیلائی۔دنیا کو اسلام نے اخوت اور بھائی چارہ کا سبق دیا۔جنوبی افریقہ کے یورپی لوگ اسلام کی اسی بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اسلام کے اثر سے کالے لوگ گوروں کی برابری نہ کرنے لگ جائیں۔''

Marfat.com

(ب) 1924 ء میں گاندھی نے لکھا تھا میں اس ہستی کے متعلق جاننا چاہتا تھا جو کروڑوں انسانوں کے دلوں پر حکومت کرتی ہے۔اب میں پہلے سے کہیں زیادہ یقین کرتا ہوں کے اسلام تلوار کی طاقت سے نہیں بلکہ اپنی اخلاقی۔ اعلیٰ اصولی اور عظیم الشان کردار سے دنیا پر چھا گیا ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی۔لوگوں سے محبت اور رواداری۔ عہدو پیان کی پاسداری۔ اپنے ساتھیوں سے وفاداری۔ان کی ایمانداری۔بے دھڑک زندگی۔اُن کا اپنے اللہ پر مکمل بھروسہ اور اپنے مشن پر مکمل اعتماد۔انہی اصولوں کی وجہ سے۔نہ کہ تلوار کے زور سے آپنے ہر رکاوٹ اور ہر مزاحمت پر غلبہ پایا۔جب میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح عمری کی دوسری قسط پڑھی تو مجھے یقین ہو گیا کے اس سے زیادہ مجھے اور کچھ نہیں جاننا ہے۔

۳۰۔ جان ولیم ڈریپر:

سائنسداں، فلسفی اور ماہر تاریخ (1811-1882) کہتا ہے محمد وہ انسان تھے جس نے انسانی خیال کو سب سے زیادہ متاثر کیا۔

۳۱۔ ڈیوڈ جارج حوگرتھ (1862-1927) انگلش ارکالوجسٹ:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے عمل کو کروڑوں مسلمان اپنی زندگی میں روزانہ عمل میں لاتے ہیں۔دنیا کی تاریخ میں ایسا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا جس کی اتنا زیادہ تقلید کی جاتی ہو۔عیسائی۔یہودی۔ہندو اور کسی بھی مذہب کے لوگ اس قدر تقلید نہیں کرتے جتنا مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں۔

Marfat.com

۳۲۔ واشنگٹن اِروِن (1783-1858)

امریکن تعلیم یافتہ عالم کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنجیدہ مزاج تھے۔ جو اپنی خوراک میں احتیاط کرتے تھے۔ وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے۔ اُن کی پوشاک کوئی شاندار نہیں ہوتی تھی۔ سادگی میں ان کی عزت تھی۔ وہ سب سے برابری سے ملتے جلتے تھے۔ خواہ کوئی دوست ہو یا اجنبی، امیر ہو یا غریب۔ طاقتور ہو یا کمزور۔ آپ ﷺ سبھی سے محبت کرتے تھے۔ آپ سب میں گھل مل جاتے تھے۔ اور سب کی فریاد سنتے تھے۔ اُن میں جنگی کامیابیوں سے اُن میں کوئی شان یا بڑاپّن کا احساس نہیں تھا۔ جب ان کے پاس حکومت کی پوری طاقت اور ذمہ داری تھی تب بھی انھوں نے پوشاک کی سادگی اور اپنے رہن سہن میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی۔ جیسے وہ غربت میں تھی ویسے ہی وہ رہے جب اُن کے پاس طاقت تھی۔ جب وہ کسی جگہ داخل ہوتے تو جہاں کہیں بھی جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے تھے۔ وہ کسی قسم کی زبانی۔ شہرت کو پسند نہیں کرتے تھے۔

۳۳۔ اَلفانسے ڈی لا مارٹین (1869-1970)

اپنی کتاب ''ہسٹری دی لاطورتی'' میں لکھتا ہے:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک دور اندیش۔ ایک فصیح اور بلیغ مقرر۔ ایک پیغمبر۔ ایک سپاہی۔ ایک مردِ غازی۔ ایک انسانی قدروں کو اُبھارنے والے۔ ایک مذہب کو لانے والا جس میں تصویریں نہیں ہوتی ہیں۔ جس نے ایک اسلامی دینی حکومت ساری دنیا میں قائم کردی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم کسی بھی معیار

Marfat.com

سے دیکھیں تو کیا کوئی دنیا میں ہے جوان کے انسانی معیار پر پورا اُترتا ہے؟

۳۴۔ عینی بسنت ۔اپنی کتاب ۔محمد ﷺ کی زندگی اوتعلیمات میں لکھتی ہیں۔ یہ ناممکن ۔ہے کہ کوئی محمد ﷺ کی زندگی اور تعلیمات کا مطالعہ کرے کہ وہ کیسے رہتے تھے اور انھوں نے کیا تعلیم دی پھر اس کے دل میں انکی عزّت اور احترام نہ ہو۔

۳۵۔ تھومس کارلیلے اپنی کتاب ہیرو اور ہیرو ورشپ میں لکھتے ہیں ۔محمد ایک بے مثال ہیرو تھے دنیا نے کسی بادشاہ کو اس کے تاج اور اعلیٰ لباس میں اتنی عزّت ہوتی نہیں دیکھی جتنی سادہ کپڑوں میں ملبوس محمد کی ہوتی دیکھی گئی۔

۳۶۔ ڈی جی جوگرتھ نے اپنی کتاب ہسٹری آف عربیا میں لکھا ہے ۔محمد کی روز آنہ کی زندگی کو اور ان کے سادہ لباس کو مسلمان اپنی زندگی میں اتنا زیادہ اپناتے ہیں کہ کسی دوسرے مذہب کے رہنماؤں کی زندگی اور لباس کو اس کے ماننے والے اتنا نہیں اپناتے ہیں۔

۱۱۹۔ دنیا میں اسلام کیوں کامیاب ہے۔

اسلام ایک دین کی حیثیت سے دنیا میں کامیاب ہے۔کیوں؟ کس چیز نے انسانوں کو اس کی طرف راغب کیا ہے۔ایک معقول راست باز انسانی ذہن نے تمام جھوٹے اور نا قابل فہم مذہبوں کو کیوں رد کر دیا ہے لاکھوں ہندوں نے ۔ لاکھوں عیسائیوں نے اور لاکھوں دوسرے مذہبوں کے ماننے والوں نے اپنا پرانا مذہب چھوڑ کر

Marfat.com

دین اسلام کیوں قبول کیا اور کرتے جارہے ہیں کیونکہ انکے نظریات نا قابل فہم' نا قابل یقین اور گمراہ کن ہیں اور اس لیے دین اسلام نے ان کو رد کر دیا۔ ان کی بنیادیں کھوکھلی ہیں جھوٹی ہیں۔ انہوں نے انسانوں کو اپنے رب سے دور کر دیا ہے۔ انسان تو سادہ سچا اور مکمل دین چاہتا ہے۔ انسانی ذہن جھوٹے نظریات اور جھوٹے خداؤں سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ وہ سب فریب ہیں۔

اسلام کی سب سے پہلی اور سب سے عظیم بات یہ ہے کہ وہ سادہ' آسان اور سچا اور انصاف پسند دین ہے۔ یہ انسان کو اپنے پروردگار کی بندگی سکھاتا ہے۔ وہ انسان کو اپنے پروردگار سے جوڑتا ہے۔ یہ انسان کو سیاسی، معاشرتی، سماجی اور معاشی زندگی کے سبھی شعبوں میں صحیح طریقے سکھاتا ہے۔ یہ دین ایک وقت میں دنیاوی ہے اور دینی بھی ہے۔ یہ انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کے بنیادی نظریات انسانی ذہن کو اپنی صحیح سمت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ یہ سائنسدانوں' مفکروں دانشمندوں اور فلاسفروں کو ہی نہیں بلکہ عام غریب انسانوں کو بھی مطمئن کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دین فطرت ہے۔ اسلام انسانوں پر اپنی سچائی سے اثر کرتا ہے۔ یہ انسانی دلوں اور روحوں کو راغب کرتا ہے یہ اُن کے دلوں کی سیاہی کو مٹاتا ہے اور ذہنوں پر حاوی ہوتا ہے۔

قرآن کو پڑھنا اصل میں سچائی کو پڑھنے کے مترادف ہے۔ اس کے پڑھنے سے ۔کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دلوں پر بس جاتا ہے یعنی کوئی خدا نہیں سوائے اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔ انسانوں کے لئے یہ عظیم ترین اعلان ہے۔ اسلام کا یہ کلمہ انسانوں کے دلوں، دماغوں اور روحوں پر چھا جاتا ہے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت انسانوں کے ذہنوں پر اثر کر جاتی ہے۔ روزمرّہ کی زندگی میں مسلمانوں پر قرآن کی تعلیم کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے بہ نسبت دوسرے کسی اور مذہب کے ماننے والوں پر ان کی اپنی کتابوں کا۔ اسلام کے بنیادی اصول فطری۔ قابلِ یقین اور اٹل ہیں۔ انسانی ذہن ان کو فوراً قبول کر لیتا ہے۔ اسلام میں کوئی سرحدیں نہیں ہیں۔ اس میں کوئی صوبائی، ملکی اور جغرافیائی سرحدیں نہیں ہیں۔ یہ دین ساری دنیا کے لئے ہے۔ اس میں رنگ و نسل اور قومیت کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ ساری انسانی نسل ایک برادری ہے اور ایک کنبہ ہے۔ اسلام کی قومیت تو بین الاقوامی ہے۔

۱۲۰۔ اسلام دنیا کا واحد سچا دین ہے

اسلامی اُمّت کی طاقت اسلام میں ہے۔ ماضی میں جب مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا تھا تو کامیابیوں نے ان کے قدم چومے تھے۔ رومی اور فارسی تہذیبیں ڈھیر ہو گئیں تھیں۔ اسلام نے ان پر بغیر تلوار کے اپنی سچائی ثابت کر دی تھی۔ اسلام نے ایک ایسی تہذیب کو جنم دیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ قرآن کی تعلیمات ہی اس کی بنیاد ہیں۔ گذشتہ زمانے میں قرآن کی تعلیم کا جلال چمک رہا تھا اب بھی قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی وہ ذریعہ ہیں جن سے نہ صرف مسلمان بلکہ ساری دنیا عزّت، اطمینان، سکونِ قلب دینی اور دنیاوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ دنیا سے غریب اور امیر کا فرق مٹ سکتا ہے۔ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور دنیا کے دکھ کے آنسو مسکراہٹ میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ یہ سب دین اسلام ہی کر سکتا ہے۔ (کیا وجہ ہے کہ ابھی تک دوسرے مذہب کے لوگ اور قرآن کی

Marfat.com

تعلیمات سے محروم ہیں؟) گزشتہ صدیوں میں عیسائی پادریوں نے قران کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح طرح سے پیش نہیں کیا۔ بغض اور بددیانتی اُنکے زہنوں میں تھی۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس کے احکامات ساری انسانیت کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ساری انسانیت ایک ہے۔ یہ فطرت کا مذہب ہے اور امن کا مذہب ہے۔ اسلام عقل اور سمجھ میں آنے والا دین ہے۔ اسلام سچا دین ہے اور ابدی دین ہے۔

قرآن انسان کی زندگی کو سنوارنے کے لئے اللہ کا حکم نامہ ہے۔ یہ اللہ کا ہدایت نامہ ہے۔ یہ دستورِ زندگی ہے۔ یہ انسان کی زندگی کو اندھیروں سے نکال کر ایمان کے اُجالے میں لاتا ہے۔ اسلام ایک بہتر دنیا کی تعمیر کرتا ہے۔ قرآن اچھائی کی ترغیب دیتا ہے اور برائی کو روکتا ہے قرآن مکمّل ضابطہ حیات ہے۔ اگر دنیا اس کے احکامات پر عمل کرے تو اسکے بہت سے مسائل حل ہو۔

۱۲۱۔ اسلام ہر زمانے کے لیے ہے

اسلام ایک دین ہے۔ قرآن کے مطابق ہر انسان کے دونوں کاندھوں پر ایک ایک فرشتہ متعین ہے جو اس کے اچھے اور برے دونوں آعمال کو ہر وقت لکھتے جاتے ہیں۔ یہ فرشتے ہر انسان کے ہر ہر عمل کو لکھ کر آخرت میں اس کے حساب کتاب کے وقت اللہ تعالیٰ کو پیش کریں گے۔ انسان کے ہر عمل کی پوچھگچھ ہوگی۔ قیامت کے روز ہر انسان اپنا اعمال نامہ خود دیکھ لے گا۔ اسلام ترقی پسند ہے سائنٹفک ہے اور روح کو بھی سیراب کرتا ہے اور یہ ہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ اسلام دوسرے مذہبوں کی طرح جھوٹے عقیدوں کا مذہب نہیں ہے جو چند رسومات تک محدود

Marfat.com

ہو۔انسان کی روحانی۔ذہنی اور جسمانی حاجتوں کواللہ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے اور کون اسکا علاج بتا سکتا ہے۔

اسلام واحد دین ہے جس میں سچائی ہی سچائی ہے۔یہ دل اور روح کی پیاس کو بجھاتا ہے۔اسلام جسمانی تقاضوں اور روح کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔اسلام کے قانون موجودہ تہذیب کی بے راہ روی کا واحد علاج ہیں۔دین اسلام انسان کے کردار کو سنبھالتا ہے۔

اسلام واحد ایک دین ہے جو انسان کی ہر قدم پر رہنمائی کرتا ہے۔قرآن انسان کی زندگی کا مکمل دستورِ زندگی ہے۔اسلام بدلتی زندگی اور بدلتی تہذیبوں میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔دنیا کے بدلتے ہوئے زمانوں میں بھی اسلام اپنی اسلامی بنیادوں اصولوں کو نہیں بدلتا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو فراموش نہیں کرتا۔اسلام میں بنیادی اصول اٹل اور مستحکم ہیں۔انہیں زمانے کے اتار چڑھاؤ بدل نہیں سکتے

آخر اللہ تو وہی ہے جو پہلے زمانوں میں تھا انسان بھی وہی ہے جو پہلے زمانوں میں تھا اور آسمان اور زمین بھی وہی ہیں جو پہلے زمانوں میں تھے۔ان سب میں کچھ نہیں بدلا ہے،۔اسی لیے اسلام کی تعلیم ہر زمانے کے لیے بھی وہی ہے یہ بدلتی نہیں ہے۔

دنیا کے مذاہب میں یہ آخری دین ہے۔جو پوری زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔وہ سب سے زیادہ سچا اور مکمل دین ہے۔تاریخی اعتبار سے اسلام نے انسانی تہذیب کی ترقی میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔یہ اللہ کا دین ساری انسانیت کے لئے ہمیشہ کے لیے ہے اور یہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔اگر یونائیٹڈ نیشن انسانی ترقی اور خوشحالی کی تلاش میں ہے تو اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو اس امید کو پورا کر سکتا ہے

Marfat.com

۔ دنیا کا ہر دوسرا مذہب اور آئیڈیالوجی اس کام کو پورا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یہ قدرت کا فیصلہ ہے کہ اسلام کو اب اپنا فریضہ ادا کرنا ہے۔ 1438 سال سے (2017) دیں اسلام قائم اور مستحکم ہے ۔ اس کے ماننے والے مسلمان کم نہیں ہوئے۔ بلکہ بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ مستقبل اسلام کے لئے ہے ۔ اسلام ساری دنیا کا پہلا مذہب تھا اور اسلام دنیا کا آخری مذہب بھی ہوگا، اسلام کا کوئی خاتمہ نہیں ہے، اب یہ ضروری ہے کہ اسلام کو تبلیغ کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلایا جائے۔ قرآن اللہ کا دیا ہوا زندگی کا دستور ہے۔ کسی فلاسفر کی عقل کی ایجاد نہیں ہے۔ مستقبل میں ان شاء اللہ اسلام ہی ساری دنیا کا دین ہوگا۔

۱۲۲۔ لیکن زمانۂ حال کا مرض یہ ہے۔

زمانہ حال کا مرض یہ ہے کہ اسلامی ملکوں میں نئے دور کے مغربی ذہنیت رکھنے والے بھٹکے ہوئے بیشتر مسلمان اسلام کی نئی تصویر پیش کرتے ہیں۔ یہ اصل میں ان کی صحیح اسلام سے انحراف ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ صرف پیدائش کے لحاظ سے مسلمان ہیں ۔ ان کے اعمال' افعال، کردار اور پوشاک قرآنی تعلیمات سے دور ہیں۔ یہ عیسائیوں کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر لٹکانے کے جھوٹے عقیدے کی یاد میں گلے میں ٹائی باندھتے ہیں۔ یہ لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اسلام صرف عبادات کا مجموعہ ہے۔ اصل میں یہ دنیاوی رندگی کے ہر شعبے پر بھی اتنا حاوی ہے جتنا اعتقادات اور عبادات پر۔ اسلام کی گرفت زندگی کے ہر شعبے پر ہر وقت محیط ہے۔ مسلمانوں کو عملی طور پر قرآن کی روشنی میں پورا کا پورا مسلمان ہونا چاہئے۔ ویسٹرن نائز مسلمان قرآن اور روحانیت سے بلکل دور ہیں۔ وہ صرف دنیاوی معاملوں میں پھنسے

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ پیسہ اور دولت ہی انکا خدا ہے۔ وہ اس دنیاوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔

اسلام کا عظیم الشان معاشرہ قرآنی بنیادوں پر قائم ہوا تھا۔ اس کا سنہری دور وہ تھا جب مسلمان قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ اب یہ بنیاد کمزور پڑ رہی ہیں۔ آسان دولت کمانے کی ہوس، آسان زندگی گذارنے کی خواہش، اور مالی اور جانی قربانی دینے سے روگردانی عام ہے۔ جہالت' نفاق' عیش پرستی اور دولت کی ہوس اس مرض کی علامات ہیں۔ ان کی زندگی میں کوئی توازن نہیں ہے۔ اور آخرت کی انہیں کوئی فکر نہیں ہے۔

یہ مسلمان مادی طور پر دولت مند تو ہیں لیکن روحانی طور پر دیوالیہ ہو چکے ہیں۔ انکا اللہ پر بھروسہ کم اور پیسے اور دولت پر بھروسہ زیادہ ہو گیا ہے۔ انکا دنیاوی زندگی پر بہت زور ہے اور آخرت کی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اُمّت بنا کر پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا نام صرف ''مسلم'' رکھا ہے دیکھئے سورہ ال مائدہ 5:3 اور سورہ آل عمران 3:85 دوسری طرف ہمارے دینی رہنماؤں نے اپنے اپنے الگ الگ فرقے بنا رکھے ہیں۔ اُنکی یہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں مسلمان بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مسلمانوں کو خود اپنی نفس کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔ ایک مسلمان کا کردار مثالی ہونا چاہئے جو قرآنی تعلیمات کی عکاسی کرے۔ ہم کو اسلام کی خوبیاں عملی طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔ ہمارے عمل کو ہمارے الفاظ سے زیادہ کارگر ہونا چاہئے۔ جب ہم آخرت کے لئے

Marfat.com

سرگرم عمل ہونگے تو ہم دنیاوی زندگی کو بھی ساتھ ساتھ سنوارتے چلے جائینگے۔ ہم کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ تا کہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنبھل جائے

۱۲۳۔ جب انسان کا ضمیر پکارتا ہے۔

زندگی کے کئی پہلو ہیں۔ زندگی میں وہ لمحے بھی آتے ہیں جب انسان کا ضمیر پکار اُٹھتا ہے۔ اللہ اس وقت اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس پر یکا یک الہام ہوتا ہے کہ وہ کیوں نہ قرآن کی تعلیمات کو قبول کرلے۔ اس وقت انسان کا ضمیر دنیا کے فریب سے آزاد ہو جاتا ہے اور وہ پھر سوچتا ہے کہ وہ اللہ کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاتا چلا جائیگا؟ پھر اس کو چندروزہ زندگی کے معنی اور مطلب سمجھ میں آنے لگتا ہے۔ زندگی کے سفر کے آخری وقت میں اسے موت کی حقیقت نظر آنے لگتی ہے۔ اُس کا آخرت میں کیا حشر ہوگا۔ اُس کا آخرت میں کیا مقام ہوگا؟ تب اس میں، ایمان، خوف اور انکساری آجاتی ہے۔ اس کی سمجھ میں آجاتا ہے کہ اس دنیاوی زندگی کا مقصد آخرت کی زندگی کے لئے تیاری کرنا ہے۔ اس زندگی کا مقصد اللہ کی بندگی کرنا اور نیک عمل کرنا ہے نہ کہ لہو ولعب میں وقت برباد کرنا ہے۔ جب انسان زندگی کی حقیقت کو سمجھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اسلام اس کی زندگی کا واحد مقصد بن جاتا ہے۔ پھر وہ دنیا کی تمام برائیوں اور خرافات سے پیچھا چھڑا لیتا ہے۔ پھر وہ شیطان کی غلامی سے آزاد ہو کر تاریکی سے روشنی کی طرف آجاتا ہے۔ وہ حق کو قبول کر لیتا ہے۔ وہ براہ راست اسلام کی آغوش میں آجاتا ہے۔ وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہو جاتا ہے۔ وہ قرآن کے احکامات پر عمل کرنے لگتا ہے۔ ہمیں اپنے کانسٹی

Marfat.com

ٹیوشن (Constitution) پر ایمان داری سے عمل کرنا چاہئے۔

آج کی دنیا میں بہت سی برائیاں ہیں۔ بہتر دنیا کے لئے بہتر عقیدے اور بہتر اعمال کی ضرورت ہے۔ قرآن کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنے سے دنیا کے آنسو مسکراہٹوں میں بدل جائینگے۔ اسلام ایک مثبت اور عملی راستہ پیش کرتا ہے۔ اس لئے اب قرآنی تعلیمات کو ہماری تعلیمی نظام کا ضروری حصہ ہو جانا چاہئے۔ اسے بچپن سے یونیورسٹی تک اور ہر شعبہ زندگی میں موت تک رائج ہونا چاہئے تاکہ انسان اللہ کے احکامات سے غافل نہ رہے۔ قرآنی تعلیمات ایک ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ والدین سماج اور حکومت سب کی ذمہ داری ہے۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور قرآن کے احکامات پر عمل کرنا چاہئے اِسی میں مسلمانون کی نجات ہے۔ مسلمانوں کو پورے اعتماد اور ایمان کے ساتھ مسجد کا رُخ کرنا چاہئے۔ اس کا ہر قدم صحیح سمت میں ہوگا۔ کامیابی انعام اور اطمینان کی سمت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ''بے شک دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔'' سورہ رعد 13:28۔

دعا ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے والے نوجوانو پر قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور شخصیت کا گہرا اثر پڑے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین

Marfat.com